بسم اللہ الرحمن الرحیم

نفس جبریل

ظفر اللہ خان

نفس جبریل
ظفر اللہ خان

نفس جبریل

ظفراللہ خان

مشتاق بک کارنر
الکریم مارکیٹ۔ اُردو بازار، لاہور

مصنف	:	**ظفراللہ خان**
ایڈیشن	:	2022
اشاعت	:	دسمبر، 2022ء
تعداد	:	1000
آئی ایس بی این	:	978-969-598-105-4
قیمت	:	....

مشتاق بک کارنر، لاہور کی مطبوعات کے بارے میں مزید معلومات کے لیے رابطہ:

ویب سائٹ : https://mushtaqbookcorner.blogspot.com/ یا فون : 042-37230350

یا ای میل :

297.4 خان، ظفراللہ

خ ان نفس جبریل/ظفراللہ خان۔

لاہور: مشتاق بک کارنر، 2022

xiv، 237ص۔

آئی ایس بی این:978-969-598-105-4

1۔ اسلام 2۔ تصوف 3۔ سلوک 4۔ احسان 5۔ تذکرے

6۔ اخلاقیات 7۔ عنوان 8۔ مصنف

فہرست مضامین

پیش لفظ

سب سے اچھا انسان وہ ہے جو اپنے رب کی حضوری میں رہے۔ جس کا دل مخلوق کی خدمت میں سکون محسوس کرے۔ جس میں قول وعمل کی سچائی پائی جائے۔ اسی کا نام تزکیہ ہے۔ یہی کام ہے جو اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم السلام کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'وہی تو ہے جس نے اُمی لوگوں میں انہی میں سے ایک پیغمبر بھیجا جو ان کو اللہ پاک کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی باتیں سکھاتا ہے'۔ (سورۃ الجمعہ، آیت: 2)

وہ مختلف لوگ ہوتے ہیں جن کا تزکیہ ہو جاتا ہے۔ وہ دو عالم سے بیگانہ ہوتے ہیں۔ وہ صدق و پاک بازی کی دھن میں رہتے ہیں۔ وہ اپنی مجلسوں اور تنہائیوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہ کسی طور بھی ہلکے پن کا مظاہرہ نہیں کرتے بلکہ ہر لمحہ اعلیٰ انسانی شرف کی سیڑھیاں چڑھتے جاتے ہیں۔ ان کے بشری وصف کم سے کم اور ملکوتی وصف زیادہ سے زیادہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ وہ نفس جبریل حاصل کر لیتے ہیں۔ ان پاک طینیت لوگوں پر ہر لمحہ خدا کی رحمت برستی ہے۔ اس دھرتی پر ان کا نقش قائم رہتا ہے۔ ان کی موت کے وقت ان کا مالک ان کو یوں مخاطب کرتا ہے: 'اے اطمینان والی روح۔ تو اپنے پروردگار کی طرف چل، تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی'۔ (سورۃ الفجر، آیت: 27-28)

اس کتاب میں مستند صوفیانہ تذکروں سے ایسے قدسی صفت اصحاب کے کچھ واقعات اکٹھے کیے گئے ہیں تاکہ ان کی روشنی میں ہم زندگی کا سفر طے کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور میری اس کوشش کو شرف قبولیت بخشے۔ (آمین)

ظفر اللہ خان

خانقاہ

اسلام آباد

وہ حرف راز کہ مجھ کو سکھا گیا ہے جنوں
خدا مجھے نفس جبریل دے تو کہوں
ضمیر پاک و نگاہ بلند و مستی شوق
نہ مال و دولت قاروں، نہ فکر افلاطوں
سبق ملا ہے یہ معراج مصطفیؐ سے مجھے
کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں
(محمد اقبالؒ)

1

اس سال کسی کا حج قبول نہیں ہوا

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ ایک دفعہ حج سے فارغ ہو کر حرم پاک میں ہی سو گئے۔ خواب دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے آئے۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا: اس سال کتنوں کا حج قبول ہوا؟ دوسرے نے جواب دیا کہ کسی کا بھی نہیں مگر دمشق میں ایک موچی علی بن موفق حج پر تو نہیں آیا لیکن اس کا حج قبول ہو گیا ہے۔ آپؒ نے دمشق جا کر اس موچی کو ڈھونڈا اور اپنا خواب بیان کیا۔ اس پر وہ بولا حج کے ارادے سے ساری عمر جوتیاں مرمت کر کے تیس ہزار درہم جمع کیے۔ حج پر جانے ہی والا تھا کہ ایک دن میری بیوی نے کہا: ہمسائے کے گھر سے گوشت پکنے کی خوشبو آ رہی ہے، ذرا سا لے آؤ۔ میں پڑوسی کے ہاں گیا اور تھوڑا سا سالن مانگا۔ اس نے کہا کہ یہ آپ پر حلال نہیں ہے، سات دن سے بچے بھوکے تھے، اس لیے تھوڑا سا مردار پکایا ہے۔ یہ سن کر میرا دل کانپ گیا۔ فوراً گھر سے وہ تیس ہزار دینار لا کر ہمسائے کو دیے تا کہ وہ انہیں اپنے بچوں پر خرچ کر سکے۔ یہ واقعہ سن کر حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا: فرشتوں نے سچ کہا۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ (وفات 181ھ/ 797ء) مرو (ترکمانستان) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کا شمار تبع تابعین میں ہوتا ہے۔

2

اے مردِ خدا! تو نے خوب کہا ہے

ایک دفعہ ایک بوڑھا حضرت شفیق بلخیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: حضرت! میں بڑا گناہ گار ہوں اور اب توبہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپؒ نے فرمایا: بابا بہت دیر سے آئے ہو۔ اس بوڑھے نے جواب دیا: نہیں بلکہ بہت جلد آ گیا ہوں۔ آپؒ نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے جواب دیا کہ جو شخص موت سے پہلے توبہ کر لے اس نے کہاں کی دیر کی۔ حضرت شفیق بلخیؒ نے یہ سن فرمایا: اے مرد خدا تو نے خوب کہا اور تو خوب آیا۔ حضرت ابو سعید ابوالخیرؒ نے کیا خوب فرمایا ہے:

باز آ باز آ، ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نو میدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی، باز آ
(واپس آ جاؤ، واپس آ جاؤ، تم جو بھی ہو، واپس آ جاؤ)
(تم کافر ہو، مجوسی ہو یا بت پرست، واپس آ جاؤ)
(یہ ہماری درگاہ ناامیدی کی درگاہ نہیں ہے)
(اگر سو بار توبہ توڑ چکے ہو تو بھی واپس آ جاؤ)

حضرت شفیق بلخیؒ (وفات 194ھ/810ء) بلخ (افغانستان) میں پیدا ہوئے۔ خراسانی سلسلے کے ابتدائی صوفی ہیں۔

3

تم نے ہمارے نام کی عزت کی

حضرت بشر حافیؒ ایک دفعہ نشے کی حالت میں کہیں جا رہے تھے۔ راستے میں آپؒ کو کاغذ کے ایک ٹکڑے پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لکھی ملی۔ آپؒ نے وہ کاغذ اٹھا کر صاف کیا اور عطر لگا کر اونچی جگہ رکھ دیا۔ اس رات ایک بزرگ نے خواب دیکھا کہ اللہ اسے حکم دے رہا ہے کہ جا کر بشر سے کہو: جس طرح تم نے ہمارے نام کی عزت کی، اس طرح ہم تمہارا نام بلند کریں گے۔ یہ سن کر بزرگ بہت حیران ہوئے۔ خیال کیا کہ یقیناً میرا خواب غلط ہے۔ یہ سوچ کر دوبارہ سو گئے۔ یہاں تک کہ تین بار وہی خواب دیکھا۔ وہ صبح کی نماز کے بعد حضرت بشر حافیؒ کے گھر تشریف لے گئے، معلوم ہوا کہ شراب خانے گئے ہیں۔ بزرگ وہاں چلے گئے۔ وہاں جا کر پتا چلا نشے میں دھت پڑے ہیں۔ بزرگ نے کہا کہ انہیں بتاؤ کہ میں ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا پیغام لایا ہوں۔ بشر حافیؒ نے ننگے پاؤں باہر آ کر پیغام سنا اور سننے کے بعد رو پڑے اور توبہ کی۔ اس کے بعد آپؒ نے زندگی بھر جوتا نہیں پہنا۔ فرماتے تھے کہ توبہ کے وقت ننگے پاؤں تھا، اب جوتی پہنتے شرم آتی ہے۔ ننگے پاؤں والے کو عربی میں حافی کہتے ہیں۔ اس لیے بشر حافیؒ کہلائے۔

حضرت بشر بن حارث حافیؒ (وفات 227ھ/ 841ء) ترکمانستان کے شہر مرو میں پیدا ہوئے اور اس کے بعد بغداد (عراق) منتقل ہو گئے۔ آپؒ حضرت فضیل بن عیاضؒ کے تربیت یافتہ تھے۔

4

وہ کون سا چہرہ ہے جو خاک میں نہیں ملا

حضرت داؤد بن طائیؒ نے ایک مرتبہ کسی نوحہ گر کی زبان سے یہ شعر سنا:

بای خدیك تبدی البلا
و ای عینیك اذا سالا
(کون سا چہرہ ہے جو خاک میں نہیں ملا)
(اور کون سی آنکھ ہے جو زمین میں دفن نہیں ہوئی)

شعر سنتے ہی خوف خدا سے آپؒ کا رنگ پیلا پڑ گیا۔لرزہ طاری ہو گیا۔طبیعت دنیا سے اچاٹ ہوگئی اور دل بے قرار ہو گیا۔حضرت امام ابو حنیفہؒ کے ہاتھ پر جا کر تائب ہوئے اور عظیم صوفی ٹھہرے۔

حضرت داؤد بن طائیؒ (وفات 165ھ/ 781ء) 47 ہجری کو شام میں پیدا ہوئے۔آپؒ تبع تابعین میں سے تھے اور حضرت حبیب عجمیؒ کے مرید تھے۔

5

اے بیل (ثور)

حضرت سفیان ثوریؒ ایک دفعہ مسجد میں داخل ہوئے تو غلطی سے پہلے بایاں پاؤں اندر رکھا۔ اس وقت غیب سے آواز آئی: ثور (بیل) نہ بن۔ یہ آواز سن کر آپؒ بے ہوش ہو گئے۔ ہوش میں آنے پر خود کو سخت سست کہا کہ اے بے ادب تو نے مسجد میں داخلے کے وقت دایاں پاؤں کیوں نہیں رکھا۔ اس لیے انسانوں کے دفتر سے تیرا نام مٹا کر جانوروں کے خانے میں لکھ دیا گیا۔ اس کے بعد اپنے آپ کو سفیان ثوری (بیل والا) کہلوانا شروع کر دیا مگر لوگوں میں احترام کی وجہ سے امیر المومنین مشہور ہوئے۔

حضرت سفیان ثوریؒ (وفات 161ھ/778ء) کوفہ (عراق) میں پیدا ہوئے۔ امیر المومنین فی الحدیث کہلائے۔

6

انوکھی دعا

ایک مرتبہ حضرت معروف کرخیؒ کے مریدوں نے چند لوگوں کو ایک کشتی میں شراب پی کر ہلہ گلہ کرتے دیکھا۔ انہوں نے آپؒ سے درخواست کی: حضرت! ان فسادیوں کے لیے بددعا کریں تاکہ ان کی حرکتوں سے دوسرے بھی محفوظ رہیں۔ آپؒ نے فرمایا: ہاتھ اٹھاؤ اور پھر آپؒ نے یہ دعا کی: اے میرے پروردگار! جس طرح تو ان کو اس جہاں میں خوش رکھتا ہے، اسی طرح انہیں اگلے جہاں میں بھی خوش رکھنا۔ مریدوں نے عرض کیا: حضور یہ کیا! ہم اس دعا کا مطلب نہیں سمجھے۔ آپؒ نے فرمایا ذرا صبر کرو۔ کچھ ہی دیر بعد غل غپاڑہ کرنے والوں نے آپؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر توبہ کر لی اور پرہیزگار ہو گئے۔

حضرت معروف کرخیؒ (وفات 200ھ/ 815ء) بغداد کے محلہ کرخ میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے کرخی کہلائے۔ آپؒ کے والدین عیسائی تھے۔ آپؒ نے امام علی رضاؒ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور انہی کے زیر سایہ تعلیم و تربیت پائی۔ فقہ امام ابوحنیفہؒ سے سیکھی اور حضرت حبیب عجمیؒ کے مرید ہوئے۔

7

دوزخ کے کنارے خیمہ

حضرت بایزید بسطامیؒ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ قیامت جلد برپا ہو اور میں دوزخ کے کنارے خیمہ لگا کر بیٹھ جاؤں۔ آگ مجھے دیکھ کر پست ہو جائے اور میں لوگوں کے لیے راحت کا سبب بنوں۔ پھر فرمایا: میرا مرید وہ ہے جو دوزخ کے کنارے کھڑا ہو جائے اور جس کو دوزخ میں ڈالا جا رہا ہو اس کی جگہ خود دوزخ میں چلا جائے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/ 874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

8

تم خود کو بہتر سمجھتے ہو

حضرت حسن بصریؒ نے ایک دن دریائے دجلہ کے کنارے کسی حبشی مرد کو ایک عورت کے ہمراہ دیکھا۔ جو صراحی میں سے کچھ پی رہا تھا۔ آپؒ کے دل میں خیال آیا کہ گناہ گار تو میں بھی ہوں لیکن اس سے تو اچھا ہوں۔ اتنے میں انہیں کشتی نظر آئی جو غرق ہو رہی تھی۔ حبشی نے صراحی ایک طرف پھینکی اور دریا میں کود گیا اور ڈوبنے والوں میں سے کچھ کو بچا لیا۔ اس کے بعد وہ حضرت حسن بصریؒ سے مخاطب ہوا: تم خود کو بہتر سمجھتے ہو؟ میں تو تمہارا امتحان لے رہا تھا کہ تم واقعی اندھے ہو یا کچھ دکھائی بھی دیتا ہے۔ یہ عورت میری ماں ہے اور صراحی میں شراب نہیں بلکہ پانی ہے۔ یہ سن کر حضرت حسن بصریؒ نے اس حبشی سے معافی مانگی۔ اس کے بعد آپؒ نے کسی کو بھی حقیر نہ سمجھا۔

حضرت حسن بصریؒ (وفات 110ھ/ 728ء) کا شمار عظیم تابعین میں ہوتا ہے۔ آپؒ ۲۱ ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت (دودھ پینے) کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے تربیت پائی۔

9

دنیا کی آگ بھلادی

ایک مرتبہ حضرت علی زین العابدین بن حسین رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے کہ گھر کو آگ لگ گئی مگر آپؒ نے سجدے سے سر نہ اٹھایا۔ بعد میں جب آپؒ سے اس حالت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؒ نے فرمایا کہ جہنم کی آگ نے دنیاوی آگ بھلادی تھی۔

حضرت علی بن حسین بن علی مرتضیٰؒ (وفات 95ھ/ 713ء)، امام زین العابدین (عابدوں کی زینت) اور سید سجاد (سجدہ کرنے والوں کے سردار) کے القابات سے مشہور ہیں۔ دنیا جہان کی خوبیوں کے مالک تھے۔ میدان کربلا میں بیمار خیمہ میں تھے۔ اس لیے زندہ بچ گئے۔

10

مزدوری

حضرت حبیب عجمیؒ (وفات 120ھ/ 738ء) حضرت حسن بصریؒ کے مرید تھے۔ آپؒ شروع میں بہت مال دار تھے اور سود کے کاروبار سے منسلک تھے۔ حضرت حسن بصریؒ کے ہاتھ پر توبہ کرنے کے بعد سارا مال اللہ پاک کے راستے میں تقسیم کر دیا۔ نوبت فاقوں تک پہنچ گئی۔ بیوی نے کہا کہ گھر میں دھیلا تک نہیں۔ فرمایا: کام پر جاتا ہوں جو اجرت ملے گی اس سے سودا سلف لے آؤں گا۔ سارا دن باہر رہ کر عبادت کرتے اور شام کو خالی ہاتھ واپس آ جاتے۔ جب بیوی پوچھتی کہ مزدوری کہاں ہے تو فرماتے کہ جس مالک کی میں نے مزدوری کی ہے وہ بڑا کریم ہے۔ مجھے مانگتے ہوئے شرم آتی ہے۔ کہتا ہے کہ وقت پورا ہونے پر یا دسویں دن اجرت دوں گا۔

دسویں دن شرمندہ سے یہ سوچتے آ رہے تھے کہ بیوی کو کیا جواب دوں گا۔ ایسے میں اللہ کے کسی نیک بندے نے آپؒ کے گھر آٹا، گھی اور تین ہزار درہم بھجوا دیے اور ساتھ یہ بھی کہلا بھیجا کہ یہ دس دنوں کی مزدوری ہے۔ گھر پہنچے تو بیوی نے کہا کہ وہ بھلا مانس کون ہے جس کے ہاں آپ کام کرتے ہیں؟ اس نے یہ چیزیں مزدوری کے بدلہ میں بھیجی ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ اگر کام دلجمعی سے کرے گا تو اجرت بڑھا دوں گا۔ یہ سن کر آپؒ آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا: ایک سود خور کی دس دن کی عبادت کا ایسا صلہ۔ میرے مالک میں قربان[1]۔

---

[1] اس طرح کے واقعات خاص لوگوں کی خاص کیفیات میں ہوتے ہیں۔ ہمیں رزق تلاش کرنے کا حکم ہے۔

11

ریشمی کپڑا گدھے کے زخم پر

حضرت عثمان حیریؒ ایام جوانی میں ایک مرتبہ زرق برق لباس پہنے خادموں کے جلو میں اپنے دفتر جا رہے تھے۔ راستے میں ایک زخمی گدھا دیکھا۔ ایک کوا اپنی چونچ سے اس کی پیٹھ میں سے گوشت نوچ کر کھا رہا تھا۔ گدھے کی یہ حالت دیکھ کر آپؒ نے اپنے قیمتی کپڑے اتار کر اس کے زخم پر ڈال دیے اور عمامے (پگڑی) سے باندھ دیے۔ ابھی گھر واپس بھی نہ آئے تھے کہ اللہ پاک کی رحمت سے ایک خاص حالت طاری ہوگئی۔ حضرت یحییٰ بن معاذؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر تائب ہوئے اور بلند مرتبہ کو پہنچے۔

حضرت ابوعثمان حیریؒ (وفات 298ھ/910ء) خراسان کے عظیم شیخ تھے۔ آپؒ نے حضرت یحییٰ بن معاذؒ، حضرت شجاع کرمانیؒ اور حضرت ابوحفص حدادؒ سے تربیت پائی۔

12

قرآن مجید میرے ذہن سے اتر گیا

حضرت ابوعبداللہ جلاء فرماتے ہیں کہ ایک دن میں ایک حسین آتش پرست نوجوان کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔اس دوران حضرت جنید بغدادیؒ کا ادھر سے گزر ہوا۔ میں نے کہا: کیا ایسا خوبصورت چہرہ بھی دوزخ میں جلے گا؟ حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ یہ نفس کا دھوکہ ہے۔کائنات میں ہزاروں چیزیں اس سے زیادہ خوبصورت ہیں۔تمہیں اس کی سزا ملے گی۔ پھر قرآن کریم میرے ذہن سے اتر گیا۔میں ایک مدت تک آہ وزاری اور توبہ کرتا رہا۔آخر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کیا اور قرآن مجید پھر یاد آ گیا۔

حضرت ابوعبداللہ احمد بن یحییٰ جلاء بغداد، رملہ اور دمشق میں بھی قیام پزیر رہے۔آپؒ نے اپنے والد حضرت جلاءؒ، حضرت ابوتراب نخشبیؒ، حضرت ذوالنون مصریؒ اور ابوعبید بسریؒ سے سلوک کی منازل طے فرمائیں۔

13

ذرا سی نیکی

حضرت ابوحفص الحدادؒ ایام جوانی میں کسی لڑکی کے عشق میں مبتلا ہو گئے۔ نیشا پور کے ایک یہودی عامل سے مدد لی۔ اس نے کہا کہ چالیس دن تک نماز اور دعا چھوڑ دو۔ کوئی نیکی کا کام نہ کرو۔ پھر میرے پاس آنا۔ ایسا عمل کروں گا کہ محبوب قدموں میں ہو گا۔ چالیس روز کے بعد اس عامل کے پاس گئے۔ اس نے ایک نقش بنا کر دیا مگر نتیجہ صفر نکلا۔ عامل نے کہا کہ لگتا ہے کہ تم نے چالیس دنوں میں کوئی نیکی کا کام ضرور کیا ہے۔ حضرت عمرو بن سالمؒ نے فرمایا کہ یاد نہیں آتا میں نے کوئی ایسا کام کیا ہو۔ ہاں راستے سے ایک چھوٹا سا پتھر ہٹایا تھا تاکہ کسی کو ٹھوکر نہ لگے۔ یہودی نے کہا کہ اس خدا کی خلاف ورزی نہ کرو جس نے تمہاری اتنی سی نیکی بھی ضائع نہیں کی۔ اس پر حضرت عمرو بن سالمؒ نے توبہ کی۔ آپؒ کا یہ عمل دیکھ کر یہودی مسلمان ہو گیا۔

حضرت ابوحفص عمرو بن سلم الحداد نیشاپوریؒ (وفات 265ھ/898ء) سلسلہ ملامتیہ کے شیخ تھے۔ آپؒ نے حضرت عبیداللہ بن مہدی ابیوردیؒ، حضرت علی نصر آبادیؒ اور حضرت احمد بن خضرویہؒ، حضرت شاہ بن شجاع کرمانیؒ، حضرت ابوعثمان حیریؒ اور حضرت سعید بن اسماعیلؒ سے تربیت پائی۔

14

کیا مجھ بدبخت کی توبہ قبول ہوگی؟

حضرت عتبہ بن غلامؒ ایک ایسا جوان تھا جو اپنے برے کاموں کے سبب کافی شہرت رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت حسن بصریؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔اس وقت آپؒ قرآن پاک کی آیت

اَلَمۡ یَاۡنِ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ تَخۡشَعَ قُلُوۡبُہُمۡ لِذِکۡرِ اللہ. (سورۃ الحدید، آیت:16)

(کیا ایمان والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے ڈریں)

کی تفسیر فرما رہے تھے۔اس جوان نے پوچھا کہ اے شیخ! کیا مجھ بدبخت کی بھی اللہ پاک توبہ قبول کرے گا؟ آپؒ نے فرمایا: ہاں ضرور قبول فرمائے گا۔تب عتبہ نے سر اٹھا کر تین دعائیں مانگیں:

(1) اے اللہ اگر تو نے میرے گناہوں کو معاف کر کے میری توبہ قبول کر لی ہے تو ایسے حافظے اور عقل سے میری عزت افزائی فرما کہ میں قرآن مجید اور علم دین میں سے جو بھی سنوں، یاد ہو جائے۔

(2) اے اللہ پاک مجھے ایسی آواز عطا فرما کہ میری قرات سن کر سخت سے سخت دل بھی موم ہو جائے۔

(3) اے اللہ تعالیٰ مجھے رزق حلال ایسے طریقہ سے عطا فرما جس کا میں تصور بھی نہ کر سکوں۔

اللہ تعالیٰ نے عتبہ کی تینوں دعائیں قبول فرمائیں۔حافظہ تیز ہو گیا۔قرآن پاک کی تلاوت کرتے تو اسے سن کر گناہ گار تائب ہو جاتے۔اللہ تعالیٰ انہیں غیب سے رزق عطا فرماتا رہا۔

حضرت عتبہ بن غلامؒ حضرت حسن بصریؒ (وفات 110ھ/ 728ء) کے مرید تھے۔آپؒ کا طریق تصوف میں مقبول خاص و عام تھا۔

15

ایک چڑیا نے کونج کا شکار کیا

حضرت ابوسلیمان دارانیؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک قصہ گو کی مجلس میں جایا کرتا تھا۔ اس کے کلام نے میرے دل پر ایسا اثر کیا کہ ایک دن جب میں اٹھا تو میرے دل میں کوئی دنیاوی چیز باقی نہ رہی۔ دوسری بار بھی ایسا ہی ہوا۔ حتیٰ کہ جب اپنے گھر لوٹا تو مادی دنیا چھوڑ کر طریقت کی راہ اختیار کر لی۔ جب یہ واقعہ حضرت یحییٰ بن معاذؒ کو سنایا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ایک چڑیا نے کونج کا شکار کیا۔ انہوں نے چڑیا سے قصہ گو اور کونج سے حضرت ابوسلیمان دارانیؒ مراد لی۔

حضرت ابوسلیمان عبدالرحمٰن بن عطیہ دارانیؒ (وفات 215ھ/820ء) دمشق میں پیدا ہوئے۔ مزاج میں لطف و کرم ہونے کی وجہ سے آپؒ کو ریحان القلوب جیسے القاب سے پکارے گئے تھے۔

16

حتیٰ کہ ان تک پہنچ گئے

حضرت ابوعمرو نجیدؒ ابتدا میں حضرت ابوعثمانؒ کی مجلس میں جایا کرتے تھے۔ حضرت ابوعثمانؒ کی صحبت و گفتگو کے زیر اثر انہوں نے توبہ کر لی۔ پھر سستی میں پڑ گئے اور حضرت ابوعثمانؒ کی مجلس سے دور رہنے لگے۔ ایک دن حضرت ابوعثمانؒ سے سامنا ہوا تو راستہ بدل لیا۔ حضرت ابوعثمانؒ بھی پیچھے چلتے رہے۔ حتیٰ کہ ان تک پہنچ گئے اور فرمایا: اے بیٹے! جو شخص تجھ سے معصوم ہونے کی وجہ سے محبت کرتا ہو، تو اس شخص کی صحبت اختیار نہ کر۔ ابوعثمانؒ تجھے اس حالت میں بھی نفع پہنچا سکتا ہے۔ یہ سن کر حضرت ابو عمرو نجیدؒ نے توبہ کی اور پھر سے شیخ کی صحبت میں آ گئے اور ثابت قدم رہے۔

حضرت ابوعمرو نجیدؒ نیشاپور (ایران) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے اپنے وقت کے عظیم صوفیا حضرت شیخ ابوتراب نخشبیؒ، حضرت جنید بغدادیؒ اور شیخ ابوعثمانؒ سے تربیت پائی۔

17

اگر دوبارہ ہماری طرف آؤ گے

حضرت ابوعلی دقاقؒ فرماتے ہیں کہ ان کا ایک مرید توبہ کے بعد غفلت میں پڑ گیا۔ ایک دن اس نے سوچا کہ اگر دوبارہ توبہ کرے تو اس کا حکم کیا ہوگا؟ غیب سے آواز آئی: اے فلاں! جب تم نے ہماری اطاعت کی تو ہم نے قبول کی۔ پھر تم نے نافرمانی کی تو ہم نے تمہیں مہلت دی۔ اگر دوبارہ بھی ہماری طرف آؤ گے تو ہم قبول کریں گے۔ چنانچہ وہ نوجوان اپنے ارادے کی طرف لوٹ گیا اور اس پر قائم رہا۔

شیخ ابوعلی حسن دقاقؒ نیشاپور (ایران) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے راہ سلوک کی منازل شیخ ابوالقاسم نصر آبادیؒ سے طے کیں۔ امام قشیریؒ آپؒ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

18

پھر ہمارا نام لینا

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مناجات کی: اے میرے پروردگار! تجھ تک رسائی کس طرح ہو؟ میں تجھ ہی سے تجھی کو مانگتا ہوں۔ جواب ملا کہ جب تک تیرے وجود کا ایک ذرہ بھی تیرے اور میرے درمیان ہے یہ خواہش پوری نہیں ہوسکتی۔ پہلے اپنی نفی کر، خود کو تین طلاق دے، پھر ہمارا نام لے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/ 874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

19

میں کہیں نہیں جاؤں گا؟

حافظ ابن قیمؒ (وفات 1350ء) بیان کرتے ہیں کہ میں گلی سے گزر رہا تھا تو دیکھا کہ ایک بچے کو اس کی ماں مار رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ یہاں سے دفع ہو جا۔ یہ کہہ کر ماں نے دھکا دیکر بچے کو گھر سے باہر نکال دیا اور اندر سے کنڈی لگالی۔ بچہ روتا ہوا چل دیا۔ گلی کے موڑ سے پھر واپس آ کر اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ دہلیز پر سر رکھا تو نیند آ گئی۔ کچھ دیر بعد اس کی والدہ نے دروازہ کھولا تو یہ منظر دیکھا۔ غصہ ابھی ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔ جب ماں نے پھر سے اسے ڈانٹا تو وہ کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہنے لگا: امی جان! جب آپ نے مجھے گھر سے نکال دیا تھا تو میں نے سوچا تھا، کہیں چلا جاؤں گا۔ کسی کا نوکر بن جاؤں گا۔ رہنے کے لیے جگہ بھی مل جائے گی اور کھانا بھی۔ پھر میرے دل میں خیال آیا کہ مجھے دنیا کی سب نعمتیں تو مل جائیں گی لیکن ماں کی محبت کہیں نہیں مل سکتی۔ یہ سوچ کر واپس آ گیا ہوں۔ آپ مجھے دھکے دیں یا ماریں، میں کہیں نہیں جاؤں گا۔ جب ماں نے یہ بات سنی تو اس کی ممتا جوش میں آ گئی۔ اس نے بچے کو سینے سے لگا کر کہا: اے میرے بیٹے! میرا دروازہ تیرے لیے ہمیشہ کھلا ہے۔ اس نے بیٹے کو معاف کر دیا اور محبت سے اپنی گود میں بٹھا لیا۔ جب گناہ گار بندہ اللہ تعالیٰ کے دروازے پر آتا ہے۔ تو پھر پروردگار عالم بھی اپنے بندے کو معاف فرما دیتا ہے اور اس کے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔

20

خودکو مالک پر قربان کر دیا

حضرت ابو عثمان مغربیؒ فرماتے ہیں کہ میں اپنے کتے کے ساتھ شکار پر گیا۔ میرے پاس لکڑی کے پیالے میں دودھ تھا۔ جب میں پیالے سے دودھ پینے لگا تو کتا بھونکنے لگا۔ جب دوبارہ پینا چاہا تو کتے نے حملہ کر دیا اور دودھ نہ پینے دیا۔ تیسری بار ایسا کیا تو کتے نے خود دودھ پینا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد ہی وہ مر گیا۔ دراصل کتے نے یہ دیکھ لیا تھا کہ سانپ نے پیالے میں منہ ڈالا ہے۔ اس نے خود کو اپنے مالک پر قربان کر دیا۔ جب میں نے یہ دیکھا تو توبہ کر لی اور اپنے مالک کا فرماں بردار بندہ بن گیا۔

حضرت ابوعثمان مغربیؒ (وفات 373ھ/ 983ء) ایران کے شہر نیشاپور کے رہنے والے ہیں۔ آپؒ نے حضرت ابن الکاتبؒ، حبیب مغربیؒ اور ابو عمرو زجاجیؒ سے تربیت پائی اور حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کے شیخ ہوئے۔

21

انگلی کی رگ پھڑک جاتی

حضرت ابوعلی دقاقؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حارث محاسبیؒ جب کسی ایسے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتے جس پر حرام کا شبہ ہوتا، تو آپؒ کی انگلی کی رگ پھڑکنے لگتی۔ جس سے آپؒ کو پتہ چل جاتا کہ کھانا حلال نہیں [۲]۔

بصرہ (عراق) میں پیدا ہونے والے شیخ ابوعبداللہ حارث محاسبیؒ (وفات 243ھ/ 857ء) صوفیا میں علما کے گروہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپؒ کو اپنے دور کا سب سے بڑا عالم شیخ تصور کیا جاتا تھا۔

[۲] ایسا اللہ پاک کے خاص کرم کی وجہ سے ہوتا ہے۔

22

ستر سال سے حالت نزع میں

ایک مرتبہ کسی نے حضرت حسن بصریؒ کو اطلاع دی کہ فلاں شخص پر نزع کی حالت طاری ہے۔آپؒ نے فرمایا: کہ ایسا مت کہو۔ وہ تو ستر سال سے نزع کی حالت میں تھا۔اب تو چھوٹ جائے گا۔ پھر فرمایا: کم بوجھ والے (چھوٹے گناہ گار) چھوٹ گے اور زیادہ بوجھ والے (بڑے گناہ گار) ہلاک ہو گئے۔

حضرت حسن بصریؒ (وفات 110ھ/ 728ء) کا شمار عظیم تابعین میں ہوتا ہے۔آپؒ ۲۱ ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔آپؒ کو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت (دودھ پینے) کا شرف بھی حاصل ہوا۔حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے تربیت پائی۔

23

قبر کے کیڑوں کے لیے کافی ہے

حضرت ابو حازم مکیؒ گوشت کی دکان سے گزرے تو قصاب نے کہا: بہت عمدہ گوشت ہے، لے لیجیے۔ آپؒ نے فرمایا: میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔ قصاب نے کہا کہ میں ادھار دے دیتا ہوں۔ آپؒ نے فرمایا: میں قرض نہیں لیتا۔ دکان دار نے کہا: تب ہی جناب کی ہڈیاں نکل آئی ہیں۔ آپؒ نے فرمایا: قبر کے کیڑوں کے لیے کافی ہے۔

حضرت ابو حازم مکیؒ تابعیؒ اور عظیم صوفی تھے۔ آپؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سمیت بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے شرف نیاز حاصل کیا۔ مجاہدات و مشاہدات میں اپنی نظیر آپ تھے۔ آپؒ کا کلام لوگوں کے دلوں پر اثر انداز ہوتا تھا۔ طویل عمری کی وجہ سے بہت سے مشائخ کی تربیت فرمائی۔

24

دنیا طلب کرتے ہوئے شرم آتی ہے

ایک بزرگ حضرت رابعہ بصریؒ کے ہاں تشریف لائے اور آپؒ کا بوسیدہ لباس دیکھ کر کہا: بہت سے لوگ آپؒ کے ایک اشارے پر آپؒ پر مہربانی کرنے کو تیار ہیں۔ آپؒ نے فرمایا کہ مجھے دنیا طلب کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور وہ بھی اس شخص سے جس کو اللہ پاک نے عارضی طور پر دے رکھی ہے۔

اس بزرگ نے آپؒ کی بلند ہمتی کو سراہا۔

حضرت بی بی رابعہ بصریؒ (وفات 180ھ/ 801ء) عراق کے شہر بصرہ میں پیدا ہوئیں اور اسی نسبت سے بصری کہلائیں۔ حضرت حسن بصریؒ، آپؒ کے مرشد تھے۔ آپؒ ساری زندگی معبودِ حقیقی کی یاد اور محبت میں محو رہیں۔

25

سستا سودا

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ نے کسی درویش کو مفلسی کی شکایت کرتے پایا تو فرمایا: معلوم ہوتا ہے کہ تو نے درویشی مفت حاصل کی ہے۔ اس نے پوچھا کہ کیا درویشی بھی کوئی بازار سے ملنے والی شے ہے جو خریدی جاتی ہے؟ آپؒ نے فرمایا: ہاں! میں نے بلخ کی حکمرانی کے بدلے درویشی پائی ہے اور پھر بھی یہی سمجھتا ہوں کہ سستی ہی ملی ہے۔

حضرت ابواسحاق ابراہیم بن ادھمؒ (وفات 165ھ/ 782ء) بلخ (افغانستان) کے حکمران تھے جنہوں نے حکمرانی چھوڑ کر درویشی اختیار کر لی تھی۔ آپؒ مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے اور حضرت فضیل بن عیاضؒ سے تربیت پائی۔

26

میں آپ کو کچھ دینا چاہتا ہوں

کسی نے حضرت شفیق بلخیؒ سے عرض کیا کہ آپ کو کام کرنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ میں آپؒ کو کچھ اپنے پاس سے دینا چاہتا ہوں۔ آپؒ نے فرمایا: اگر تیرے مال میں پانچ نقص نہ ہوتے تو میں قبول کر لیتا:

(1) مال کم ہو جائے گا۔

(2) ممکن ہے کہ اسے چور لے جائیں۔

(3) شاید تو بعد میں پشیمان ہو۔

(4) اگر تم مجھ میں کوئی عیب پاؤ گے تو اسے واپس مانگ سکتے ہو۔

(5) تمہیں ایک دن مرنا ہے جس کے بعد میں پھر بے سروسامان ہو جاؤں گا۔

جبکہ میرے پروردگار کا مال ان تمام عیوب سے پاک ہے۔

حضرت شفیق بلخیؒ (وفات 194ھ/ 810ء) بلخ (افغانستان) میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بلخی کہلائے۔ خراسانی سلسلے کے ابتدائی صوفیائے کرامؒ میں شمار ہونے والے یہ درویش امام ابو یوسفؒ کے اصحاب میں سے تھے۔

27

تم بہت برے ہو

حضرت حاتم اصمؒ فرماتے ہیں کہ ہر روز صبح کے وقت ابلیس مجھے وسوسے میں ڈالتا اور پھر پوچھتا ہے کہ کیا کھاؤ گے؟ میں کہتا ہوں موت۔ پھر پوچھتا ہے کیا پہنو گے؟ میں جواب دیتا ہوں کفن۔ پھر سوال کرتا ہے کہاں سوؤ گے؟ میں جواب دیتا ہوں قبر میں۔ پھر وہ یہ کہہ کر مجھے چھوڑ جاتا ہے کہ تم بہت برے شخص ہو۔

حضرت حاتم اصمؒ (وفات 237ھ/ 851ء) جن کا تعلق خراسان کے مشائخ سے تھا، بلخ (افغانستان) کے رہائشی تھے۔ آپؒ نے حضرت شفیق بلخیؒ سے سلوک کی منازل طے فرمائیں۔

28

اس کا مستحق تو خود ہے

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص نے پانچ سو دینار حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں پیش کیے۔ آپؒ نے پوچھا کہ اس کے علاوہ بھی تمہارے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا بہت۔ آپؒ نے فرمایا اور چاہیے؟ کہا: کیوں نہیں! آپؒ نے فرمایا یہ اٹھا لے اس کا مستحق تو خود ہے کیونکہ میں خالی ہاتھ ہونے کے باوجود بھی کچھ نہیں چاہتا۔

حضرت جنید بغدادیؒ (وفات 297ھ/ 910ء) بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے حضرت سری سقطیؒ سے تربیت پائی۔ حضرت سری سقطیؒ فرماتے ہیں کہ جنیدؒ ہے تو میرا مرید لیکن مراتب میں مجھ سے بڑھ کر ہے۔

29

دوسو درہم کی زکوٰۃ کیا ہے؟

ایک شخص نے حضرت ابوبکر شبلیؒ سے پوچھا کہ دوسو درہم میں کتنے درہم زکوٰۃ نکالنی چاہیے؟ آپؒ نے فرمایا: تمہارے لیے بتاؤں یا اپنے لیے؟ اس نے کہا میرے لیے کیا حکم ہے اور آپؒ کے لیے کیا؟ فرمایا کہ تجھے دوسو درہم سے پانچ درہم دینے چاہیں اور مجھے دوسو پانچ درہم۔ اس شخص نے حیرت سے پوچھا پانچ اوپر کیوں؟ آپؒ نے فرمایا کہ میرے پاس دوسو درہم جمع کیوں ہوئے۔ اس کی سزا کے طور پر پانچ درہم ادھار لے کر دینے چاہیں۔

شیخ ابوبکر شبلیؒ (وفات 334ھ/945ء) بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے شیخ جنید بغدادیؒ سے سلوک کی منازل طے کیں اور ان کے خلیفہ مقرر ہوئے۔

30

آپ کی چغلی کا شکریہ

ایک دفعہ کسی نے حضرت حسن بصریؒ کی خدمت میں عرض کیا: فلاں شخص نے آپؒ کی چغلی کی ہے۔ آپؒ نے تحفے کے طور پر اس شخص کے پاس کھجوریں بھیجیں اور لکھ بھیجا کہ آپ نے میرے نامہ اعمال میں اپنی نیکیاں درج کرائی ہیں۔ میں اس پر شکر گزار ہوں۔ مگر افسوس کہ اس بھلائی کا پورا بدلہ میں آپ کو نہیں دے سکتا۔

حضرت حسن بصریؒ (وفات 110ھ/ 728ء) کا شمار عظیم تابعین میں ہوتا ہے۔ آپؒ ۲۱ ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت (دودھ پینے) کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے تربیت پائی۔

31

کیونکہ میں بہرہ ہوں

حضرت حاتم اصمؒ کے پاس کوئی عورت مسئلہ دریافت کرنے آئی۔ اتفاق سے اس عورت کی ہوا خارج ہوگئی۔ جس سے وہ شرمندہ ہوئی۔ اس کی شرمندگی دیکھ کر آپؒ نے فرمایا: اونچی آواز سے کہو۔ میں نے نہیں سنا کیونکہ میں بہرہ ہوں۔ یہ سن کر عورت کی شرمندگی جاتی رہی۔ آپؒ اس وقت تک بہرے (اصم) رہے جب تک وہ عورت زندہ رہی۔ اس لیے آپؒ کو حاتم اصم (بہرے) کہا جاتا ہے۔

حضرت حاتم اصمؒ (وفات 237ھ/ 851ء) جن کا تعلق خراسان کے مشائخ سے تھا، بلخ (افغانستان) کے رہائشی تھے۔ آپؒ نے حضرت شفیق بلخیؒ سے سلوک کی منازل طے فرمائیں۔

32

اب تیرا کام باقی رہ گیا ہے

ایک دفعہ ایک نوجوان چنگ (آلہ موسیقی) لے کر جا رہا تھا۔ حضرت عثمان حیریؒ کو کوتوال سمجھ کر ڈر گیا اور چنگ چھپا لی۔ آپؒ نے اس کے قریب جا کر کہا کہ بھائی ڈرو نہیں، سب لوگ ایک سے نہیں۔ وہ آپؒ کے ساتھ ہو لیا۔ آپؒ نے اس کو غسل کروایا۔ اچھے کپڑے پہنائے اور بارگاہ الٰہی میں عرض کی: خداوند! جو میرا کام تھا میں نے کر دیا آگے تیرا کام۔ یہ نوجوان نیکی کے راستے پر چل پڑا اور اللہ تعالیٰ نے اسے وہ مرتبہ عطا کیا کہ بڑے بڑے مشائخ حیران رہ گئے۔

حضرت ابوعثمان حیریؒ (وفات 298ھ/ 910ء) خراسان کے عظیم شیخ تھے۔ آپؒ نے حضرت یحییٰ بن معاذؒ، حضرت شجاع کرمانیؒ اور حضرت ابوحفص حدادؒ سے تربیت پائی۔

33

میں وہی مخنث ہوں

حضرت ابوعلی محمد ثقفیؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے جنازہ دیکھا جس کو تین مرد اور ایک عورت اٹھائے جا رہے تھے۔ میں نے جنازہ کا وہ پایہ جس کو عورت اٹھائے ہوئے تھی پکڑ لیا۔ دفن کے بعد پوچھا: کیا تمہارے پڑوسی نہ تھے؟ انہوں نے کہا کہ تھے لیکن یہ میت مخنث کی تھی سو لوگوں نے اسے حقیر سمجھا۔ آپؒ نے خواب میں ایک نورانی مرد دیکھا۔ وہ بولا میں وہی مخنث ہوں جسے لوگوں نے حقیر سمجھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی حقارت کی وجہ سے مجھ پر اپنا فضل و کرم کیا۔

سلسلہ ملامتیہ کے عظیم شیخ، محدث اور شافعی فقیہہ شیخ ابوعلی محمد ثقفیؒ (وفات 328ھ/ 940ء) حضرت ابوحفص حداد نیشاپوریؒ اور حضرت حمدون قصارؒ کے مریدوں میں سے تھے۔

34

کبھی آپ خوش بھی ہوئے؟

حضرت حسن بصریؒ سے ایک مرتبہ ان کے شاگرد خاص نے پوچھا: حضرت کبھی آپؒ خوش بھی ہوئے؟ آپؒ نے جواب دیا کہ ایک دن میں اپنے مکان کی چھت پر تھا۔ میں نے ایک پڑوسی عورت کی آواز سن کر خوشی محسوس کی۔ وہ اپنے شوہر سے یہ شکایت کررہی تھی کہ میں پچاس سال سے تیرے نکاح میں ہوں۔ تیری ناموس کی حفاظت کی۔ ہر قسم کی تنگی ترشی اس لیے برداشت کی کہ میں صرف تجھے دیکھوں اور تو صرف مجھے دیکھے مگر آج تو دوسری عورت کی طرف توجہ کرتا ہے۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ عورت کے یہ الفاظ سن کر مجھے خوشی ہوئی اور آنسو نکل آئے کیونکہ قرآن مجید میں اللہ پاک نے بھی یہی ارشاد فرمایا ہے کہ وہ سب گناہ معاف کردے گا لیکن اگر کسی انسان نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی طرف توجہ (شرک) کی تو اس کو معاف نہیں کرے گا۔

حضرت حسن بصریؒ (وفات 110ھ/ 728ء) کا شمار عظیم تابعین میں ہوتا ہے۔ آپؒ 21 ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت (دودھ پینے) کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے تربیت پائی۔

35

اگر میں کسی کی غلام نہ ہوتی

حضرت رابعہ بصریؒ کے سر سے والدین کا سایہ بچپن سے ہی اٹھ گیا تھا۔ ایک ظالم نے انہیں پکڑ کر فروخت کر دیا۔ خریدار آپؒ کو گھر لے آیا اور سخت کام لینے لگا۔ آپؒ اکثر دن کو روزہ رکھتیں اور ساتھ ہی مالک کی خدمت بھی کرتیں۔ رات بھر عبادت الٰہی میں مشغول رہتیں۔ اتفاق سے ایک رات مالک نے دیکھا کہ آپؒ کمرے میں سربسجود ہو کر یہ کہہ رہی ہیں کہ خداوند! اگر میں کنیز نہ ہوتی تو ایک لمحہ بھی تیری عبادت سے غافل نہ ہوتی لیکن تو نے مجھے مخلوق کے قبضہ میں دے رکھا ہے۔ اس لیے تیری خدمت میں دیر سے حاضر ہوتی ہوں۔ یہ سن کر آقا حیران رہ گیا۔ اگلے دن اس نے کہا: آپؒ آزاد ہیں۔ جہاں چاہیں چلی جائیں۔ اگر یہاں رہیں گی تو آپؒ کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھوں گا۔ یہ سن کر آپؒ تشریف لے گئیں اور زندگی عبادت الٰہی کے لیے وقف کر دی۔

حضرت بی بی رابعہ بصریؒ (وفات 180ھ/ 801ء) عراق کے شہر بصرہ میں پیدا ہوئیں اور اسی نسبت سے بصری کہلائیں۔ حضرت حسن بصریؒ، آپؒ کے مرشد تھے۔ آپؒ ساری زندگی معبود حقیقی کی یاد اور محبت میں محو رہیں۔

36

آپ کا نام سب سے پہلے لکھو

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ نے ایک دفعہ خواب میں ایک فرشتے کو دیکھا۔ وہ ایک سنہری کتاب میں کچھ لکھ رہا تھا۔ آپؒ نے فرشتے سے پوچھا: تم کیا لکھ رہے ہو؟ فرشتے نے سر اٹھایا اور جواب دیا کہ اللہ پاک سے محبت کرنے والوں کے نام۔ آپؒ نے پوچھا کہ کیا ان میں میرا نام بھی ہے؟ فرشتے نے جواب دیا نہیں! آپؒ نے دھیمی آواز میں عرض کیا: میرا نام ان میں لکھ لو جو اس کے بندوں سے محبت کرتے ہیں۔ فرشتے نے لکھا اور غائب ہو گیا۔ فرشتہ اگلی رات پھر آیا اور حضرت ابو بن ادھمؒ کو وہ نام دیکھائے جن کو اللہ پاک کی محبت کی سند ملی تھی۔ اس فہرست میں حضرت ابو بن ادھمؒ کا نام سب سے اوپر تھا۔

حضرت ابو اسحاق ابراہیم بن ادھمؒ (وفات 165ھ/ 782ء) بلخ (افغانستان) کے حکمران تھے جنہوں نے حکمرانی چھوڑ کر درویشی اختیار کر لی تھی۔ آپؒ مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے اور حضرت فضیل بن عیاضؒ سے تربیت پائی۔

37

خداوند! میری طرف دیکھ

حضرت بایزید بسطامیؒ نے ایک دفعہ ایک شوریدہ سر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ خداوند میری طرف دیکھ۔ آپؒ نے جوش اور غیرت سے کہا: کیا تیرا چہرہ اتنا ہی خوب صورت ہے جو وہ تیری طرف دیکھے۔ اس نے کہا اے شیخ! میں اس لیے تو کہہ رہا ہوں کہ وہ خوبرو میری طرف دیکھے تاکہ میرا منہ بھی خوب صورت ہو جائے۔ یہ بات آپؒ کو بہت پسند آئی اور فرمایا تو نے سچ کہا۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/ 874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

38

تم نے اچھا سودا کیا ہے

حضرت سفیان ثوریؒ کی محفل میں ایک نوجوان نے یہ ذکر کرتے ہوئے کہ وہ حج نہیں کر سکا، ایک دلدوز آہ بھری۔ آپؒ نے فرمایا: اے نوجوان میں اپنے چار حج کا ثواب تجھے دیتا ہوں۔ تو اس کے بدلے مجھے یہ آہ دے دے۔ اس رات آپؒ نے خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ سفیانؒ تم نے ایسا اچھا سودا کیا ہے کہ اگر اس سے حاصل متاع کو جملہ اہل عرفات میں تقسیم کیا جائے تو سب کے سب دولت مند ہو جائیں۔

حضرت سفیان ثوریؒ (وفات 161ھ/778ء) کوفہ (عراق) میں پیدا ہوئے۔ امیر المومنین فی الحدیث کہلائے۔

39

فرعون سے بھی لطف وکرم کیا

حضرت یحییٰ بن معاذ رازیؒ فرمایا کرتے کہ الٰہی تو نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب فرعون جیسے باغی کے پاس بھیجا تو فرمایا کہ اس کے ساتھ نرمی سے بات کرنا۔ خداوند! یہ تیرا لطف وکرم ہے جو تو نے فرعون جیسے خدائی کے دعویدار کے ساتھ کیا۔ اس شخص کے ساتھ تیرا لطف وکرم کیسا ہوگا جو ہر وقت تیری بندگی کرتا ہے؟

حضرت یحییٰ بن معاذ رازیؒ (وفات 285ھ/ 871ء) وہ پہلے صوفی تھے جنہوں نے مسجد میں تصوف کی تعلیم دینا شروع کی۔ حلقہ صوفیا میں آپؒ کو شیخ کامل مانا جاتا ہے۔ شیخ ابوعثمان حیریؒ جیسے ولی اللہ آپؒ کے مریدوں میں سے تھے۔

40

مردِ خدا تم کو شرم نہیں آئی

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ اخلاص میں نے ایک حجام سے سیکھا۔ مکہ پاک میں حجام ایک شخص کے بال بنا رہا تھا۔ میں نے کہا خدا کی راہ میں میرے بال بھی درست کر دو۔ حجام نے اس آدمی کو یہ کہہ کر علیحدہ کر دیا کہ جب خدا کا نام لیا جائے تو پھر سب سے پہلے خدا کا ہی کام ہونا چاہیے۔ اس نے مجھے بٹھا کر پہلے میرے سر کو چوما، پھر میرے بال بنائے۔ کچھ عرصے بعد مجھے اشرفیوں کی تھیلی ہاتھ آئی۔ میں حجام کے پاس گیا کہ اسے مزدوری دوں۔ اس نے کہا: مردِ خدا! تم کو شرم نہیں آئی، خدا کے نام پر کام کرنے کا معاوضہ دیتے ہو۔

حضرت جنید بغدادیؒ (وفات 297ھ/ 910ء) بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے حضرت سری سقطیؒ سے تربیت پائی۔ حضرت سری سقطیؒ فرماتے ہیں کہ جنیدؒ ہے تو میرا مرید لیکن مراتب میں مجھ سے بڑھ کر ہے۔

41

تیرا دیکھنا میری شفا ہے

ایک دفعہ کچھ لوگ حضرت ابو بکر شبلیؒ کے گھر میں موجود تھے۔ آپؒ نے سورج کی طرف دیکھا کہ ڈوبنے والا ہے۔ آپؒ نے فرمایا کہ نماز کا وقت آ گیا ہے۔ آپؒ مسکرا دیے اور فرمایا:

نسیت الیوم من عشقی صلوٰتی
فلا ادری غذائی من عشائی
(میں عشق کی وجہ سے آج نماز بھول گیا)
(مجھے صبح و شام کا حال ہی معلوم نہیں)

فذکرک سیدی اکلی و شربی
و وجهك ان رایت شفاء دائی
(اے میرے سردار! تیرا ذکر میرا کھانا پینا ہے)
(تیرے چہرے کا دیکھنا میری بیماری کے لیے شفا ہے)

شیخ ابو بکر شبلیؒ (وفات 334ھ/ 945ء) بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے شیخ جنید بغدادیؒ سے سلوک کی منازل طے کیں اور ان کے خلیفہ مقرر ہوئے۔

42

دوست کے خیال میں مشغول ہوں

حضرت رابعہ بصریؒ سے لوگوں نے پوچھا کہ کیا آپؒ ابلیس کو دشمن سمجھتی ہیں؟ فرمایا کہ نہیں۔ لوگوں نے پوچھا کیوں؟ فرمایا کہ میں دوست کے خیال میں ایسی محو ہوں کہ مجھے دشمن کی خبر ہی نہیں۔

حضرت بی بی رابعہ بصریؒ (وفات 180ھ/ 801ء) عراق کے شہر بصرہ میں پیدا ہوئیں اور اسی نسبت سے بصری کہلائیں۔ حضرت حسن بصریؒ، آپؒ کے مرشد تھے۔ آپؒ ساری زندگی معبودِ حقیقی کی یاد اور محبت میں محو رہیں۔

43

۴۳۔ خدا ہی کے ساتھ رہو

صوفیائے کرامؒ کا اللہ پاک سے عجیب تعلق ہوتا ہے۔ وہ یہی چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قرب میں زندگی گزاریں۔ ایک آدمی ایک درویش کے پاس گیا اور کہا کہ میرا خیال ہے کہ میں کچھ وقت آپ کی صحبت میں گزاروں۔ اس بزرگ نے دریافت کیا کہ میرے مرنے کے بعد تم کس کے ساتھ رہو گے؟ اس نے جواب دیا کہ خدا کے ساتھ۔ بزرگ نے فرمایا تو ابھی سے یہ سمجھ لو کہ میں نہیں ہوں۔

44

سچی محبت کرنے والا

حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک بیمار صوفی کی عیادت کو گیا۔ گفتگو کے دوران اس نے ایک دلدوز چیخ ماری۔ میں نے کہا کہ وہ شخص محبت میں سچا نہیں جس نے مصیبت اور دکھ میں صبر نہ کیا۔ جواب میں وہ بولا اس کی محبت سچی نہیں جس نے اپنے خالق و مالک کی طرف سے آنے والی آزمائش سے لذت حاصل نہ کی۔

حضرت ذوالنون مصریؒ (وفات 245ھ/ 859ء) مصر میں پیدا ہوئے۔ اسی نسبت سے آپؒ کو مصری کہا جاتا ہے۔ حضرت بایزید بسطامیؒ بھی آپؒ ہی کے شاگرد ہیں۔

45

میں تجھے دوست رکھتا ہوں

ایک دفعہ حضرت عتبہ بن غلامؒ صبح تک کھڑے یہی کہتے رہے کہ اے اللہ! اگر تو مجھے عذاب دے یا بخش دے ہر حال میں تجھے ہی دوست رکھتا ہوں۔

صاحب کمال صوفی حضرت عتبہ بن غلامؒ کا حضرت حسن بصریؒ (وفات 110ھ/ 728ء) کے مرید تھے۔ آپؒ کا طریق تصوف میں مقبول خاص و عام تھا۔

46

اظہار ناپسندیدگی نہیں کیا

حضرت ابوعثمان حیریؒ فرماتے ہیں کہ چالیس سال کا عرصہ گذرا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جس مقام پر فائز کیا، میں نے اس پر اظہار ناپسندیدگی نہیں کیا اور جب وہاں سے کسی اور مقام کی طرف منتقل کیا تو بھی مجھے ملال نہیں ہوا۔

حضرت ابوعثمان حیریؒ (وفات 298ھ/910ء) خراسان کے عظیم شیخ تھے۔ آپؒ نے حضرت یحییٰ بن معاذؒ، حضرت شجاع کرمانیؒ اور حضرت ابوحفص حدادؒ سے تربیت پائی۔

47

محبت کیا ہے؟

حضرت فاطمہ بنت عبداللہ جویریہؒ سے کسی نے پوچھا کہ محبت کیا ہے؟ آپؒ نے فرمایا:
محبت جس دل میں گھر کر لیتی ہے وہ پاک ہو جاتا ہے۔ محبوب کا ذکر دل میں گڑبڑ پیدا نہیں کرتا۔ جس دل میں شوق الٰہی گھر کر لیتا ہے، وہ دنیا و آخرت میں اپنا حصہ بھول جاتا ہے۔ وہ اپنے مولا کے ساتھ حیران پھرتا ہے۔

حضرت فاطمہ بنت عبداللہ جویریہؒ حضرت ابوسعید خرازؒ کی تربیت یافتہ تھیں۔ آپؒ حضرت رابعہ بصریؒ کی روایت میں اللہ تعالیٰ سے محبت کی راہ پر چلتی رہیں اور اللہ پاک کے علاوہ ہر شے کو بھولی ہوئی تھیں۔

48

اللہ پاک کی محبت میں مدہوش ہوگئی

حضرت محمد بن واسعؒ ایک دن حضرت رابعہ بصریؒ کے پاس گئے۔ دیکھا کہ آپؒ ایک طرف کو جھکی ہوئی ہیں۔ دریافت کیا: یہ جھکنا کیسا ہے؟ حضرت رابعہؒ نے جواب دیا: رات میں اللہ پاک کی محبت میں ایسی مدہوش ہوئی کہ تا حال اس کا اثر باقی ہے۔

حضرت بی بی رابعہ بصریؒ (وفات 180ھ/ 801ء) عراق کے شہر بصرہ میں پیدا ہوئیں اور اسی نسبت سے بصری کہلائیں۔ حضرت حسن بصریؒ، آپؒ کے مرشد تھے۔ آپؒ ساری زندگی معبودِ حقیقی کی یاد اور محبت میں محو رہیں۔ آپؒ تصوف میں اللہ پاک کی محبت کی نمائندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا تھیں اور اس لیے دنیا و مافیہا سے بے نیاز تھیں۔ اپنے وقت کے عظیم صوفیا نے آپؒ کی صحبت سے فیض اٹھایا ہے۔

49

دیوانہ عاشق

ایک شخص نے کسی دیوانے سے ایسا عمل سرزد ہوتے دیکھا جو خلافِ توقع تھا۔ وہ حضرت معروف کرخیؒ کی خدمت میں پہنچا اور واقعہ بیان کیا۔ آپؒ نے فرمایا: اللہ پاک کے بہت سے عشاق ہیں۔ کچھ چھوٹے، کچھ بڑے۔ کئی عقل مند ہیں اور کئی دیوانے۔ جسے تم نے دیکھا ہے وہ دیوانہ عاشق ہے۔

حضرت معروف کرخیؒ (وفات 200ھ/ 815ء) بغداد کے محلہ کرخ میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے کرخی کہلائے۔ آپؒ کے والدین عیسائی تھے۔ آپؒ نے امام علی رضاؒ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور انہی کے زیرِ سایہ تعلیم و تربیت پائی۔ فقہ امام ابو حنیفہؒ سے سیکھی اور علمِ طریقت میں حبیب عجمیؒ کے مرید ہوئے۔

50

میں تیری محبت میں بہک گیا تھا

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ نے اللہ پاک سے دعا کی کہ اے میرے پروردگار! اگر تو نے اپنے محبت کرنے والوں کو کوئی ایسی چیز دی ہے جس سے ان کے دل کو سکون مل جائے تو وہ مجھے بھی عطا کر، میں سخت بے قرار ہوں۔ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا، اللہ پاک نے فرمایا: اے ابراہیم علیہ السلام کیا تجھے مجھ سے ایسا سوال کرتے ہوئے شرم نہیں آتی کہ میں تجھے وہ چیز دوں جو میری ملاقات سے پہلے تیرے دل کو سکون عطا کرے۔ کیا کبھی محبوب کی ملاقات سے پہلے بھی عاشق کے دل کو قرار ملا ہے؟ آپؒ فرماتے ہیں کہ میں نے جواب دیا: اے رب! میں تیری محبت میں بہک گیا تھا۔ مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔

حضرت ابواسحاق ابراہیم بن ادھمؒ (وفات 165ھ/ 782ء) بلخ (افغانستان) کے حکمران تھے جنہوں نے حکمرانی چھوڑ کر درویشی اختیار کر لی تھی۔ آپؒ مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے اور حضرت فضیل بن عیاضؒ سے تربیت پائی۔

51

اللہ سے محبت والوں کی علامت

حضرت امام عبدالرحمٰن ابن جوزیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنے ایک بندے کو القا فرمایا: میرے کچھ بندے ایسے ہیں جو مجھ سے محبت رکھتے ہیں اور میں ان سے محبت رکھتا ہوں۔ وہ میرا ذکر کرتے ہیں، میں ان کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر تم ان کی راہ پر چلو تو میں تم سے محبت کروں گا اور اگر تم نے ان سے منہ موڑا تو میں تم سے ناراض ہو جاؤں گا۔ اس آدمی نے کہا: اے میرے رب! ان لوگوں کی علامت کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دن کو نمازوں کی نگرانی کرتے ہیں جیسا کہ مہربان چرواہا اپنی بکریوں کی نگرانی کرتا ہے اور سورج کے غروب ہونے کا خیال رکھتے ہیں جیسا کہ غروب آفتاب کے وقت پرندے اپنے گھونسلوں کا خیال رکھتے ہیں۔ اس لیے جب رات چھا جاتی ہے تو وہ اپنے قدموں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اپنے چہرے بچھا دیتے ہیں اور میرے کلام کے ذریعے مجھ سے ہم کلام ہوتے ہیں۔ میرے انعامات کے تذکرہ سے میری تعریف کرتے ہیں۔ پھر کچھ چیخنے، رونے، آہیں بھرنے اور کچھ شکوے کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔

امام عبدالرحمٰن ابن جوزیؒ (597ھ/1200ء) معروف فقیہ، محدث اور متکلم تھے۔ آپؒ بغداد (عراق) کے رہنے والے تھے۔

52

دوزخ کو بجھانے جارہی ہوں

ایک مرتبہ حضرت رابعہ بصریؒ عشق الٰہی میں مدہوش بصرہ (عراق) شہر کی گلیوں میں ایک ہاتھ میں مشعل اور دوسرے ہاتھ میں پانی لیے جارہی تھیں۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ یہ آگ اور پانی کس لیے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں آگ سے جنت کو جلانے اور پانی سے دوزخ کی آگ بجھانے جا رہی ہوں تاکہ لوگ اپنے معبودِ حقیقی کی عبادت، جنت کی لالچ یا دوزخ کے خوف سے نہ کریں، بلکہ عبادت کا مقصد محض اللہ پاک کی محبت اور رضا ہو۔

حضرت بی بی رابعہ بصریؒ (وفات 180ھ/ 801ء) عراق کے شہر بصرہ میں پیدا ہوئیں اور اسی نسبت سے بصری کہلائیں۔ حضرت حسن بصریؒ، آپؒ کے مرشد تھے۔ آپؒ ساری زندگی معبودِ حقیقی کی یاد اور محبت میں محو رہیں۔

53

عشق نے میرے دل کو بھر دیا ہے

حضرت مزینؒ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں تھا۔ بے قراری لاحق ہوئی تو میں مدینہ طیبہ کے ارادے سے نکلا۔ جب میں بئر میمون [2] تک پہنچا تو میں نے ایک نوجوان کو گرا دیکھا جو حالت نزع میں تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ کلمہ پڑھو۔ اس نے جواب دیا: اگر میں مر بھی جاؤں تو کوئی پرواہ نہیں کیونکہ عشق الٰہی نے میرے دل کو بھر دیا ہے اور شرفا عشق حقیقی سے ہی وفات پاتے ہیں۔ اس کے بعد اس لڑکے نے چیخ ماری اور مر گیا۔ میں نے اس کو غسل دیا اور کفن پہنا کر اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

حضرت ابوالحسن علی بن محمد مزینؒ (وفات 328ھ/ 940ء) بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے حضرت جنید بغدادی اور حضرت سہل بن عبداللہ تستریؒ سے تربیت پائی۔ مکہ میں قیام پذیر ہوئے اور وہیں دنیا سے پردہ فرما گئے۔

[2] مکہ مکرمہ کے ایک کنویں کا نام جس کا محل وقوع مسجد الحرام اور منیٰ کے درمیان ہے۔

54

اللہ تعالیٰ کو تو معلوم ہے

حضرت ربیع بن خثیمؒ نے ایک مرتبہ اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم میرے لیے کھجور اور گھی کا حلوہ تیار کرو۔ گھر والوں نے تیار کر دیا۔ پھر آپؒ نے ایک دیوانے کو لقمہ بنا کر کھلانا شروع کیا حالانکہ اس کے منہ سے رال بہہ رہی تھی۔ جب اس نے کھا لیا اور چلا گیا تو حضرت ربیعؒ سے ان کی بیوی نے کہا کہ ہم نے یہ حلوہ بنانے میں اس قدر تکلف کیا اور آپؒ نے ایک ایسے آدمی کو کھلا دیا جسے خبر تک نہیں کہ اس نے کیا کھایا ہے؟ حضرت ربیعؒ نے جواب دیا: اسے تو نہیں مگر اللہ تعالیٰ کو تو معلوم ہے۔

حضرت ربیع بن خثیمؒ (وفات 64ھ/ 680ء) جلیل القدر تابعین میں سے تھے۔ آپؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ جیسے عظیم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے تربیت پائی۔ آپؒ کا شمار ان چند تابعین میں ہوتا ہے جو زہد و ورع کے لحاظ سے نہایت ممتاز تھے۔

55

قربت میں مسافری کے غم

حضرت ذوالنون مصریؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی وادی میں سیر وسیاحت کے دوران ایک عورت سے ملاقات ہوگئی۔اس نے مجھ سے پوچھا کہ آپؒ کون ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ مسافر ہوں۔ وہ بولی کیا اللہ تعالیٰ کی قربت میں بھی مسافری کے غم ہوتے ہیں؟

حضرت ذوالنون مصریؒ (وفات 245ھ/ 859ء) مصر میں پیدا ہوئے۔اسی نسبت سے آپؒ کو مصری کہا جاتا ہے۔حضرت بایزید بسطامیؒ بھی آپؒ کے شاگرد ہیں۔

56

آسمان کی طرف دیکھو

حضرت بایزید بسطامیؒ سے کسی نے عرض کیا کہ حضرت کچھ نصیحت فرما دیں۔ آپؒ نے فرمایا: آسمان کی طرف دیکھو۔ جب اس نے نظر اٹھائی تو آپؒ نے پوچھا کہ کیا تو جانتا ہے کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ وہ بولا: ہاں جانتا ہوں۔ آپؒ نے فرمایا: آسمان بنانے والا ہر جگہ تمہارے حال سے واقف ہے۔ اس سے ڈرتے رہو۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/ 874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

57

مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے

اللہ والوں کے اپنے پروردگار سے بڑے عجیب اور نرالے معاملات ہوئے ہیں۔ یکسوئی کا یہ عالم کہ ہر وقت ہر جگہ ان کی نظر خالق پر رہتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک صوفی رات کے وقت کسی گھنے جنگل سے گزرا۔ اس نے ایک آدمی کو سویا ہوا پایا جس کا گھوڑا قریب ہی چر رہا تھا۔ اس نے اس آدمی کو ہلایا اور کہا کہ تجھے پرخطر مقام پر سونے سے ڈر نہیں لگتا؟ اس نے سر اٹھا کر دیکھا اور کہا: مجھے اللہ پاک سے اس بات کی حیا آتی ہے کہ اس کے سوا کسی اور سے ڈروں۔ یہ کہہ کر اس نے سر زمین پر رکھا اور دوبارہ سو گیا۔

58

گریبان پر غلطی لکھ لیتے

اللہ والے اگر کوئی غلطی کر بیٹھیں یا غفلت کے زمانے میں ان سے کوئی غلطی سرزد ہوگئی ہو تو وہ توبہ کے بعد بھی زندگی بھر اس پر شرمسار رہتے ہیں۔ حضرت حسن بصریؒ بھی ایسے ہی اولیاء اللہ میں سے ایک تھے۔ آپؒ سے بچپن میں کوئی غلطی ہوگئی تھی۔ جب بھی کپڑوں کا نیا جوڑا خریدتے، اس کے گریبان پر وہ غلطی لکھ لیتے۔ پھر اسے یاد کر کے روتے اور توبہ کرتے۔ جب تک زندہ رہے یہی کرتے رہے۔

حضرت حسن بصریؒ (وفات 110ھ/ 728ء) کا شمار عظیم تابعین میں ہوتا ہے۔ آپؒ 21 ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت (دودھ پینے) کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے تربیت پائی۔

59

اللہ ہر جگہ دیکھ رہا ہے

کسی صوفی نے اپنے مریدوں میں سے ایک کو اپنی خصوصی توجہ کے لیے خاص کر لیا۔ باقیوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ ایک دن اس بزرگ نے سب مریدوں کو بلایا اور ہر ایک کو ایک ایک پرندہ دیا اور حکم دیا کہ وہ اسے کسی ایسی جگہ ذبح کریں جہاں انہیں کوئی دیکھ نہ رہا ہو۔ کچھ وقت بعد سب مرید ذبح کیے ہوئے پرندوں کے ساتھ حاضر ہوئے سوائے اس خصوصی توجہ والے مرید کے۔ شیخ نے پوچھا تم نے پرندہ ذبح کیوں نہیں کیا؟ اس مرید نے جواب دیا: حضرت! میں جہاں بھی گیا میں نے اللہ پاک کو اپنے قریب پایا۔ جب وہ ہر حال میں میرے ساتھ ہے تو میں ایسی جگہ کہاں پاؤں جہاں مجھے کوئی نہ دیکھتا ہو۔ بزرگ یہ سن کر اپنے دوسرے مریدوں سے مخاطب ہوئے کہ اب جان لو! میں اس مرید کو باقی مریدوں کی نسبت خصوصی توجہ کیوں دیتا ہوں؟

60

لبیک کے جواب کا خوف

حضرت مالک بن دینارؒ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ جب آپؒ نے لبیك اللھم لبیك (حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں) کہا تو بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ جب ہوش میں آئے تو ساتھی نے وجہ پوچھی۔ فرمانے لگے کہ مجھے ڈر تھا کہ میرے لبیك (حاضر ہوں) کا جواب لا لبیك (تم حاضر نہیں ہو) نہ آ جائے۔

حضرت مالک بن دینارؒ (وفات 130ھ/ 748ء) ایک تابعی ہیں۔ پہلی صدی ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے سلوک کی تربیت حضرت حسن بصریؒ سے حاصل کی اور آپؒ سے بہت سے صوفیا نے فیض پایا۔

61

ورنہ کتا مجھ سے بہتر ہے

حضرت حسن بصریؒ نے ایک دن کتے کو دیکھ کر فرمایا کہ کاش اللہ پاک مجھے قیامت کے دن اس کتے کے ساتھ اٹھائے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آپؒ کا کتے سے کیا مقابلہ۔ آپؒ تو بہت افضل ہیں۔ آپؒ نے جواب دیا: اگر قیامت کے روز بخشش ہوگئی تو میں کتے سے بہتر ہوں ورنہ اللہ پاک کی قسم! کتا مجھ سے ہزار درجہ بہتر ہے۔

حضرت حسن بصریؒ (وفات 110ھ/ 728ء) کا شمار عظیم تابعین میں ہوتا ہے۔ آپؒ ۲۱ ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت (دودھ پینے) کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے تربیت پائی۔

62

کہ تم میرے لائق نہیں

حضرت رابعہ بصریؒ ہمیشہ روتی رہتی تھیں۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میرے مرنے کے وقت یہ آواز آئے کہ تو میرے لائق نہیں۔

اللہ پاک کی محبت میں ایسا کمال ہے کہ یہ ہر شے سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ اس محبت میں جہاں قرب کی لذتیں ہیں وہاں کبھی کبھار خوف بھی طاری ہو جاتا ہے۔ حضرت رابعہ بصریؒ ویسے تو اللہ پاک سے محبت کا شاندار نمونہ ہیں مگر کبھی کبھار آپؒ پر بھی خوف طاری ہو جاتا تھا۔ آپؒ (وفات 180ھ/ 801ء) عراق کے شہر بصرہ میں پیدا ہوئیں اور اسی نسبت سے بصری کہلائیں۔ حضرت حسن بصریؒ، آپؒ کے مرشد تھے۔ آپؒ ساری زندگی معبود حقیقی کی یاد اور محبت میں محو رہیں۔

63

کس طرح داخل ہونے دیں گے؟

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ ایک بار حمام میں تشریف لے گئے۔ آپؒ کا بوسیدہ لباس دیکھ کر انتظامیہ نے داخل نہ ہونے دیا۔ ایسے میں آپؒ پر ایک حالت طاری ہوگئی اور فرمایا کہ جب خالی ہاتھ حمام میں داخل نہیں ہونے دیتے تو بغیر بندگی کے خدا کے گھر میں کس طرح داخل ہونے دیں گے۔

جن کو خدا کا شعور حاصل ہوتا ہے وہ ہر لمحہ اس کی ذات سے متعلق رہے ہیں۔ اس کو حاصل کرنے کی فکر میں رہے ہیں۔ اس کی حضوری پانا چاہتے ہیں اور اس کی دوری سے ڈرتے رہتے ہیں۔

حضرت ابواسحاق ابراہیم بن ادھمؒ (وفات 165ھ/ 782ء) بلخ (افغانستان) کے حکمران تھے آپؒ نے حکمرانی چھوڑ کر درویشی اختیار کرلی تھی۔ آپؒ مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے اور حضرت فضیل بن عیاضؒ سے تربیت پائی۔

آپ کیوں کانپ رہے ہیں؟

حضرت بایزید بسطامیؒ عرفان الٰہی کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز تھے۔ آپؒ کا اپنے مالک سے تعلق عجیب طرح کا تھا۔ آپؒ کی خدا کی حضوری کا بیان ممکن نہیں۔ آپؒ عرفان اور محبت و یکسوئی کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہونے کے باوجود اللہ پاک کے جلال سے بے پناہ ڈرتے تھے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ کو کانپتے ہوئے دیکھ کر ایک مرید نے پوچھا: یا شیخ! آپؒ کیوں کانپ رہے ہیں؟ آپؒ نے فرمایا کہ جب تو تیس سال صدق و صفا کی راہ پر چلے، مسجدوں کو اپنی داڑھی سے صاف کرے، خوب تفکر کرے، تب تجھے معلوم ہو۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/ 874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

65

بچپن میں کسی کا کبوتر پکڑ لیا تھا

ایک دن لوگوں نے حضرت ابن عطاؒ کو اپنے عبادت خانے میں روتے دیکھا۔ لوگوں نے پوچھا: آپؒ اس قدر آہ وزاری کیوں فرماتے ہیں؟ آپؒ نے فرمایا کہ بچپن میں کسی کا کبوتر پکڑ لیا تھا، وہ یاد آ گیا تھا۔ ہزار درہم کا ثواب اس کے مالک کو پہنچایا لیکن ابھی تک میرے دل کو قرار نہیں آیا۔ نامعلوم آگے کیا حال ہوگا؟

حضرت ابوعبداللہ احمد بن عطا روذ باریؒ (وفات 369ھ/ 979ء) شیخ جنید بغدادیؒ کے ہمعصر تھے۔ آپؒ پر اللہ پاک کا خوف غالب رہتا تھا۔

66

میں بھاگا ہوا غلام ہوں

اللہ پاک کے محبوب بندے بھی کیا عجب ہوتے ہیں۔ کبھی قرب کے صدمے تو کبھی جلال خداوندی کے احساس سے مغلوب و خوف زدہ اور اس کی رحمت کے طلب گار۔

حضرت خفیفؒ نے وفات کے وقت فرمایا کہ میں بھاگا ہوا غلام ہوں۔ مرنے کے بعد میرے پاؤں میں زنجیر، گردن میں طوق ڈال دینا اور ہاتھ باندھ کر قبلہ رو کر دینا۔ شاید اللہ تعالیٰ کو رحم آ جائے۔ وفات کے بعد لوگوں نے آپؒ کی وصیت کو پورا کرنا چاہا تو ایک بزرگ کو اللہ پاک کی طرف سے اشارہ کیا گیا کہ ایسا نہ کرو، یہ ہمارا پیارا ہے اور ہم اپنے پیارے کی بے توقیری نہیں چاہتے۔

شیخ محمد بن خفیفؒ (وفات 371ھ/ 981ء) کو شیخ الاسلام، شیخ المشائخ اور شیخ الکبیر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپؒ 269 ہجری کو ایران کے شہر شیراز میں پیدا ہوئے۔

67

تمہاری کوئی قدر نہیں

حضرت حسن بصریؒ آپؒ ایک دن اپنے گھر میں رو رہے تھے۔ جب آپؒ سے رونے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: ممکن ہے بے خبری میں مجھ سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہوگئی ہو جو اللہ پاک کو ناگوار گزری ہو اور قیامت کے دن مجھے یہ کہہ دیا جائے کہ جاو، ہماری درگاہ میں تمہاری کوئی قدر نہیں۔

حضرت حسن بصریؒ (وفات 110ھ/ 728ء) کا شمار عظیم تابعین میں ہوتا ہے۔ آپؒ 21 ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت (دودھ پینے) کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے تربیت پائی۔

68

پانی پیاسوں کو ہی دیا جاتا ہے

اللہ والے اپنی ذات کا اظہار نہیں چاہتے۔ وہ عام لوگوں کے درمیان رہتے ہیں اور ان کے ساتھ ہی دفن ہونا چاہتے ہیں۔ وہ ہر لمحہ اپنے رب کے کرم کے طالب ہوتے ہیں۔

حضرت حسن سرخسیؒ کی جب وفات قریب آئی تو لوگوں نے کہا کہ کیوں نہ آپؒ کو فلاں جگہ دفن کریں جہاں مشائخ کے مزارات ہیں۔ فرمایا کہ ہرگز نہیں کیونکہ میں اپنے آپ کو ان جیسا ہرگز نہیں پاتا بلکہ مجھے فلاں ٹیلے پر دفن کرو جہاں تمام گناہ گار لوگوں کی قبریں ہیں کیونکہ وہ رحمت سے زیادہ قریب ہیں۔ پانی پیاسوں کو ہی دیا جاتا ہے۔ وہ محتاج ہیں اور کریم محتاج کو ہی عطا کرتے ہیں۔

شیخ ابوالفضل محمد بن حسن سرخسیؒ چوتھی صدی ہجری کے صوفیا کرامؒ میں سے تھے۔ آپؒ سلوک میں شیخ ابونصر سراج طوسیؒ اور شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ کے طریق پر تھے۔

69

بوڑھے پر آگ حرام کر دینا

حضرت مغیرہ بن حبیبؒ (حضرت مالک بن دینارؒ کے داماد) کہتے ہیں کہ جس رات حضرت مالکؒ نے وفات پائی، میں ان کے پاس تھا۔ ہم نے عشا کی نماز اکٹھے پڑھی۔ میں چادر اوڑھ کر سونے کا بہانہ کرنے لگا تاکہ دیکھ سکوں کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ حضرت مالکؒ کھانا کھانے کے بعد آخری نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ پھر اپنی داڑھی پکڑ کر کہنا شروع کیا: اے اللہ! جب تو پہلے والوں اور آخر والوں کو جمع کرے تو بوڑھے مالک پر آگ حرام کر دینا۔ بار بار یہی کہتے رہے حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔

مشہور تابعی حضرت مالک بن دینارؒ (وفات 130ھ/ 748ء) پہلی صدی ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ سلوک کی تربیت حضرت حسن بصریؒ سے حاصل کی اور آپؒ سے بہت سے صوفیا نے فیض پایا۔ اللہ والے جہاں اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں وہاں اس سے ڈرتے بھی ہیں کیونکہ ایمان امید اور خوف کے درمیان ہے۔

70

وقت آ گیا ہے

امت مسلمہ کے ابتدائی دور میں ایک مشہور ڈاکو ڈاکہ ڈالنے کی غرض سے کسی مکان کی دیوار پر چڑھ رہا تھا کہ اتفاقاً اس وقت مالک مکان قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول تھا۔ اس نے یہ آیت پڑھی:

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ. (سورۃ الحدید، آیت: 16)

(کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے خوف کھائیں)

جونہی یہ آیت سنی اللہ پاک کے خوف سے پکارنے لگا: اے میرے پروردگار! وقت آ گیا ہے۔ وہ روتا ہوا دیوار سے اترا اور ایک کھنڈر نما مکان میں جا بیٹھا۔ رات بھر روتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ سچی توبہ کی اور توبہ کی پختگی کی خاطر ارادہ کیا کہ اب ساری زندگی بیت اللہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزاروں گا۔ مکہ معظّمہ تشریف لے گیا۔ وہاں علم حدیث پڑھنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ اپنے وقت کا بلند پایہ محدث بنا اور عظیم ولی اللہ ٹھہرا۔ آپؒ کا فضیل ابن عیاضؒ ہے۔

حضرت فضیل بن عیاضؒ (وفات 187ھ/ 803ء) عظیم صوفی تھے۔ آپؒ مشائخ کے پیشوا، راہ طریقت کے ہادی، ولایت و ہدایت کے مہر منور اور ریاضت کے اعتبار سے اپنے دور کے شیخ کامل تھے۔ آپؒ سینکڑوں علما وصوفیا کے استاد تھے۔

71

تمہارا گھرانہ دیکھے

حضرت بشر حافیؒ کی بہن حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ ہم رات کو چھت پر سوت کاتتے ہیں۔ اس دوران کچھ لوگ مشعل لے کر گزرتے ہیں۔ مشعل کی روشنی ہم پر پڑتی ہے، تو کیا اس روشنی میں سوت کاتنا جائز ہے؟ اس پر امام احمد بن حنبلؒ نے کہا تم کون ہو؟ اس نے بتایا کہ بشر حافیؒ کی بہن ہوں۔ یہ سنتے ہی امام احمدؒ رونے لگے اور کہا کہ کسی نے حقیقی تقویٰ دیکھنا ہو، تو وہ تمہارا گھرانہ دیکھے۔

حضرت بشر بن حارث حافیؒ (وفات 227ھ/ 841ء) ترکمانستان کے شہر مرو میں پیدا ہوئے اور بعد ازاں بغداد (عراق) منتقل ہو گئے۔ آپؒ حضرت فضیل بن عیاضؒ کے تربیت یافتہ تھے۔

72

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ایک لڑکا

حضرت حسن بصریؒ مکہ معظّمہ پہنچے تو امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ایک لڑکا دیکھا۔ وہ خانہ کعبہ سے ٹیک لگائے، وعظ کررہا تھا۔ حضرت حسن بصریؒ اس کی طرف بڑھے اور پوچھا کہ دین کا دارومدار کس چیز پر ہے؟ اس نے جواب دیا! تقوٰی پر۔ آپؒ نے پھر پوچھا کہ دین کے لیے مصیبت کیا چیز بنتی ہے؟ تو اس نے کہا طمع اور لالچ۔ یہ سن کر حضرت حسن بصریؒ حیران رہ گئے کہ اللہ پاک نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاندان کے ایک لڑکے کو کیا دینی بصیرت عطا فرمائی ہے۔

حضرت حسن بصریؒ (وفات 110ھ/ 728ء) کا شمار عظیم تابعین میں ہوتا ہے۔ آپؒ ۲۱ ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت (دودھ پینے) کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے تربیت پائی۔

73

اب میں نہیں لوں گا

اللہ والے اپنے دنیاوی معاملات میں بہت ہی محتاط ہوتے ہیں اور اپنی ذات کو ذرا بھر بھی درمیان میں نہیں آنے دیتے۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے ایک بار سبزی بیچنے والے کے پاس اپنا ایک برتن گروی رکھا۔ جب آپؒ نے رقم دے کر برتن چھڑانے کا ارادہ کیا، تو دکاندار نے دو برتن آپؒ کے سامنے پیش کر کے کہا، ان میں سے جو چاہو لے لو۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے کہا کہ مجھے اپنا برتن پہچاننے میں دشواری ہو رہی ہے۔ لہٰذا برتن بھی تمہارا اور رقم بھی۔ یہ دیکھ کر سبزی بیچنے والے نے کہا، آپؒ کا برتن یہ ہے۔ میں تو صرف آپؒ کی آزمائش کر رہا تھا۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ اب میں نہیں لوں گا۔ آپؒ وہاں سے چل دیے اور برتن اسی کے پاس رہنے دیا۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ (241ھ/855ء) فقہ، حدیث وتفسیر اور زہد وتقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ آپؒ بغداد میں پیدا ہوئے اور امام ابو یوسفؒ اور امام شافعیؒ جیسے عظیم اساتذہ سے علم دین حاصل کیا۔

گھوڑے پر دوبارہ سوار نہ ہوئے

اللہ کے ولی تقویٰ میں انتہائی محتاط ہوتے ہیں وہ کسی بھی معاملے میں ذرہ بھر کا شک وشبہ برداشت نہیں کرتے۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ ایک بار اپنا قیمتی گھوڑا کھلا چھوڑ کر خود نماز میں مشغول ہو گئے۔ گھوڑے نے سرکاری زمین میں چرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ آپؒ نے اسے وہیں چھوڑ دیا اور اس پر دوبارہ سوار نہ ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ (وفات 181ھ/ 797ء) کا تھا۔ آپؒ امام، زاہد، محدث اور یکتائے زمانہ تھے۔ مرو (ترکمانستان) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کا شمار تبع تابعین میں ہوتا ہے۔

75

مکان کا سایہ جائز نہیں ہے

ایک شخص حضرت امام ابوحنیفہؒ کا قرض دار تھا۔ اسی علاقے میں کسی کی موت واقع ہوگئی۔ جب امام ابوحنیفہؒ نماز جنازہ کے لیے وہاں پہنچے تو ہر طرف دھوپ پھیلی ہوئی تھی اور موسم بہت گرم تھا لیکن آپؒ کے مقروض کی دیوار کے پاس کچھ سایہ تھا۔ لوگوں نے کہا کہ حضرتؒ یہاں سایہ میں تشریف لائیں۔ آپؒ نے فرمایا، صاحب خانہ (گھر والا) میرا مقروض ہے۔ اس لیے اس کے مکان کے سایہ سے فائدہ حاصل کرنا میرے لیے مناسب نہیں ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ قرض کی وجہ سے جو نفع بھی حاصل ہو وہ سود ہے۔ یہ آپؒ کا کمال احتیاط تھا حالانکہ شرع میں دیوار کے سایہ جیسی عمومی چیزوں سے نفع اٹھانا جائز ہے۔

فقہ حنفی کے بانی امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ (وفات 150ھ/ 767ء) عالم دین، مجتہد اور اسلامی قانون کے اولین مدون تھے۔ آپؒ کا شمار تابعین کرامؒ میں ہوتا ہے۔

76

اخروٹوں کے بدلے دین

ایک روز حضرت ابو العباس سیاریؒ ایک دوکان پر اخروٹ خریدنے گئے، تو دوکاندار نے اپنے ملازم سے کہا کہ شیخ کو اچھے اچھے اخروٹ دینا۔ آپؒ نے پوچھا کیا تم تمام گاہکوں کے ساتھ یہی سلوک کرتے ہو؟ دوکاندار نے جواب دیا نہیں حضرت، یہ تو میں آپؒ کے علمی مرتبے کی وجہ سے کہہ رہا ہوں۔ آپؒ نے فرمایا کہ میں اپنے علم کی فضیلت کو چند اخروٹوں کے بدلے نہیں بیچتا اور بغیر اخروٹ خریدے واپس چلے گئے۔

یہ رویہ صرف اور صرف کامل احتیاط کی وجہ سے تھا حالانکہ عمومی طور پر اس میں کوئی نقص نہیں تھا۔ صوفی حضرات لوگوں سے اپنی شہرت کا کسی بھی لحاظ سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہتے۔

شیخ ابو العباس قاسم بن قاسم بن مہدی سیاریؒ مرو (ترکمانستان) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے حضرت ابوبکر محمد واسطیؒ سے سلوک کی تربیت پائی۔ آپؒ شہر مرو کے پہلے شیخ تھے جنھوں نے تصوف کے احوال پر گفتگو فرمائی۔

77

غلام کی کوئی خواہش نہیں ہوتی

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ نے ایک دفعہ غلام خریدا اور اس کا نام پوچھا؟ غلام نے جواب دیا کہ میرا نام وہی ہے جس سے آپؒ پکاریں۔ پھر پوچھا کہ کیا کھایا کرتے ہو تا کہ میں وہی دیا کرو؟ اس نے جواب دیا: جو کچھ آپؒ کھلائیں گے۔ پھر پوچھا: کیا پہننا پسند کرتے ہو تا کہ میں وہی پہناؤں؟ جواب ملا کہ جو آپؒ پہنائیں گے۔ پھر پوچھا کہ تمہاری کیا خواہش ہے؟ جواب ملا غلام کی کوئی خواہش نہیں ہوتی۔ اس کی باتیں سن کر حضرت ابراہیم بن ادھمؒ نے فرمایا: عبادت کا ڈھنگ تو کوئی اس غلام سے سیکھے۔

حضرت ابواسحاق ابراہیم بن ادھمؒ (وفات 165ھ/ 782ء) بلخ (افغانستان) کے حکمران تھے جنہوں نے حکمرانی چھوڑ کر درویشی اختیار کر لی تھی۔ آپؒ مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے اور حضرت فضیل بن عیاضؒ سے تربیت پائی۔

78

گیلے کپڑے پہن لیے

ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامیؒ اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ جنگل میں تھے۔ آپؒ نے اپنا کپڑا دھویا تو ساتھی نے کہا کپڑے کو انگور کی بیل کے لیے بنائی گئی دیوار پر لٹکا دیں تاکہ خشک ہو جائے۔ آپؒ نے فرمایا کہ مالک کی اجازت کے بغیر فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے۔ ساتھی نے کہا تو اس کپڑے کو درخت پر ڈال دیتے ہیں۔ آپؒ نے جواب دیا نہیں، اس سے درخت کی ٹہنیاں ٹوٹنے کا خطرہ ہے۔ اس نے کہا تو پھر ہم اسے گھاس پر بچھا دیتے ہیں۔ آپؒ نے فرمایا کہ یہاں جانور چر رہے ہیں اور یہ گھاس ان کی خوراک ہے۔ کپڑا ڈالنے سے یہ جانوروں سے چھپ جائے گی۔ پھر حضرت بایزیدؒ نے اس گیلے کپڑے کو اوڑھ لیا حتیٰ کہ وہ خشک ہو گیا۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/ 874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

79

سارا تیل بہا دیا

حضرت امام محمد بن سیرینؒ زیتون کے تیل کا کاروبار کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپؒ نے اسّی ہزار درہم کا تیل خریدا۔ جب ایک ڈبہ کھولا تو اس سے ایک مری ہوئی چوہیا برآمد ہوئی۔ آپؒ کو یہ شبہ ہو گیا کہ ایسا نہ ہو کہ چوہیا تیل کے ذخیرہ میں ہی گر کر مری ہو اور ڈبوں میں ڈالنے سے پہلے ہی سارا تیل ہی خراب ہو گیا ہو۔ آپؒ نے غلاموں کو حکم دیا کہ سارا تیل بہا دیا جائے۔ حکم کے مطابق تیل بہا دیا گیا لیکن جہاں سے تیل خریدا گیا تھا وہاں بروقت ادائی نہ ہو سکی۔ اس تاجر نے حاکم وقت کے دربار میں شکایت کر دی اور عدم ادائی کے سبب آپؒ کو قید خانے میں رکھا گیا۔ یہاں تک کہ رقم ادا کر کے ہی خلاصی نصیب ہوئی۔

امام ابوبکر محمد بن سیرینؒ (وفات 110ھ/ 729ء) کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ آپؒ بصرہ (عراق) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تربیت پائی۔ آپؒ کو خوابوں کی تعبیر کا ملکہ حاصل تھا۔ آپؒ کا نکاح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خادمہ سے ہوا۔ آپؒ کی شادی میں تین امہات المومنین رضی اللہ عنہما اور اٹھارہ بدری صحابی رضوان اللہ علیہم اجمعین شریک ہوئے۔

80

کب تک دوئی رہے گی؟

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں: اے میرے پروردگار! میرے اور تیرے درمیان کب تک دوئی رہے گی؟ اس دوئی کو درمیان سے نکال دے تاکہ میں 'تو' ہو جاؤں اور میں نہ رہوں۔ جب تک تو میرے ساتھ ہے میں سب سے بڑا ہوں اور جب تک میں اپنے ساتھ ہوں، سب سے ادنیٰ ہوں۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/ 874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

81

بھٹی نے بے خبر کر دیا

ایک دن جب حضرت ربیع بن خثیمؒ اپنے استاد سے ملنے جا رہے تھے تو راستے میں لوہار دہکتی بھٹی میں لوہا تپا رہا تھا۔ یہ دیکھ کر آپؒ پر غشی طاری ہوگئی اور صبح ہوش میں آئے۔ لوگوں نے اس کی وجہ جاننا چاہی تو آپؒ نے جواب دیا کہ مجھے یہ بھٹی دیکھ کر دوزخ کی آگ یاد آ گئی تھی جس نے مجھے دنیا و مافیہا (دنیا اور جو کچھ اس میں ہے) سے بے خبر کر دیا تھا۔

حضرت ربیع بن خثیمؒ (وفات 64ھ/ 680ء) جلیل القدر تابعین میں سے تھے۔ آپؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ جیسے عظیم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے تربیت پائی۔ آپؒ کا شمار ان چند تابعین میں ہوتا ہے جو زہد و ورع کے لحاظ سے نہایت ممتاز تھے۔

82

جان آفریں کے سپرد کردی

حضرت زرارہؒ جلیل القدر تابعی اور اپنے زمانے کے ممتاز علماء اور مشائخ میں سے تھے۔ بصرہ (عراق) کے قاضی بھی رہے۔ آپؒ پر اللہ پاک کی خشیت اور آخرت کا خوف اس قدر غالب رہتا تھا بہت دیر تک حالت غیر رہتی۔ ایک دن فجر کی نماز میں امامت کر رہے تھے، جب قرآن مجید کی آیت:

فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ. (سورۃ المدثر، آیت:8)

(پھر جب صور پھونکا جائے گا)

تلاوت فرمائی تو قیامت کا خوف اس قدر غالب ہوا کہ ایک دلدوز چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑے اور اسی عالم میں جان جان آفریں کے سپرد کردی۔

83

بے ہوش ہو کر گر پڑے

امام شافعیؒ نے قرآن پاک کی آیات:

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ○ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ.

(سورۃ المرسلات، آیات: 35-36)

(یہ ایسا دن ہے جس میں یہ لوگ بول نہیں سکیں گے اور نہ انہیں اس بات کی اجازت ہوگی کہ وہ کوئی عذر پیش کر سکیں)

سنیں تو خشیت الٰہی کی ایک خاص کیفیت طاری ہوگئی اور اسی کیفیت کے زیر اثر بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

امام محمد بن ادریس شافعیؒ (وفات 204ھ/820ء) اہل سنت کے فقہی مسلک شافعی کے بانی ہیں۔ آپؒ غزہ (فلسطین) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے حضرت امام مالک بن انسؒ اور امام محمد بن حسن شیبانیؒ جیسے عظیم علما سے تعلیم پائی۔ امام احمد بن حنبلؒ، امام اسحاق بن راہویہؒ اور امام داؤد ظاہریؒ آپؒ کے شاگردوں میں سے تھے۔

84

ذکر کی شرط بھول جانا ہے

حضرت شبلیؒ کے سامنے جب سورۃ کہف کی یہ آیت:

وَاذۡكُرۡ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيۡتَ وَقُلۡ عَسٰۤى اَنۡ يَّهۡدِيَنِ رَبِّىۡ لِاَقۡرَبَ مِنۡ هٰذَا رَشَدًا۔

(آیت:24)

(اور جب کبھی بھول جاؤ تو اپنے رب کو یاد کرلو اور کہو: مجھے امید ہے کہ میرا رب کسی ایسی بات کی طرف رہنمائی کردے جو ہدایت میں اس سے بھی زیادہ قریب ہو)

تلاوت کی گئی۔ آپؒ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر کی شرط دنیا کو بھول جانا ہے، سارا عالم اس کی یاد میں محو ہے مگر انسان بھولا ہی رہتا ہے۔ یہ کہہ کر آپؒ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو کہا: اس دل پر تعجب ہے جو کلام الٰہی سن کر اپنی جگہ پر رہے اور اس جان پر حیرانی ہے جو جسم سے نہ نکلے۔

شیخ ابوبکر شبلیؒ (وفات 334ھ/ 945ء) بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے شیخ جنید بغدادیؒ سے سلوک کی منازل طے کیں اور ان کے خلیفہ مقرر ہوئے۔ آپؒ بغداد میں دفن ہیں۔

85

کتنی بری بات ہے

ایک مرتبہ حضرت ربیع بن خثیمؒ نماز پڑھتے ہوئے جب یہ آیت تلاوت فرمائی:

اَمۡ حَسِبَ الَّذِیۡنَ اجۡتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنۡ نَّجۡعَلَهُمۡ كَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحۡیَاهُمۡ وَمَمَاتُهُمۡ ؕ سَآءَ مَا یَحۡكُمُوۡنَ.(سورۃ الجاثیہ، آیت:21)

(وہ لوگ جو برے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور ان کی زندگی اور موت یکساں ہوں گی؟ کتنی بری بات ہے جو یہ طے کیے ہوئے ہیں)

تو حالت غیر ہوگئی۔ آپؒ صبح تک اسی آیت مبارکہ کو ہی دہراتے رہے۔

حضرت ربیع بن خثیمؒ (وفات 64ھ/680ء) جلیل القدر تابعین میں سے تھے۔ آپؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ جیسے عظیم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے تربیت پائی۔ آپؒ کا شمار ان چند تابعین میں ہوتا ہے جو زہد وورع کے لحاظ سے نہایت ممتاز تھے۔

86

ذرا بھر بھی طریقت نہیں جانتا

ایک بار لوگوں نے حضرت بایزید بسطامیؒ سے عرض کیا: فلاں جگہ ایک بزرگ تشریف فرما ہیں۔آپؒ اس بزرگ کی زیارت کو تشریف لے گئے۔اتفاقاً اس نے قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے تھوک دیا۔آپؒ فوراً واپس تشریف لے آئے۔جب لوگوں نے پوچھا تو فرمایا: یہ شخص ذرا بھر بھی طریقت جانتا ہوتا تو شریعت کے خلاف عمل نہ کرتا۔قبلہ کی طرف تھوکنا جائز نہیں۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/ 874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

87

آپ حدیث کا درس کیوں نہیں لیتے ؟

حضرت ابوحفص حدادؒ کی ہمسائیگی میں احادیث مبارکہ کا درس ہوا کرتا تھا۔لوگوں نے پوچھا حضرت آپؒ اس درس میں شامل کیوں نہیں ہوتے ؟ آپؒ نے فرمایا کہ میں تیس سال سے ایک حدیث شریف کی داد دے رہا ہوں مگر وہ بھی پوری نہیں ہورہی تو دوسری کیسے سن سکتا ہوں۔لوگوں نے سوال کیا وہ کون سی ہے؟ فرمایا:

مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ

(آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ بیکار باتوں کو ترک کر دے)

حضرت ابوحفص عمرو بن سلم الحداد نیشاپوریؒ (وفات 265ھ/898ء) سلسلہ ملامتیہ کے شیخ تھے۔آپؒ نے حضرت عبید اللہ بن مہدی ابیوردیؒ، حضرت علی نصر آبادیؒ اور حضرت احمد بن خضرویہؒ، حضرت شاہ بن شجاع کرمانیؒ، حضرت ابوعثمان حیریؒ اور حضرت سعید بن اسماعیلؒ سے تربیت پائی۔

88

ابلیس کو دیکھنے کی خواہش

حضرت جنید بغدادیؒ نے ایک مرتبہ ابلیس کو دیکھنے کی خواہش کی تو دیکھا کہ ایک بوڑھا ان کی طرف آ رہا ہے۔ آپؒ نے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا کہ جسے دیکھنے کی تم نے خواہش کی۔ آپؒ نے پوچھا تم نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیوں نہ کیا؟ ابلیس نے جواب دیا کیا تم یہ پسند کرتے کہ میں خدا کے علاوہ کسی کو سجدہ کرتا۔ حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ اگر تو بندہ ہوتا تو اللہ کے حکم کی خلاف ورزی نہ کرتا۔ یہ سن کر ابلیس نے کہا جنید تو نے مجھے جلا ڈالا اور غائب ہو گیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ (وفات 297ھ/ 910ء) بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے حضرت سری سقطیؒ سے تربیت پائی۔ حضرت سری سقطیؒ فرماتے ہیں کہ جنیدؒ ہے تو میرا مرید لیکن مراتب میں مجھ سے بڑھ کر ہے۔

89

ایک رات میں قرآن ختم کرتا تھا

حضرت ابن عطاؒ سے ایک روز کسی نے پوچھا کہ آپؒ روزانہ کس قدر قرآن کریم کی تلاوت فرماتے ہیں؟ آپؒ نے فرمایا کہ پہلے تو ایک رات میں پورے قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتا تھا مگر اب چودہ سال ہونے کو آئے ہیں سورۃ انفال (نوواں پارہ) سے آگے نہیں بڑھا۔

اللہ والوں کو تلاوت سے زیادہ قرآن پاک کے سمجھنے اور عمل کرنے کی فکر ہوتی ہے۔ اس لیے وہ قرآن پاک کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے ہیں۔

حضرت ابوعبداللہ احمد بن عطا روذباریؒ (وفات 369ھ/ 979ء) کا شمار عظیم مشائخ میں ہوتا ہے۔ تصوف میں آپؒ کا مقام بہت بلند ہے حتیٰ کہ حضرت ابوسعید خزازؒ آپؒ کے مقابلے میں کسی دوسرے کو صوفی ہی تصور نہ کرتے تھے۔

90

خربوزے کے چھلکے میرے سر پر

حضرت علی بن عثمان ہجویریؒ فرماتے تھے کہ میں ایک بار کی سخت روحانی مشکل کے دوران خراسان گیا اور وہاں کے کسی گاؤں کی خانقاہ میں رات گزاری۔ میں نے پرانی گدڑی پہن رکھی تھی اور عصا (ڈنڈا) پاس تھا۔ درویشوں نے میری یہ حالت دیکھ کر خود تو اچھا کھانا کھایا اور مجھے بچا کھچا دیا اور میرے متعلق طنزیہ باتیں بھی کرتے رہے۔ نہ صرف یہ بلکہ جب خربوزہ کھانے لگے تو مذاق میں چھلکے بھی میرے سر پر پھینکتے رہے۔ میں اپنے دل میں کہہ رہا تھا کہ الٰہی! اگر میں نے تیری دوستی کا لباس نہ پہنا ہوتا تو شاید میرے ساتھ یہ سب کچھ نہ ہوتا۔ درویشوں کے اس رویہ کو برداشت کرنے اور اللہ پاک کی طرف رجوع کرنے سے اللہ تعالیٰ نے کرم کیا اور میری روحانی مشکل حل ہوگئی۔

سید ابوالحسن علی بن عثمان ہجویریؒ (وفات 465ھ/ 1072ء) معروف بہ داتا گنج بخش غزنی (افغانستان) سے متصل بستی ہجویر میں پیدائش کی نسبت سے ہجویری کہلائے۔ روحانی تعلیم جنیدیہ سلسلہ کے بزرگ محمد بن الحسن ختلیؒ سے پائی۔ آپؒ کے اساتذہ میں امام قشیریؒ، شیخ ابوالقاسم گرگانیؒ، اور حضرت ابوسعید ابوالخیر مہینیؒ شامل ہیں۔

91

مجھے اپنے اعمال سے شرم آتی ہے

حضرت امام جعفر صادقؒ ایک دن عقیدت مندوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمانے لگے: آؤ ہم سب یہ عہد کریں کہ ہم میں سے قیامت کے دن جو شخص نجات حاصل کرے وہ اللہ پاک کے حضور دوسروں کی نجات کی سفارش کرے گا۔ مریدوں نے حیرانی سے عرض کیا: اے سید زادے! آپؒ کو ہم غریبوں کی سفارش کی کیا حاجت ہے جبکہ آپؒ کے نانا قیامت کے دن لوگوں کی شفاعت کرنے والے (شفیع) ہوں گے۔ آپؒ نے فرمایا کہ مجھے اپنے اعمال سے شرم آتی ہے کہ روز قیامت کس طرح اپنے نانا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھوں گا۔

حضرت علی بن حسین بن علی مرتضیٰؓ (وفات 95ھ/ 713ء)، امام زین العابدین (عابدوں کی زینت) اور سید سجاد (سجدہ کرنے والوں کے سردار) کے القابات سے مشہور ہیں۔ دنیا جہان کی خوبیوں کے مالک تھے۔ میدان کربلا میں بیمار خیمہ میں تھے۔

92

کم ازکم ایک نماز

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ زندگی میں کم ازکم ایک نماز تو ایسی پڑھوں جو اللہ پاک کے شایان شان ہو مگر افسوس کہ نہیں پڑھ سکا۔ ایک رات عشاء سے صبح تک باری باری چار رکعت پڑھتا رہا مگر جب فارغ ہوتا تو کہتا کہ اس سے بہتر پڑھنی چاہیے تھی۔ پھر کہتا کہ اے باری تعالیٰ میں نے کوشش تو کی مگر کامیاب نہ ہوسکا۔

(نماز اس طرح پڑھنی چاہیے جیسا کہ نمازی اللہ پاک کو دیکھ رہا ہے۔ کم ازکم درجہ یہ ہے کہ اللہ پاک نمازی کو دیکھ رہا ہے۔ یہ مقام احسان کے بغیر بہت مشکل ہے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/ 874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

93

کتے کے ساتھ روٹی کھا رہے ہو

حضرت معروف کرخیؒ ایک جگہ بیٹھے روٹی کھا رہے تھے۔ پاس ہی کتا بیٹھا تھا۔ آپؒ ایک لقمہ اپنے منہ میں ڈالتے اور دوسرا پاس بیٹھے اس کتے کے منہ میں۔ آپؒ کے ماموں جو اس شہر کے حاکم تھے۔ وہاں سے گزرے یہ ماجرہ دیکھا تو کہنے لگے: معروف شرم کرو۔ کتے کے ساتھ روٹی کھا رہے ہو۔ حضرت معروف کرخیؒ نے فرمایا: میں شرم کی وجہ ہی سے تو کھا رہا ہوں کہ بھوکے کتے سے مجھے شرم آتی ہے۔

انسان کا شرف یہ ہے کہ وہ اللہ پاک کی مخلوق سے حیا کرے۔ اپنے وسائل میں اوروں کو بھی شریک کرے۔ جانور بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ وہ بھی ہماری محبت و خدمت کے مستحق ہیں۔

حضرت معروف کرخیؒ (وفات 200ھ/ 815ء) بغداد کے محلہ کرخ میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے کرخی کہلائے۔ آپؒ کے والدین عیسائی تھے۔ آپؒ نے امام علی رضاؒ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور انہی کے زیر سایہ تعلیم و تربیت پائی۔ فقہ امام ابوحنیفہؒ سے سیکھی اور علم طریقت میں حبیب عجمیؒ کے مرید ہوئے۔

94

تب بھی عمرؓ ہی ہوں

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ چراغ کی روشنی میں کچھ لکھ رہے تھے، پاس ہی مہمان بیٹھا تھا۔ چراغ بجھنے لگا تو مہمان نے عرض کی اجازت ہو تو میں چراغ میں تیل ڈال دوں؟ آپؒ نے فرمایا نہیں، یہ اچھی بات نہیں کہ مہمان سے خدمت لی جائے۔ مہمان نے عرض کیا خادم سے کہہ دیتا ہوں؟ آپؒ نے فرمایا! نہیں وہ ابھی ابھی سویا ہے۔ پھر یہ کہہ کر خود برتن سے تیل لے کر چراغ میں ڈالا۔ مہمان نے پوچھا: اے امیر المومنینؒ! آپؒ نے اتنی تکلیف کیوں اٹھائی؟ آپؒ نے جواب دیا کہ جب میں اٹھ کر چلا تب بھی عمر تھا اور تیل ڈال کر واپس آیا تب بھی عمر ہی ہوں۔ میری حیثیت میں کیا فرق پڑا۔

ہمیں اپنی ضروریات کے کام خود کرنے چاہییں۔ ملازمین کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور اپنا کام کرنے سے انسان کی عزت کم نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ (وفات 101ھ/720ء) بنوامیہ کے آٹھویں خلیفہ تھے جو اپنے زہد و تقویٰ اور نیک سیرتی کی وجہ سے پانچویں خلیفہ راشد کہلائے۔

95

سب سے بڑا گناہ گار

حضرت فضیل بن عیاضؒ کی تواضع اور انکساری کا یہ عالم تھا کہ حضرت شعیب بن حربؒ فرماتے ہیں کہ دوران طواف اچانک کسی شخص نے مجھے متوجہ کیا۔ دیکھا تو حضرت فضیل بن عیاضؒ تھے۔ انہوں نے فرمایا اے شعیب! شاید حج کے لیے آنے والوں میں سب سے زیادہ گناہ گار ہم ہی ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے انتہائی عاجزی اور انکساری سے اپنے گناہوں سے توبہ کرنی چاہیے۔

حضرت فضیل بن عیاضؒ (وفات 187ھ/ 803ء) عظیم صوفی تھے۔ آپؒ مشائخ کے پیشوا، راہ طریقت کے ہادی، ولایت و ہدایت کے مہر منور اور ریاضت کے اعتبار سے اپنے دور کے شیخ کامل تھے۔ آپؒ سینکڑوں علما و صوفیا کے استاد تھے۔

96

ادب کی وجہ سے تمہارا نام بلند کیا

حضرت بایزید بسطامیؒ کی ذات الٰہی میں محویت کا عالم دیکھ کر لوگوں نے سوال کیا حضرت یہ مقام کیسے حاصل ہوا؟ آپؒ نے فرمایا: بچپن میں ایک بار گھر سے باہر نکلا تو چاند خوب چمک رہا تھا۔ اس وقت میں نے ایک عالی شان دربار دیکھا۔ جس کے مقابلے میں یہ جہاں ذرہ کی مانند تھا۔ میں نے کہا کہ اے خداوند! تیری اس قدر عالی شان درگاہ مگر خالی؟ آواز آئی کہ دربار کے خالی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کوئی اس کی طرف نہیں آتا۔ میں نے نیت کی کہ تمام مخلوق اس دربار میں داخل ہو۔ پھر خیال آیا کہ مقام شفاعت تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مخصوص ہے۔ میں نے ادب کا لحاظ رکھا۔ اس وقت ایک آواز سنی کہ اس ادب کی وجہ سے ہم نے تمہارا نام بلند کیا۔ اب قیامت تک لوگ تمہارا نام نہ بھولیں گے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/ 874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

97

میں وہی شخص ہوں

حضرت عمر بن شیبہؒ کہتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی میں مصروف تھا کہ اس دوران میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ خچر پر سوار چلا آ رہا ہے اور اس کے آگے آگے نوکر چل رہے ہیں۔ جو لوگوں کو برا بھلا کہتے اور انہیں راستہ چھوڑنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد میں مکہ مکرمہ سے واپس بغداد پہنچا۔ تو میں نے اسی شخص کو دیکھا، جو ننگے پاؤں اور ننگے سر پھر رہا تھا۔ سر اور داڑھی کے بال بے تحاشا بڑھے ہوئے تھے۔ جب میں اسے غور سے دیکھنے لگا تو اس نے کہا: کیا دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: تمہارا ہم شکل میں نے مکہ مکرمہ میں دیکھا تھا۔ اس شخص نے جواب دیا کہ میں وہی تو ہوں۔ میں اس کی موجودہ حالت پر حیران ہوا تو اس نے کہا: میں نے ایسی جگہ برتری (تکبر) کا مظاہرہ کیا تھا جہاں لوگ تواضع اور انکساری کرتے ہیں۔ اس لیے اللہ پاک نے مجھے ایسی جگہ گرا دیا جہاں لوگ سر اٹھا کر چلتے ہیں۔

تکبر سب سے برا انسانی عمل ہے۔ اللہ پاک کو عاجزی پسند ہے۔ عام طور پر تکبر کی سزا اسی دنیا میں ہی ملتی ہے۔

98

شیطانی چال

حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے مرشد شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے ایک دریائی سفر میں کشتی پر یہ دو نصیحتیں فرمائیں:

(1) خود کو اچھا اور بڑا نہ سمجھو۔

(2) دوسروں کو بُرا اور کمتر نہ سمجھو۔ سب کو خود سے بہتر اور خود کو سب سے کمتر سمجھ کر دوسروں کے سامنے تواضع اور انکساری کا مظاہرہ کرتے رہو اور خبردار ہرگز ہرگز کبھی بھی تکبر کی شیطانی چال چل کر دوسروں کو خود سے حقیر نہ سمجھنا۔

ابو حفص شیخ شہاب الدین سہروردیؒ (وفات 632ھ/ 1234ء) بغدادی تصوف کے سلسلہ سہروردیہ کے مشہور بزرگ ہیں۔ آپؒ ایران کے قصبہ سہرورد میں پیدا ہوئے۔ جوانی میں بغداد تشریف لے آئے اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے تربیت پائی۔ آپؒ نے اپنے خلفا کو دین اسلام کی تبلیغ کے لیے برصغیر (پاک و ہند) بھیجا۔ ان میں شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ، شیخ نور الدین مبارک غزنویؒ، شیخ ضیاء الدین رومیؒ اور قاضی حمید الدین ناگوریؒ معروف ہیں۔

99

تواضع، بادشاہی سے عظیم تر ہے

حضرت ابن سماک ، ہارون الرشیدؒ کے دربار میں تشریف لے گئے تو خلیفہ ان کی تعظیم میں اٹھ کھڑا ہوا اور آداب بجالایا۔ حضرت ابن سماکؒ نے کہا: اے بادشاہ! بادشاہی میں تیرا تواضع اختیار کرنا تیری بادشاہی سے عظیم تر ہے۔ خلیفہ نے جواب دیا کہ آپؒ نے اچھی بات کہی ہے، کچھ اور ارشاد فرمائیے۔ آپؒ نے فرمایا: جس انسان کو اللہ تعالیٰ نے دولت، خوبصورتی، بزرگی اور اقتدار سے نوازا ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ اللہ پاک کے بندوں کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ اپنے حسن و جمال میں پاکیزگی اختیار کرے۔ اختیار اور اقتدار کے دوران عاجزی برتنے والوں کو اللہ پاک اپنے دوستوں میں شامل کر لیتا ہے۔

حضرت ابن سماک ابو العباس محمد بن صبیح کوفیؒ (وفات 183ھ/ 799ء) نامور فقیہہ، محدث اور زاہد تھے۔

100

قیدیوں کے ساتھ کھانا کھایا

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے اپنے استاد حضرت ابونجیب سہروردیؒ کے ساتھ شام جانے کا اتفاق ہوا۔شہر کے امیر نے کھانے کی کچھ اشیا قیدیوں کے سروں پر رکھوا کر شیخ کی خدمت میں بھجوائیں۔ ان قیدیوں کے پاؤں بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ جب دسترخوان بچھایا گیا تو آپؒ نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ انہیں بلاؤ تا کہ وہ بھی ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائیں۔ جب وہ دسترخوان پر بیٹھ گئے تو شیخ ابونجیبؒ اپنی جگہ سے اٹھے اور ان کے ساتھ یوں بیٹھ گئے گویا کہ آپؒ انہی میں سے ہیں۔آپؒ نے علم،فضل اور مرتبہ کے باوجود خود کو تکبر سے بچائے رکھا۔

ابوحفص شیخ شہاب الدین سہروردیؒ (وفات 632ھ/ 1234ء) بغدادی تصوف کے سلسلہ سہروردیہ کے مشہور بزرگ ہیں۔ آپؒ ایران کے قصبہ سہرورد میں پیدا ہوئے۔ جوانی میں بغداد تشریف لے آئے اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے تربیت پائی۔ آپؒ نے اپنے خلفا کو دین اسلام کی تبلیغ کے لیے برصغیر (پاک و ہند) بھیجا۔ان میں شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ، شیخ نور الدین مبارک غزنویؒ، شیخ ضیاءالدین رومیؒ اور قاضی حمیدالدین ناگوریؒ معروف ہیں۔

101

بوسیدہ کپڑے اور پرانے جوتے

حضرت ایازؒ ترقی کرتے کرتے سلطان کا پسندیدہ وزیر بن گیا۔ اس کی کامیابیاں حاسد درباریوں کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھیں۔ وہ موقع کی تلاش میں رہتے تھے کہ کس طرح ایازؒ کو محمود کی نظروں سے گرادیں۔ ایازؒ کا معمول تھا کہ روزانہ مخصوص وقت میں ایک کمرے میں چلے جاتے اور کچھ دیر گزار کر واپس آجاتے۔ درباریوں نے سلطان محمود سے شکایتیں کرنا شروع کردیں کہ ضرور ایاز نے شاہی خزانے میں خرد برد کرکے مال جمع کر رکھا ہے جسے دیکھنے کے لیے کمرہ خاص میں جاتے ہیں۔ سلطان کو ایازؒ پر مکمل اعتماد تھا مگر درباریوں کے اطمینان کی خاطر ایک وزیر سے کہا کہ اس کمرے کا تالا توڑ ڈالو، وہاں جو کچھ ملے وہ تمہارا ہے۔ وزیر اور دیگر درباری خوشی خوشی ایازؒ کے کمرے میں جا گھسے، مگر انہیں وہاں بوسیدہ لباس اور پرانے جوتوں کے سوا کچھ بھی نہ ملا۔ سلطان نے جب ایازؒ سے ان کپڑوں اور پرانے جوتوں کے بارے میں پوچھا تو آپؒ نے جواب دیا کہ یہ میری غلامی کے دور کی ہیں، جنہیں دیکھ کر میں اپنی اوقات یاد رکھتا ہوں اور خود کو تکبر میں مبتلا نہیں ہونے دیتا۔

حضرت ایازؒ (وفات 449ھ/ 1058ء)، سلطان محمود غزنویؒ کے خادم خاص تھے۔ زہد و تقویٰ میں اپنی مثال آپ تھے۔ سلطان نے آپؒ کو لاہور کا صوبیدار مقرر کیا تھا۔

102

اس قدر زاری کروں گا

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ روزِ محشر سب سے بڑی نعمت اللہ پاک کا دیدار ہوگا۔ اگر اللہ تعالیٰ اس دن مجھے اپنا دیدار نہ کرائے گا تو میں اس قدر آہ وزاری کروں گا کہ اسے سن کر اہلِ دوزخ بھی اپنا عذاب بھول جائیں گے۔

اللہ پاک کا دیدار جنت میں داخل ہونے سے بھی افضل ہے۔ ہر صوفی کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہو۔ حضرت بایزیدؒ اللہ پاک کے سچے اور لاڈلے عاشق تھے۔ وہ اسی محبت اور اعتماد کا اظہار کر رہے تھے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/ 874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

103

نظر اپنی اپنی خیال اپنا اپنا

شیخ ابو طاہر حرمیؒ ایک دن اپنے گدھے پر سوار ہو کر بازار جا رہے تھے۔ مرید نے گدھے کی لگام پکڑ رکھی تھی۔ ایک شخص شیخ کو دیکھ کر پکارا: زندیق (کافر) پیر آ رہا ہے۔ جب مرید نے یہ آواز سنی تو عقیدت مندی کی غیرت کے سبب اس ملامت کرنے والے کو مارنے لگا۔ اس پر تمام بازار والے حرکت میں آ گئے۔ شیخ ابو طاہرؒ نے مرید سے کہا کہ اگر تو خاموش رہے تو میں تجھے ایک ایسی چیز سکھاؤں گا کہ تو اس ساری تکلیف سے محفوظ رہے گا۔ مرید خاموش ہو گیا۔ جب شیخ اپنی قیام گاہ پر پہنچے تو مرید سے فرمایا کہ وہ صندوق اٹھا لاؤ۔ مرید صندوق اٹھا لایا۔ اس میں خطوط تھے۔ شیخ نے وہ نکال کر مرید کے سامنے رکھ دیے اور فرمایا: غور سے دیکھو! ان میں سے کسی نے مجھے شیخ الاسلام تو کسی نے شیخ الحرمین لکھا ہے۔ ہر ایک نے اپنے اعتقاد کے مطابق مجھے لقب دیا ہے۔ ہمیں اچھے لقب سے نہ تو خوش ہونا چاہیے اور نہ ہی برے لقب سے پریشان ہونا چاہیے۔

104

بادشاہ کے تاج کا موتی

حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ بارش کا قطرہ جب بادل سے ٹپکا تو دریا کی وسعت دیکھ کر شرما گیا اور خود کو حقیر سمجھنے لگا۔ اللہ پاک کو اس کی عاجزی پسند آ گئی۔ سیپ نے اپنا منہ کھولا تو یہ قطرہ اس کے منہ میں چلا گیا اور قدرت نے پانی کے اس قطرہ کو بادشاہ کے تاج کا موتی بنا دیا۔ عاجز سربلند اور متکبر سرنگوں کر دیا جاتا ہے۔ تکبر اللہ پاک کی ذات کو زیب دیتا ہے۔

مصلح الدین شیخ سعدیؒ (وفات 691ھ/ 1291ء) بہت بڑے معلم اور صوفی تھے۔ آپؒ ایران کے شہر شیراز میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے شیرازی کہلائے۔ آپؒ کی کتابیں گلستان اور بوستان معروف ہیں۔ آپؒ نے متعدد ممالک کی سیاحت کی۔ اسی سیاحت کے دوران صوفیا سے تربیت بھی پائی اور صلیبی جنگوں میں بھی شریک ہوئے۔

105

تم مجھ سے بہتر ہو

ایک شخص بیس سال سے با جماعت نماز نہیں پڑھ رہا تھا اور نہ ہی کسی سے ملتا تھا۔ حضرت حسن بصریؒ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے پوچھا کہ آپ با جماعت نماز کیوں نہیں ادا کرتے۔ اس نے عرض کیا کہ مجھے اس سوال سے معاف رکھو۔ مجھے فرصت نہیں ہے۔ آپؒ نے پوچھا: کس عمل میں مصروف ہو۔ اس نے جواب دیا کہ ہر سانس میں مجھے نعمت ملتی ہے اور ہر سانس میں مجھ سے گناہ ہوتا ہے۔ میں اس نعمت اور معصیت (گناہ) میں مصروف ہوں۔ آپؒ نے فرمایا: خدا کی قسم! تم مجھ سے بہتر ہو۔

اللہ پاک کی ہر نعمت پر شکر واجب ہے۔ خوف خدا سے خود کو برا خیال کرنے والا شخص عظیم ہوتا ہے۔ اللہ پاک نے نفس لوامہ (گناہ پر ملامت کرنے والا) کی قسم کھائی ہے۔

حضرت حسن بصریؒ (وفات 110ھ/ 728ء) کا شمار عظیم تابعین میں ہوتا ہے۔ آپؒ ۲۱ ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت (دودھ پینے) کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے تربیت پائی۔

106

بستیاں برباد ہوتی رہتی ہیں

ایک دفعہ کسی نے جنگل میں حضرت ابراہیم بن ادھمؒ سے پوچھا کہ آبادی (بستی) کس طرف ہے؟ آپؒ اسے قبرستان کی طرف لے گئے۔ اس نے کہا کہ آپؒ مجھ سے مذاق کرتے ہیں۔ آپؒ نے فرمایا: اصل آبادی تو قبرستان ہے کہ ہر روز آباد ہوتا ہے اور جو وہاں جاتا ہے واپس نہیں آتا۔ بستیاں برباد ہوتی رہتی ہیں۔

حضرت ابواسحاق ابراہیم بن ادھمؒ (وفات 165ھ/ 782ء) بلخ (افغانستان) کے حکمران تھے جنہوں نے حکمرانی چھوڑ کر درویشی اختیار کرلی تھی۔ آپؒ مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے اور حضرت فضیل بن عیاضؒ سے تربیت پائی۔

107

ہمارے دوست کو ٹاٹ میں کیوں دفن کیا؟

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کا ایک غلام تھا جس کے متعلق کسی نے آپؒ سے کہا کہ وہ کفن چور ہے۔ یہ سن کر آپؒ بہت غمگین ہوئے اور تصدیق کرنا چاہی۔ ایک رات آپؒ اس کے پیچھے پیچھے قبرستان گئے۔ دیکھا کہ غلام نے ایک قبر کھودی، جس میں محراب تھی۔ اس میں وہ نماز کے لیے کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے گلے میں ٹاٹ کی دری ڈالی اور سجدے میں گر کر رونے لگا۔ اس کے بعد قبر بند کی اور آ کر مسجد میں صبح کی نماز پڑھنے کے بعد دعا کی: اے رب! اب دن چڑھ گیا ہے۔ میرا آقا مجھ سے کام مانگے گا۔ تو میری عزت رکھنا۔ یہ حالت دیکھ کر آپؒ بے تاب ہو گئے۔ فوراً غلام کو پیار کیا اور کہا کہ اے کاش! تو آقا اور میں تیرا غلام ہوتا۔ یہ دیکھ کر اس غلام نے دعا کی: اے رب! میرا راز ظاہر ہو گیا ہے۔ اب اس دنیا میں میرا زندہ رہنا مناسب نہیں۔ ابھی دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ اس کی روح پرواز کر گئی۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ بہت غمگین ہوئے اور غلام کو اسی ٹاٹ میں دفن کر دیا۔ رات کو آپؒ نے خواب دیکھا کہ جناب حضور نبی پاک ﷺ اور سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اے عبداللہ! تو نے ہمارے دوست کو ٹاٹ میں کیوں دفن کیا؟

امام، زاہد، محدث اور یکتائے روزگار حضرت عبداللہ بن مبارکؒ (وفات 181ھ/ 797ء) مرو (ترکمانستان) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کا شمار تبع تابعین میں ہوتا ہے۔

108

اپنی جیب سے ایک رقعہ نکال کر دیکھا

شیخ ابونصر سراجؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک فقیر خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ طواف مکمل کرنے کے بعد اس نے اپنی جیب سے ایک رقعہ نکال کر دیکھا اور چل دیا۔ دوسرا دن آیا تو اس نے پھر وہی عمل کیا۔ میں نے کئی دن تک اسے ایسا ہی کرتے دیکھا۔ ایک دن اس نے طواف کر کے اپنی جیب سے رقعہ نکالا، دیکھا، گرا اور وفات پا گیا۔ میں نے جب وہ رقعہ دیکھا تو اس پر یہ آیت لکھی ہوئی تھی:

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ.

(سورۃ الطور، آیت:48)

(اپنے رب کا فیصلہ آنے تک صبر کرو، تم ہماری نگاہ میں ہو۔ تم جب اٹھو تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو)

شیخ ابونصر سراج طوسیؒ (وفات 378ھ/988ء) ایران کے شہر طوس (مشہد) میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے طوسی کہلائے۔ آپؒ کو طاؤس الفقراء بھی کہا جاتا ہے۔ آپؒ کی تصنیف کتاب اللمع فی التصوف کو تصوف کی بہترین کتاب شمار کیا جاتا ہے۔

109

خداوند! تعجب یہ ہے

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں: اے میرے پروردگار! یہ کوئی تعجب کا مقام نہیں کہ میں عاجز، کمزور اور ضعیف ہونے کے باوجود تجھے دوست رکھتا ہوں بلکہ حیرانی کی بات تو یہ ہے کہ تو خالق، مالک، قادر اور بے پرواہ (صمد) ہو کر بھی مجھ سے محبت کرتا ہے۔

یہ کوئی کمال نہیں کہ انسان عظیم خالق و رازق خدا کی عبادت کرے۔ بندگی تو انسان کا شرف ہے اور یہ بھی اللہ پاک کے کرم سے ہی ممکن ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے کہ وہ کسی انسان کی طرف توجہ کرے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/ 874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

110

مہمان کی روٹی سائل کو دے دی

حضرت حسن بصریؒ ایک مرتبہ حضرت حبیب عجمیؒ کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت عجمیؒ کے ہاں جو کی ایک روٹی تھی۔ وہی مہمان حضرت بصریؒ کے سامنے رکھ دی۔ جب انہوں نے وہ روٹی کھانا شروع کی تو ایک مانگنے والا آ پہنچا۔ حضرت عجمیؒ نے وہ روٹی اٹھا کر اس سائل کو دے دی۔ اس پر حضرت بصریؒ نے فرمایا کہ آپؒ کو علم نہیں کہ مہمان کے سامنے سے چیز اٹھانا بری بات ہے۔ بہتر تھا کہ آدھی روٹی مہمان کے سامنے رہنے دیتے اور آدھی فقیر کو دے دیتے۔ یہ سن کر حضرت عجمیؒ خاموش رہے۔ کچھ ہی دیر بعد ایک شخص سر پر کھانے کا برتن رکھے ہوئے حاضر ہوا جس میں قسم قسم کے کھانے اور پانچ سو درہم بھی تھے۔ آپؒ نے وہ درہم تو غریبوں میں تقسیم کر دیے اور کھانا حضرت حسن بصریؒ کے سامنے رکھ دیا۔ حضرت حسنؒ کھانے سے فارغ ہوئے تو حضرت حبیبؒ نے عرض کیا: یا شیخ! علم کے ساتھ ساتھ یقین بھی ہونا چاہیے۔

حضرت حسن بصریؒ (وفات 110ھ/ 728ء) کا شمار عظیم تابعین میں ہوتا ہے۔ آپؒ 21 ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت (دودھ پینے) کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے تربیت پائی۔

111

دو کے بدلے بیس روٹیاں

حضرت رابعہ بصریؒ کے ہاں نو (9) فقیر آئے اور کھانا طلب کیا۔ آپؒ کے پاس دو روٹیاں تھیں۔ اس دوران ایک سائل نے آواز دی۔ آپؒ نے وہ دو روٹیاں اسے دے دیں۔ وہ فقیر بہت حیران ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد کسی کی ملازمہ روٹیاں لے کر آئی۔ آپؒ نے گنتی کی تو اٹھارہ تھیں۔ آپؒ نے اس ملازمہ سے فرمایا کہ تو غلطی کر رہی ہے۔ یہ روٹیاں میری طرف نہیں بھیجی گئیں۔ پھر وہ ملازمہ دوبارہ روٹیاں لے کر آئی۔ جب گنی گئیں تو بیس تھیں۔ آپؒ نے وہ روٹیاں مہمانوں کے سامنے رکھ دیں۔

مہمانوں نے پوچھا کہ یہ کیا قصہ ہے؟ حضرت رابعہؒ نے جواب دیا کہ جب تم آئے تو مجھے اندازہ تھا کہ یہ دو روٹیاں ناکافی ہیں۔ اس لیے میں نے وہ سائل کو دے دیں اور اللہ پاک سے دعا فرمائی: اے اللہ پاک تو ایک کے بدلے دس دیتا ہے۔ اس لیے دو کے بدلے میں بیس عطا فرما۔ اس لیے جب اٹھارہ روٹیاں آئیں تو میں سمجھ گئی کہ میری طرف نہیں بھیجی گئیں۔ اس لیے میں نے واپس کر دیں۔ دوسری بار بیس پوری تھیں تو میں نے رکھ لیں۔

حضرت بی بی رابعہ بصریؒ (وفات 180ھ/ 801ء) عراق کے شہر بصرہ میں پیدا ہوئیں اور اسی نسبت سے بصری کہلائیں۔ حضرت حسن بصریؒ، آپؒ کے مرشد تھے۔ آپؒ ساری زندگی معبودِ حقیقی کی یاد اور محبت میں محو رہیں۔

112

پناہ گزیں اب تیرے حوالے

حضرت فضیل بن عیاضؒ کی وفات کے وقت آپؒ کی دو بیٹیاں زندہ تھیں۔آپؒ نے بیوی کو وصیت فرمائی کہ میرے کفن و دفن کے بعد ان لڑکیوں کو جبل ابوقبیس (بیت اللہ کے پاس ایک پہاڑ) پر لے جانا اور آسمان کی طرف منہ کر کے کہنا: اے اللہ پاک! فضیل نے ان کو اپنی پناہ میں رکھا۔اب تو نے اسے قبر میں قید کر دیا ہے تو وہ ان پناہ گزینوں کو واپس تیرے حوالے کرتا ہے۔آپؒ کی بیوی نے ایسا ہی کیا۔ابھی آپؒ کی بیوی یہ مناجات کر ہی رہی تھی کہ وہاں سے یمن کے امیر کا گزر ہوا۔اس نے یہ حال جان کر لڑکیوں کو اپنی کفالت میں لے لیا اور لڑکیوں کی خوشی سے ان کا نکاح اپنے دونوں بیٹوں سے کر دیا۔

حضرت فضیل بن عیاضؒ (وفات 187ھ/ 803ء) عظیم صوفی تھے۔آپؒ مشائخ کے پیشوا، راہ طریقت کے ہادی، ولایت و ہدایت کے مہر منور اور ریاضت کے اعتبار سے اپنے دور کے شیخ کامل تھے۔آپؒ سینکڑوں علما و صوفیا کے استاد تھے۔

113

یہ سخت کفر ہے

حضرت شفیق بلخیؒ کے ایک شاگرد نے حج کا ارادہ کیا۔ آپؒ نے فرمایا کہ پہلے بسطام (ایران) جا کر حضرت بایزید بسطامیؒ سے ملنا۔ وہ حکم کے مطابق آپؒ کی خدمت میں پہنچا تو بایزید بسطامیؒ نے پوچھا: تیرا شیخ کون ہے؟ اس نے عرض کیا: حضرت شفیق بلخیؒ۔ پوچھا وہ کیا کرتے ہیں؟ شاگرد نے عرض کیا: وہ مخلوق سے فارغ ہو کر توکل کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اگر آسمان بارش نہ برسائے، زمین پر گھاس نہ اُگے اور تمام مخلوق میرا عیال (خاندان) ہو، تب بھی میں توکل سے نہیں پھروں گا۔ آپؒ نے یہ سن کر فرمایا: یہ تو سخت کفر ہے۔ واپس جا کر اپنے مرشد سے کہہ دینا کہ محض دو روٹیوں کے عوض اللہ پاک کو نہ آزمائے۔ یہ سن کر مرید واپس چلا گیا اور جا کر حضرت شفیق بلخیؒ کو حال سنایا۔ حضرت شفیق بلخیؒ نے یہ سن کر اپنی اصلاح فرمالی۔

حضرت شفیق بلخیؒ (وفات 194ھ/ 810ء) بلخ (افغانستان) میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بلخی کہلائے۔ خراسانی سلسلے کے ابتدائی صوفیائے کرامؒ میں شمار ہونے والے یہ درویش امام ابو یوسفؒ کے اصحاب میں سے تھے۔

114

روزی دینے والا تو یہیں ہے

حضرت حاتم اصمؒ جب جہاد پر جانے لگے تو بیوی سے پوچھا کہ تجھے کتنا خرچہ دوں؟ اس نیک بخت نے جواب دیا کہ جتنی میری زندگی ہے۔ آپؒ نے فرمایا: تمہاری زندگی تو میرے ہاتھ میں نہیں۔ بیوی نے کہا تو پھر میری روزی بھی آپؒ کے ہاتھ میں نہیں۔ آپؒ جہاد پر چلے گئے۔ تو اس کے بعد ایک بوڑھیا نے آپؒ کی بیوی سے پوچھا کہ حاتمؒ تمہارے لیے کس قدر روزی چھوڑ گیا ہے؟ بیوی نے جواب دیا کھانے والا چلا گیا۔ دینے والا یہیں ہے۔ عظیم لوگوں کی بیویاں بھی عظیم تھیں۔ ماشاءاللہ! کیا توکل تھا۔

عظیم صوفی حضرت حاتم اصمؒ (وفات 237ھ/ 851ء) جن کا تعلق خراسان کے مشائخ سے تھا، بلخ (افغانستان) کے رہائشی تھے۔ آپؒ نے حضرت شفیق بلخیؒ سے سلوک کی منازل طے فرمائیں۔

115

آپ کھاتے کہاں سے ہیں؟

حضرت بایزید بسطامیؒ نے ایک بار ایک سفر میں امام کے پیچھے نماز ادا کی۔ نماز کے بعد امام صاحب سے ملاقات ہوئی۔ گفتگو کے دوران امام صاحب نے پوچھا: آپؒ کیا کام کرتے ہیں۔ فرمایا کچھ نہیں کرتا۔ امام صاحب نے کہا آپؒ نہ کوئی کام کرتے ہیں اور نہ ہی کسی سے کچھ لیتے ہیں۔ پھر کھاتے کہاں سے ہیں؟ آپؒ نے فرمایا: مجھے پہلے نماز کی قضا کرنے دو کہ ایسے شخص کی اقتداء میں نماز جائز نہیں جو روزی دینے والے کو نہیں جانتا۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/ 874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

116

چوری تو تیرے ہاں سے ہوئی

حضرت ابن طاؤس یمانیؒ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک اعرابی اپنی سواری کے ساتھ آیا اور اسے بٹھا کر باندھ دیا۔ پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر دعا مانگی کہ اے اللہ پاک یہ سواری اور جو کچھ اس کے اوپر ہے تیرے حوالے ہے یہاں تک کہ میں واپس آجاؤں۔ اس کے بعد وہ چلا گیا۔ پھر مسجد حرام میں داخل ہو گیا۔ جب باہر آیا تو سواری اور اس پر لدا ہوا سامان چوری ہو چکا تھا۔ اس آدمی نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہا: اے اللہ پاک مجھ سے کچھ نہیں چوری ہوا، چوری تو تیرے ہاں سے ہوئی ہے۔

حضرت ابن طاؤسؒ فرماتے ہیں کہ ہم اس اعرابی کے ساتھ موجود تھے کہ ہم نے ابوقبیس کے پہاڑ سے ایک آدمی کو اترتے ہوئے دیکھا۔ وہ بائیں ہاتھ سے اونٹ کی مہار پکڑ کر اسے لا رہا تھا اور اس کا کٹا ہوا دایاں ہاتھ گردن سے لٹک رہا تھا۔ وہ شخص اعرابی کے پاس آکر کہنے لگا، اپنی سواری اور سامان لے لیجئے۔ حضرت ابن طاؤسؒ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے ماجرا پوچھا تو وہ بولا کہ ابوقبیس پہاڑ پر مجھے ایک سوار ملا جو سیاہ و سفید رنگ کی سواری پر تھا۔ اس نے کہا: اے چور! اپنا ہاتھ آگے بڑھا۔ اعرابی نے کہا کہ میں نے ہاتھ آگے بڑھایا تو اس نے اسے کاٹ کر میری گردن میں لٹکا دیا اور کہا: پہاڑ سے اتر اور سواری اور ساز و سامان اعرابی کے حوالے کر دے۔

117

کسی دوسری طرف توجہ نہ کرے

حضرت ابراہیم خواصؒ فرماتے ہیں کہ سفر شام کے دوران میں ایک بااخلاق نوجوان ملا۔ مجھ سے کہنے لگا کہ وہ میری صحبت میں رہنا چاہتا ہے۔ میں نے کہا کہ میں تو کبھی کبھی بھوکا بھی رہتا ہوں۔ کہنے لگا کہ اگر تو بھوکا رہے گا تو میں بھی بھوکا رہوں گا۔ کچھ وقت اسی طرح گزر گیا۔ اس کے بعد ہمارے پاس کہیں سے کوئی چیز آئی تو میں نے اس سے کہا کہ آؤ کھالو۔ اس نے جواب دیا کہ میں تو عہد کر چکا ہوں کہ کسی کے ذریعے سے کوئی چیز نہیں لوں گا۔ میں نے کہا کہ اے بچے! تو نے تو بہت باریک بات کی ہے۔ کہنے لگا کہ اے ابراہیمؒ! میری جھوٹی تعریف نہ کر کیونکہ پرکھنے والا توکل کو خوب جانتا ہے۔ پھر کہنے لگا: توکل کا کمتر درجہ یہ ہے کہ فاقہ پر فاقہ بھی آئے تو دل اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف توجہ نہ کرے۔

حضرت ابواسحاق ابراہیم خواصؒ (وفات 291ھ/ 904ء) ایران کے شہر رے میں پیدا ہوئے۔ آپؒ حضرت جنید بغدادیؒ اور ابوالحسن نوریؒ کے ہمعصر تھے۔

118

میرا آقا امیر آدمی ہے

حضرت شفیق بلخیؒ کے زمانے میں ایک دفعہ قحط پڑ گیا۔ تمام لوگ قحط سے پریشان حال تھے۔ آپؒ نے ایک غلام کو دیکھا جو بڑا خوش خوش پھر رہا تھا۔ حضرت شفیق بلخیؒ نے دیکھ کر پوچھا: لوگ بھوک سے مر رہے ہیں اور تم خوش پھر رہے ہو؟ غلام نے عرض کیا: مجھے اس کی کیا فکر۔ میرا آقا امیر آدمی ہے۔ بہت سا غلہ اس کے پاس موجود ہے۔ یہ سن کر آپؒ کے دل پر چوٹ لگی اور خداوند عالم کے حضور عرض گزار ہوئے: اے میرے پروردگار! ایک غلام ایک محتاج آقا پر اس قدر ناز کرتا ہے تو تیری ذات بابرکات پر جس قدر بھی ناز کیا جائے، کم ہے۔

حضرت شفیق بلخیؒ (وفات 194ھ/ 810ء) بلخ (افغانستان) میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بلخی کہلائے۔ خراسانی سلسلے کے ابتدائی صوفیائے کرامؒ میں شمار ہونے والے یہ درویش امام ابو یوسفؒ کے اصحاب میں سے تھے۔

119

تم میرے بیٹے بن جاؤ

ایک آدمی مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک لڑکا نہایت خشوع وخضوع سے نماز پڑھ رہا ہے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس نے لڑکے سے پوچھا: تم کس کے بیٹے ہو؟ لڑکے نے جواب دیا کہ میرے ماں باپ دونوں وفات پا چکے ہیں۔ اس آدمی نے کہا: تم میرے بیٹے بن جاؤ؟ لڑکے نے پوچھا کہ اگر میں بھوکا ہوں تو کھانا کھلاؤ گے؟ اس آدمی نے جواب دیا: ہاں۔ سوال کیا اگر میں ننگا ہوں تو کپڑے پہناؤ گے؟ اس نے جواب دیا کہ ہاں۔ لڑکے نے پوچھا کہ اگر میں بیمار ہو جاؤں تو مجھے شفا دو گے؟ اس آدمی نے کہا: یہ تو میرے اختیار میں نہیں ہے۔ لڑکے نے پوچھا اگر مر جاؤں تو مجھے زندہ کر دو گے؟ اس آدمی نے جواب دیا کہ یہ اختیار تو مخلوق میں کسی کو بھی حاصل نہیں۔ تب لڑکے نے جواب دیا: تو پھر مجھے اس ذات پر بھروسہ کرنے دیجیے جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ وہی مجھے ہدایت دے گا جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ بیمار ہوتا ہوں تو شفا دیتا ہے۔ جس کی ذات سے مجھے پوری امید ہے کہ کل قیامت کے دن میرے گناہوں کو بخش دے گا۔

120

شکایت کی پٹی

ایک دفعہ حضرت رابعہ بصریؒ نے ایک آدمی کو سر پر پٹی باندھے ہوئے دیکھ کر سبب پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔ آپؒ نے پوچھا کہ تیری عمر کتنی ہے؟ اس نے کہا: تیس سال۔ پھر پوچھا کہ اس تیس سال کے عرصے میں کبھی بیمار بھی ہوئے یا صحت مند ہی رہے؟ اس نے کہا کہ صحت مند رہا۔ پھر آپؒ نے فرمایا کہ تو نے تیس سال کے عرصے میں تندرستی کے شکر کی پٹی تو نہ باندھی لیکن صرف ایک دن کی بیماری میں شکایت کی پٹی باندھ لی۔

حضرت بی بی رابعہ بصریؒ (وفات 180ھ/ 801ء) عراق کے شہر بصرہ میں پیدا ہوئیں اور اسی نسبت سے بصری کہلائیں۔ حضرت حسن بصریؒ، آپؒ کے مرشد تھے۔ آپؒ ساری زندگی معبودِ حقیقی کی یاد اور محبت میں محو رہیں۔

121

طریقت اس غلام سے سیکھنی چاہیے

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ ایک دفعہ موسم سرما میں نیشاپور (ایران) کے بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک غلام کو دیکھا جس نے صرف ایک کرتہ پہنے سردی سے کانپ رہا تھا۔ آپؒ نے کہا کہ تو اپنے آقا کو کیوں نہیں کہتا کہ تجھے کو سردی سے بچنے کے لیے کپڑے بنوا دے۔ اس غلام نے جواب دیا: جب آقا دیکھ رہا ہے تو میں اسے کیا کہوں؟ یہ سن کر عبداللہ بن مبارکؒ نے فرمایا: طریقت اس غلام سے سیکھنی چاہیے۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ (وفات 181ھ/797ء) مرو (ترکمانستان) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کا شمار تبع تابعین میں ہوتا ہے۔

122

یہ حالت تو ہمارے کتوں کی بھی ہے

حضرت شفیق بلخیؒ کی حج کے دوران، حضرت ابراہیم بن ادھمؒ سے مکہ مکرمہ ملاقات ہوئی۔ حضرت ابراہیم بن ادھمؒ بلخ کے حکمران تھے جنہوں نے حکمرانی چھوڑ کر درویشی اختیار کر لی تھی۔ دونوں بزرگان نے شکر پر بات شروع کی۔ حضرت ابراہیم بن ادھمؒ نے فرمایا کہ اگر ہمیں کوئی چیز مل جاتی ہے تو شکر کرتے ہیں، نہیں ملتی تو صبر کرتے ہیں۔ حضرت شفیق بلخیؒ نے فرمایا: یہ حالت تو ہمارے شہر کے کتوں کی بھی ہے۔ اگر کچھ مل جائے تو دم ہلاتے ہیں نہ ملے تو صبر کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیم ابن ادھمؒ نے عرض کیا: پھر آپؒ کا کیا طریقہ ہے؟ حضرت شفیق بلخیؒ نے جواب دیا: اگر کچھ مل جائے تو خیرات کرتے ہیں نہ ملے تو شکر کرتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت ابراہیم بن ادھمؒ نے آپؒ کی پیشانی مبارک کو چوم لیا اور عرض کیا: آپؒ میرے استاد ہیں۔

حضرت شفیق بلخیؒ (وفات 194ھ/ 810ء) بلخ (افغانستان) میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بلخی کہلائے۔ خراسانی سلسلے کے ابتدائی صوفیائے کرامؒ میں شمار ہونے والے یہ درویش امام ابو یوسفؒ کے اصحاب میں سے تھے۔

123

مجھ کو شرم آئی

حضرت سری سقطیؒ ایک دن صبر کے متعلق وعظ فرما رہے تھے کہ اس دوران بچھو نے کئی بار ڈنگ مارا۔ جب لوگوں کو معلوم ہوا تو پوچھا کہ حضرت آپؒ نے بچھو کو ہٹایا کیوں نہیں؟ فرمایا کہ مجھے کو شرم آ گئی کہ بیان تو صبر کا ہو اور عمل اس کے خلاف۔ یہ خواص کا معاملہ ہے۔ عوام الناس کو ایسے موقع پر محتاط رویہ اختیار کرنا چاہیے، بچنا چاہیے۔

حضرت سری سقطیؒ (وفات 253ھ/ 867ء) بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے سلوک کی منازل شیخ معروف کرخیؒ کے زیر سایہ طے کیں۔ عراق کے صوفیا کی اکثریت آپؒ سے نسبت رکھتی ہے۔ حضرت جنید بغدادیؒ، آپؒ کے بھانجے اور خلیفہ تھے۔ آپؒ بغداد کے پہلے صوفی تھے جنہوں نے تصوف کو توحید کی زبان میں بیان فرمایا۔

124

تو نے اس بچھو کو کیوں نہ ہٹایا؟

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ میں نے لڑکپن میں ایک عابدہ دیکھی۔ دورانِ نماز بچھو نے اسے چالیس مرتبہ کاٹا۔ نماز سے فارغ ہوئی تو میں نے پوچھا: آپؒ نے بچھو کو کیوں نہ ہٹایا؟ اس نیک خاتون نے جواب دیا کہ بیٹا! تو نہیں سمجھتا۔ یہ کیسے ہوسکتا تھا کہ حق تعالیٰ کا کام کرتے ہوئے میں اپنے کام کی طرف رجوع کر لیتی۔ یہ ایک خاص حالت کا اظہار ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ (وفات 181ھ/797ء) مرو (ترکمانستان) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کا شمار تبع تابعین میں ہوتا ہے۔

سوئی، دھاگہ اور لوٹا

حضرت ابراہیم خواصؒ توکل پر خاص یقین رکھتے تھے اور اس بارے میں گہری باتیں کیا کرتے تھے۔ اس کے باوجود اپنے ساتھ ہمیشہ سوئی، دھاگہ، لوٹا اور قینچی رکھتے تھے۔ کسی نے کہا کہ اے ابو اسحاقؒ! (آپؒ کی کنیت) آپؒ تو ہر چیز سے خود کو روکتے ہیں، پھر یہ چیزیں کیوں اٹھائے پھرتے ہیں؟ فرمایا: اس قسم کی چیزوں سے توکل میں کوئی فرق نہیں آتا۔ کیونکہ ہمارے ذمہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرائض ہیں اور فقیر کے پاس صرف ایک کپڑا ہوتا ہے۔ بسا اوقات یہ پھٹ جاتا ہے پاس سوئی دھاگہ نہ ہو تو ستر کھل جانے کا اندیشہ ہے، جس سے نماز خراب ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر لوٹا نہ ہو تو طہارت خراب ہونے پر پاکی کیسے حاصل کی جا سکتی ہے؟ یہ توکل کا خاص مفہوم ہے۔ وسائل نہیں چھوڑنے مگر بھروسہ صرف اللہ پاک پر کرنا ہے۔

حضرت ابو اسحاق ابراہیم خواصؒ (وفات 291ھ/ 904ء) ایران کے شہر رے میں پیدا ہوئے۔ آپؒ حضرت جنید بغدادیؒ اور ابوالحسن نوریؒ کے ہمعصر تھے۔

126

اگر تم میرے دوست ہوتے

حضرت ابوبکر شبلیؒ شفا خانے میں داخل تھے اس دوران کچھ لوگ زیارت اور عیادت کے لیے آئے۔ آپؒ نے فرمایا تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا آپؒ کے دوست ہیں۔ آپؒ نے تلخ باتیں کیں تو سب بھاگ گئے۔ آپؒ نے فرمایا: اگر تم میرے دوست ہوتے تو نہ بھاگتے بلکہ میری اس زیادتی پر صبر کرتے۔ دوست تو دوست کی دی ہوئی تکلیف سے نہیں بھاگتا۔

شیخ ابوبکر شبلیؒ (وفات 334ھ/945ء) بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے شیخ جنید بغدادیؒ سے سلوک کی منازل طے کیں اور ان کے خلیفہ مقرر ہوئے۔

127

ایک ہی بات کہتے رہے

حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے دور میں قرآن پاک کے مخلوق یا غیر مخلوق ہونے کا مسئلہ پیدا ہوا۔ حکومت نے یہ مؤقف سختی سے اپنا لیا کہ قرآن مجید مخلوق ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ کو قید کر کے بغداد لایا گیا۔ آپؒ کو جب سزا کے لیے عباسی خلیفہ معتصم باللہ کے سامنے پیش کیا گیا تو معتصم نے آپؒ کو عقیدۂ خلق قرآن اختیار کرنے کی دعوت دی۔ اس مقصد کے لیے درباری علما نے ان سے بحث بھی کی۔ آپؒ اپنے مخالفین کی ساری دلیلوں کے جواب میں ایک ہی بات کہتے رہے کہ تم اپنی بات کے حق میں کتاب وسنت سے کوئی دلیل پیش کرو تو میں مان لوں گا۔ آپؒ کی یہ استقامت دیکھ کر خلیفہ معتصم باللہ نے جلادوں کو یہ حکم دیا کہ وہ حضرت امام احمد حنبلؒ کو کوڑے لگائیں۔ ایک جلاد دو کوڑے پوری قوت سے لگا کر پیچھے ہٹ جاتا پھر نیا جلاد آ کر یہ کرتا۔ آپؒ پر غشی طاری ہو جاتی۔ جب کوڑے لگانے بند کر دیے جاتے تو ہوش میں آ جاتے۔ آخر کار مار کی شدت سے تکلیف کا احساس تک ختم ہو گیا۔ اس سے خلیفہ خوف زدہ ہو گیا اور اس نے رہائی کا فرمان جاری کر دیا۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ (وفات 241ھ/ 855ء) بغداد میں پیدا ہوئے اور امام ابو یوسفؒ اور امام شافعیؒ جیسے عظیم اساتذہ سے علم دین حاصل کیا۔

128

تجھ سے صبر نہیں ہوسکتا؟

حضرت مالک بن دینارؒ کے دل میں موت کے وقت اس بات کی خواہش پیدا ہوئی کہ شہد اور دودھ میں گرم روٹی ڈال کر ثرید بنا کر کھاؤں۔ آپؒ نے خادم کو حکم دیا تو وہ کہیں سے یہ سب کچھ تیار کر کے لے آیا۔ آپؒ کچھ دیر تک خالی نگاہوں سے ان چیزوں کی طرف دیکھتے رہے اور فرمایا: اے نفس تو نے تیس برس تک مسلسل صبر کیا ہے۔ کیا عمر کے اس آخری لمحہ میں تجھ سے صبر نہیں ہوسکتا؟ یہ فرماتے ہوئے آپؒ نے پیالے کو دور کر دیا اور وصال فرما گئے۔

صوفیائے کرامؒ میں ایسا معاملہ خاص حالات اور کیفیات کے زیر اثر ہوتا ہے۔ یہ شرعی اصول نہیں ہے۔ اسلام میں اللہ پاک کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔

حضرت مالک بن دینارؒ (وفات 130ھ/ 748ء) ایک تابعی ہیں۔ کوفہ (عراق) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے سلوک کی تربیت حضرت حسن بصریؒ سے حاصل کی اور آپؒ سے بہت سے صوفیا نے فیض پایا۔

129

اس لیے دونوں مرتبہ شکرادا کیا

حضرت امام ابوحنیفہؒ کپڑے کے بڑے سوداگر تھے۔ایک دفعہ آپؒ کے ملازم نے بتایا کہ آپؒ کے تجارتی سامان کو لانے والا جہاز سمندر میں ڈوب گیا ہے،جس سے کروڑوں کا نقصان ہونے کا خدشہ ہے۔امام ابوحنیفہؒ تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر کہا کہ اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔کچھ عرصہ بعد خبر آئی جو جہاز ڈوبا تھا وہ امام ابوحنیفہؒ کا نہیں بلکہ دوسرے سوداگر کا تھا۔آپؒ کا جہاز ساحل پر لگ گیا ہے اور بہت نفع ہوا ہے۔امام ابوحنیفہؒ نے کہا: یا اللہ تیرا شکر ہے۔میں ہر حال میں تیرے فیصلوں سے خوش اور راضی ہوں۔ملازم نے پوچھا، جہاز ڈوبنے کی خبر پر شکر کرنے کا کیا مطلب ہے؟ امام اعظمؒ نے فرمایا: میں نے دونوں دفعہ اپنے دل میں دیکھا، دل نے کہا اللہ تعالیٰ کا مال تھا، اس نے لے لیا۔دوسری مرتبہ جب جہاز کے ساحل پر لگ جانے اور نفع کی خبر ملی،تو بھی دل نے کہا: اس کا مال ہے۔اللہ تعالیٰ نے چاہا تو نفع ہو گیا۔اس لیے دونوں مرتبہ میں نے شکر ادا کیا ہے کہ دل خدا کے ساتھ رہا اور حالت غیر نہ ہوئی۔

فقہ حنفی کے بانی امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ (وفات 150ھ/ 767ء) عالم دین، مجتہد اور اسلامی قانون کے اولین مدون تھے۔آپؒ کا شمار تابعین کرامؒ میں ہوتا ہے۔

130

اگر زنار تمہاری کمر میں ڈال دیا جاتا؟

کسی صوفی کے دوست کو بادشاہ نے قید کر دیا۔ اس قیدی دوست نے صوفی کو مطلع کیا تو صوفی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ اسے مارا گیا تو اس نے پھر خط لکھا۔ صوفی نے جواب دیا کہ اللہ پاک کا شکر ادا کرو۔ پیٹ کی بیماری میں مبتلا ایک مجوسی کو اس کے ساتھ رکھا گیا۔ اس کی بیڑی کا ایک حلقہ اس کی بیڑی میں ڈال دیا گیا اور دوسرا مجوسی کے پاؤں میں۔ مجوسی رات کو کئی بار اٹھتا اور اس شخص کو مجوسی کے فارغ ہونے تک اس کے پاس کھڑا ہونا پڑتا۔ اب اس نے پھر اپنے صوفی دوست کو لکھا تو اس نے وہی جواب دیا۔ اس نے کہا: آپ کب تک مجھ سے یہ بات کہتے رہیں گے۔ اس سے بڑھ کر کیا مصیبت ہو سکتی ہے؟ صوفی نے جواب دیا کہ اگر یہ زنار (مجوسی مذہب کی نشانی) جو اس کی کمر میں ہے تمہاری کمر میں ڈال دیا جاتا جس طرح اس کے پاؤں کی بیڑیاں تمہارے پاؤں میں ڈالی گئی ہیں تو تم کیا کر لیتے؟

شکر ہے کہ اس نے صرف جسمانی تکلیف دی اور روحانی تکلیف میں مبتلا نہیں کیا۔

131

میں ریاضت کو فروخت نہیں کرتا

حضرت بایزید بسطامیؒ نے ایک بار فرمایا: اے خداوند! میں عمر بھر کی ریاضت کو فروخت نہیں کرتا۔ رات کی نمازیں پیش نہیں کرتا۔ عمر بھر کے روزوں پر بھروسہ نہیں کرتا۔ قرآن کریم کے ختم شمار نہیں کرتا۔ تجھے بخوبی علم ہے کہ ان باتوں پر مجھے ذرہ برابر بھی بھروسہ نہیں۔ جو کچھ بھی میں نے آج تک کیا ہے، اس پر شرمندہ ہوں۔ اطاعت کے گمان کی گرد کو میں نے صاف کر دیا ہے تو مجھ سے گناہ کی گرد کو جھاڑ دے۔

مومن کو اپنی عبادت و ریاضت پر فخر یا بھروسہ نہیں ہوتا۔ اس کو صرف اور صرف اللہ پاک کے فضل و کرم پر بھروسہ ہوتا ہے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/ 874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

132

چور سامان لے گیا

ایک شخص حضرت سہل بن عبداللہ تستریؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے گھر کا سامان چوری ہو گیا ہے۔ آپؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ چور صرف تمہارا مال لے گیا ہے۔ اس سے بہت بڑا نقصان بھی ہو سکتا تھا کہ شیطان تمہارے دل میں داخل ہوتا اور ایمان چوری کر لیتا۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستریؒ (وفات 283ھ/ 896ء) 203 ہجری کو ایران کے شہر تستر (موجودہ نام شوشتر) میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے تستری کہلائے۔ آپؒ نے اپنے ماموں شیخ محمد بن سمارؒ سے تربیت پائی۔

133

اس نے ہمیں اکٹھا کر دیا

ایک صوفی فرماتے ہیں کہ میں نے دوران سفر ایک بوڑھے کو عجیب حالت میں دیکھا۔ اس حالت کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ مجھے اپنی ابتدائی عمر میں اپنی چچازاد سے عشق تھا، اسے بھی مجھ سے محبت تھی۔ اتفاق سے وہ میرے نکاح میں آ گئی۔ شادی کی رات کو ہم دونوں نے فیصلہ کیا کہ آج رات ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے عبادت کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں اکٹھا کر دیا۔ ہم نے ساری رات نماز پڑھی۔ پھر بڑھیا کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اے فلانی کیا ایسا نہیں؟ بڑھیا نے کہا کہ آپ نے درست فرمایا۔

مومن ہر لمحہ اللہ پاک کا شکر کرتا ہے۔ ہر نعمت پر شکر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس نیک جوڑے کی محبت کی خواہش پوری کی تو اس نعمت پر انہوں نے ساری رات اللہ پاک کا شکر ادا کیا۔

134

جوتے نہیں، پاؤں تو ہیں

حضرت شیخ سعدی شیرازیؒ فرماتے ہیں کہ ایک سفر کے دوران سامان سفر ختم ہو گیا حتیٰ کہ جوتا تک نہ رہا۔ اس حال میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں دل میں شکوہ پیدا ہوا۔ نماز کے لیے کوفہ (عراق کا شہر) کی جامع مسجد میں گیا تو واپسی پر دیکھا کہ مسجد کی سیڑھیوں پر ایک آدمی بھیک مانگ رہا تھا، جس کے دونوں پاؤں نہیں تھے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور شکر کیا کہ اگر پاؤں میں جوتے نہیں ہیں تو کیا ہوا کم از کم پاؤں تو سلامت ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ پاؤں بھی نہ دیتا تو کیا حال ہوتا؟

انسان ان چیزوں کو دیکھتا ہے جو اس کے پاس نہیں ہیں۔ ہمیں ان چیزوں کی طرف بھی دیکھنا چاہیے جو موجود ہیں۔ یہ شکر کے لیے ضروری ہے۔

مصلح الدین شیخ سعدیؒ (وفات 691ھ/ 1291ء) بہت بڑے معلم اور صوفی تھے۔ آپؒ ایران کے شہر شیراز میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے شیرازی کہلائے۔ آپؒ کی کتابیں گلستان اور بوستان معروف ہیں۔ آپؒ نے متعدد ممالک کی سیاحت کی۔ اسی سیاحت کے دوران صوفیا سے تربیت بھی پائی اور صلیبی جنگوں میں بھی شریک ہوئے۔

135

آپ سے کچھ لینے نہیں آئے

ایک وفد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وفد میں سے ایک نوجوان کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ ہم کسی قسم کی لالچ، خوف یا شکوہ و شکایت کی غرض سے آپ کے پاس نہیں آئے بلکہ ہم تو صرف اس لیے حاضر ہوئے ہیں کہ زبان سے آپؒ کا شکریہ ادا کریں اور واپس چلے جائیں۔

حکمرانوں سے صرف لینا ہی جائز نہیں اگر کوئی عہدے دار اچھے کام کرے تو اس کی تعریف تحسین اور شکریہ بھی ضروری ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ (وفات 101ھ/720ء) بنوامیہ کے آٹھویں خلیفہ تھے جو اپنے زہد وتقویٰ اور نیک سیرتی کی وجہ سے پانچویں خلیفہ راشد کہلائے۔

136

انہیں یاد کرو جن کا کوئی ٹھکانہ نہیں

حضرت سلام بن ابی مطیع فرماتے ہیں کہ میں ایک مریض کی عیادت کے لیے گیا تو وہ چیخ و پکار کررہا تھا۔ میں نے اسے کہا! انہیں یاد کرو جو راستوں میں پڑے ہیں، انہیں یاد کرو جن کا کوئی ٹھکانہ نہیں اور نہ ہی کوئی ان کی دیکھ بھال کرنے والا ہے۔ حضرت سلام بن ابی مطیع فرماتے ہیں کہ بعد میں ایک بار پھر میں اس مریض کی عیادت کے لیے گیا تو وہ سرگوشی کے انداز میں خود سے کہہ رہا تھا! اے میرے نفس! انہیں یاد کر جو راستوں میں پڑے ہیں۔ انہیں یاد کر جن کا کوئی ٹھکانہ نہیں اور نہ ہی کوئی ان کی دیکھ بھال کرنے والا ہے۔

حضرت سلام بن ابی مطیع دوسری صدی ہجری میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ اپنے زمانے کے بہت بڑے محدث اور صوفی تھے۔ بصرہ میں قیام پذیر رہے۔

137

قلی بھی مجھ سے زیادہ سمجھدار ہے

حضرت بکر بن عبداللہ مزنیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک قلی (سامان اٹھانے والے) سے ملا وہ اس وقت وزن اٹھائے ہوئے تھا اور ساتھ ہی ساتھ الحمد للہ اور استغفر اللہ کا ورد کیے جا رہا تھا۔ جب اس نے اپنا بوجھ اتارا تو میں نے اس سے پوچھا: کیا تم اس سے اچھا کوئی کام نہیں کر سکتے؟ اس نے جواب دیا کیوں نہیں! میں اچھا کام کر سکتا ہوں، قرآن پاک پڑھا سکتا ہوں لیکن بندہ نعمت اور گناہ کے درمیان رہتا ہے، اس لیے میں اس کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہاں کا قلی (سامان اٹھانے والا) بھی مجھ سے زیادہ سمجھدار ہے۔

حضرت بکر بن عبداللہ مزنیؒ (وفات 180ھ/796ء) کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ آپؒ زہد و تقویٰ میں اپنی مثال آپ تھے۔

138

مجھے اپنی معرفت عطا فرمائی ہے

حضرت وہب بن منبہؒ ایک ایسے مصیبت زدہ شخص کے پاس سے گزرے جو نابینا تھا اور کوڑھ اور برص میں بھی مبتلا تھا۔ اس کا لباس بھی اچھا نہ تھا لیکن وہ اللہ پاک کی حمد وثنا (تعریف اور شکر) بیان کر رہا تھا۔ آپؒ کے ساتھ موجود شخص نے کہا کہ تیرے پاس کون سی نعمت باقی بچی ہے جس پر اللہ پاک کا شکر کر رہا ہے؟ وہ شخص بولا: ذرا اس شہر کے رہنے والوں کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھو۔ ان کی کثرت ملاحظہ کرو۔ کیا میں اس بات پر اللہ پاک کا شکر ادا نہ کروں کہ اس نے مجھے اپنی معرفت عطا کی ہے؟

حضرت وہب بن منبہؒ (وفات 114ھ/ 732ء) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت ۳۴ ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپؒ بڑے زاہد و متقی تابعین میں سے تھے۔ آپؒ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت ہمام بن منبہؒ کے چھوٹے بھائی تھے۔

139

ہر سانس پر دو شکر

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہر وقت نازل ہوتی رہتی ہیں۔اس لیے انسان کو ہر وقت اللہ پاک کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے کیونکہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔انسان کے سانس کا اندر جانا بھی ایک نعمت ہے کہ زندگی بڑھاتا ہے اور باہر آنا بھی ایک نعمت ہے کہ راحت دیتا ہے۔ اگر ہوا اندر نہ جائے تو موت ہے اور اگر باہر نہ آئے تو بھی موت ہے۔ایک سانس میں دو بڑی نعمتیں ہیں اور ہر نعمت پر شکر واجب ہے۔

مصلح الدین شیخ سعدیؒ (وفات 691ھ/ 1291ء) بہت بڑے معلم اور صوفی تھے۔آپؒ ایران کے شہر شیراز میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے شیرازی کہلائے۔آپؒ کی کتابیں گلستان اور بوستان معروف ہیں۔آپؒ نے متعدد ممالک کی سیاحت کی۔اسی سیاحت کے دوران صوفیا سے تربیت بھی پائی اور صلیبی جنگوں میں بھی شریک ہوئے۔

140

آگ کے سزاوار پر صرف راکھ

ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامیؒ عید کے دن حمام سے غسل کر کے نکلے۔ آپؒ گلی میں جا رہے تھے کہ کسی نے بے خبری میں ان کے سر پر بہت سی راکھ گرا دی۔ حضرت کا لباس، چہرہ، داڑھی مبارک اور سر کے بال راکھ آلود ہو گئے لیکن آپؒ کی پیشانی پر شکن تک نہ آئی۔ آپؒ نے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر کر بار بار اللہ پاک کا شکر ادا کیا اور فرمایا: جو آگ کا سزاوار تھا، اس پر صرف راکھ پھینکی گئی۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/ 874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

141

میں نے تمہیں آزاد کیا

ایک بزرگ کا واقعہ ہے کہ ان کا ایک خدمت گار ان کے لیے گرم چائے لا یا جو اس خدمت گار کی کوتاہی کی وجہ سے بزرگ کے پاؤں پر گر گئی اور پاؤں جل گیا۔ کرب و غصے کے عالم میں انہوں نے اس خدمت گار کی طرف دیکھا۔ وہ سخت پریشان و پشیمان تھا۔ اس نے موقع کی نزاکت سے قرآن مجید کا سہارا لیا اور یہ آیت مبارکہ پڑھی:

وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ (وہ غصہ پی جاتے ہیں)

بزرگ خاموش ہو گئے۔ چہرے سے کرب و غصے کی علامات ختم ہو گئیں۔ خدمت گار نے آیت مبارکہ کا اگلا جز پڑھا:

وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ (وہ لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں)

بزرگ نے فرمایا: جا! میں نے تمہیں معاف کر دیا۔ خادم نے آیت مبارکہ کا باقی حصہ تلاوت کیا:

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے)

بزرگ نے فرمایا کہ جاو! میں نے تمہیں آزاد کیا۔

142

آپ کو میری اصلیت معلوم ہوگئی

حضرت مالک بن دینارؒ کو ایک دفعہ ایک عورت نے ریاکار (دکھاوا کرنے والا) کہہ کر پکارا۔ آپؒ نے فرمایا: بیس سال ہوئے کسی نے مجھے میرے اصل نام سے مخاطب نہ کیا تھا۔ آپ کو میری اصلیت معلوم ہوگئی۔

مومن عاجز ہوتا ہے۔ اسے یہ فکر ہوتی ہے کہ اس کی زندگی صرف اور صرف اللہ پاک کے لیے ہو۔ اسے کبھی کبھار گمان ہوتا ہے کہ کہیں اس میں اخلاق کی کمی نہ ہو اور وہ دکھاوے کے لیے نہ کر رہا ہو۔

حضرت مالک بن دینارؒ (وفات 130ھ/ 748ء) پہلی صدی ہجری میں کوفہ (عراق) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے سلوک کی تربیت حضرت حسن بصریؒ سے حاصل کی۔ آپؒ سے بہت سے صوفیا نے فیض پایا۔

143

مزاج شریف کیسا ہے؟

حضرت محمد واسعؒ سے ایک دفعہ کسی شخص نے پوچھا کہ مزاج شریف کیسا ہے؟ آپؒ نے فرمایا: کہ اس شخص کا حال کیسا ہوگا جس کی عمر گھٹتی اور گناہ بڑھتے جا رہے ہوں۔

اللہ والوں کی زندگی امید اور خوف کے درمیان ہوتی ہے۔ انہیں گناہ کا احساس رہتا ہے۔ یہ احساس ان کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر مائل کرتا رہتا ہے۔

حضرت محمد واسعؒ بزرگ تابعی اور زاہد کامل تھے۔ آپؒ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے تربیت پائی۔

144

تم نے الفاظ کی درستی کا خیال رکھا

حضرت حبیب عجمیؒ کے عبادت خانے کے پاس سے ایک دن حضرت حسن بصریؒ گزرے۔ آپؒ نماز کی نیت کر چکے تھے۔ خواجہ حسن بصریؒ نے آپؒ کی غلط قرات سن کر علیحدہ نماز پڑھی۔ اس رات حضرت خواجہ حسن بصریؒ نے خواب میں اللہ پاک کی زیارت کی اور پوچھا: اے رب العالمین! تیری رضا کس میں ہے؟ جواب ملا کہ حسن نے میری رضا کو پالیا مگر اس کی قدر نہ کی۔ عرض کیا: وہ کیا؟ جواب ملا کہ حضرت حبیب عجمیؒ کے پیچھے نماز نہ پڑھنا۔ وہ ایک نماز تمہاری تمام نمازوں کا عوض ہو سکتی تھی۔ تم نے الفاظ کی درستی کا خیال رکھا نہ کہ نیت کی درستی کا۔

اس طرح کے واقعات صوفیا کے خاص روحانی تجربات ہوتے ہیں جو ان کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں۔

حضرت حبیب عجمیؒ (وفات 120ھ/ 738ء) حضرت حسن بصریؒ کے مرید تھے۔ آپؒ شروع میں بہت مال دار تھے۔ حضرت حسن بصریؒ کے ہاتھ پر توبہ کرنے کے بعد سارا مال اللہ پاک کے راستے میں تقسیم کر دیا۔

145

دوست ہی اس کی شکایت کرتا ہے

ایک دفعہ بصرہ کے ایک بزرگ حضرت رابعہ بصریؒ کے ہاں آ کر دنیا کی برائی کرنے لگے۔ آپؒ نے فرمایا کہ تم دنیا کو محبوب رکھتے ہو اگر ایسا نہ ہوتا تو تم شکایت نہ کرتے کیونکہ جو شخص دنیا کو دوست رکھتا ہے، وہ اکثر اس کا تذکرہ کرتا ہے۔

حضرت بی بی رابعہ بصریؒ (وفات 180ھ/ 801ء) عراق کے شہر بصرہ میں پیدا ہوئیں اور اسی نسبت سے بصری کہلائیں۔ حضرت حسن بصریؒ، آپؒ کے مرشد تھے۔ آپؒ ساری زندگی معبود حقیقی کی یاد اور محبت میں محو رہیں۔

146

آج کی رات نامبارک ہے

حضرت فضیل بن عیاضؒ کی مجلس میں ایک دن حضرت سفیان ثوریؒ تشریف لے گئے۔ کچھ دیر بعد حضرت سفیان ثوریؒ نے فرمایا: آج کی رات اور مجلس مبارک ہے۔ حضرت فضیل بن عیاضؒ نے فرمایا کہ آج کی رات سخت نامبارک ہے اور آج کی مجلس تباہ کن ہے۔ حضرت سفیانؒ نے حیرانی میں پوچھا: کیسے؟ حضرت فضیلؒ نے فرمایا: ساری رات میں اور آپؒ اس خیال میں رہے کہ ایسی باتیں کریں جو ایک دوسرے کو اچھی معلوم ہوں۔

دیانت کا تقاضا ہے کہ صحیح باتیں کی جائیں اور یہ خیال نہ کیا جائے کہ میری بات دوسرے شخص کو کیسے لگے گی۔

حضرت فضیل بن عیاضؒ (وفات 187ھ/ 803ء) عظیم صوفی تھے۔ آپؒ مشائخ کے پیشوا، راہ طریقت کے ہادی، ولایت و ہدایت کے مہر منور اور ریاضت کے اعتبار سے اپنے دور کے شیخ کامل تھے۔ آپؒ سینکڑوں علما و صوفیا کے استاد تھے۔

147

ایک شاگرد کو نصیحت

ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامیؒ کا ایک شاگرد سفر پر روانہ ہوا اور روانگی کے وقت آپؒ سے نصیحت چاہی۔ آپؒ نے فرمایا کہ تین باتوں کا خیال رکھنا:

(1) اگر کسی بداخلاق سے واسطہ پڑے تو اس کی بداخلاقی کو اپنی خوش اخلاقی میں تبدیل کر لینا (بداخلاقی کے بدلے خوش اخلاقی سے پیش آنا)۔

(2) اگر کوئی تجھ پر احسان کرے تو پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا پھر احسان کرنے والے کا کیونکہ اللہ پاک ہی نے اس کے دل کو تجھ پر مہربان کیا ہے۔

(3) اگر تجھ کو کوئی مصیبت پیش آئے تو فوراً اپنی عاجزی کا اقرار کرنا اور فریاد کرنا کہ میں اس مصیبت کو برداشت نہیں کر سکتا۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/ 874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

148

کیا آپ اللہ تعالیٰ کو پہچانتے ہیں؟

حضرت محمد واسعؒ سے کسی شخص نے دریافت کیا: کیا آپؒ اللہ پاک کو پہنچانتے ہیں؟ آپؒ کچھ دیر خاموش رہے۔ پھر فرمایا: جس نے اللہ پاک کو پہچان لیا وہ گفتگو کم کرتا ہے اور سلامتی پا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا جلوہ اس کو غیر کی طرف متوجہ نہیں ہونے دیتا۔

حضرت محمد واسعؒ بزرگ تابعی اور کامل زاہد تھے۔ آپؒ نے عظیم صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے تربیت پائی۔

149

اگر تم اس کو نہ دیکھو

حضرت سفیان ثوریؒ ایک مرتبہ اپنے شاگرد کے ساتھ کسی امیر آدمی کے محل نما گھر کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ ان کا شاگرد رک کر محل کو دیکھنے لگا۔ آپؒ نے اس کو منع کیا اور فرمایا: اگر تم لوگ ان کے گھروں کو نہ دیکھو تو وہ فضول خرچی نہ کریں۔ تم دیکھتے ہو اس لیے وہ بڑا بننے کی غرض سے زیادہ خرچ کرتے ہیں۔

دولت کی نمائش، جھوٹی عزت اور نمود و نمائش کی خاطر ہی بہت سے لوگ پیسہ خرچ کرتے ہیں۔ تقویٰ ہی عزت کا معیار ہے۔

حضرت سفیان ثوریؒ (وفات 161ھ/778ء) کوفہ (عراق) میں پیدا ہوئے۔ امیر المومنین فی الحدیث کہلائے۔

150

تم ہی زاہد ہو

حضرت حاتم اصمؒ کی بغداد میں خلیفہ وقت سے ملاقات ہوئی۔ آپؒ نے کہا: السلام وعلیکم! یا زاہد۔ خلیفہ نے جواب دیا کہ میں زاہد نہیں ہوں کیونکہ ایک دنیا میرے تابع ہے۔ زاہد آپؒ ہیں۔ آپؒ نے فرمایا: نہیں، تم زاہد ہو۔ خلیفہ نے کہا کیسے؟ آپؒ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا کی متاع (دولت) قلیل ہے۔ تم نے اس تھوڑی سی متاع پر قناعت کر لی ہے۔ اس لیے تم زاہد ہوئے نہ کہ میں جو دنیا اور آخرت کی طرف توجہ نہیں کرتا۔

حضرت حاتم اصمؒ (وفات 237ھ/ 851ء) جن کا تعلق خراسان کے مشائخ سے تھا، بلخ (افغانستان) کے رہائشی تھے۔ آپؒ نے حضرت شفیق بلخیؒ سے سلوک کی منازل طے فرمائیں۔

151

اے خداوند! میں مردم خور ہوں؟

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے مسجد میں سوال کیا۔ میں نے خیال کیا کہ ہٹا کٹا ہے۔ مزدوری کیوں نہیں کرتا۔ سوال کرنے کی ذلت کیوں گوارا کرتا ہے؟ رات کو خواب میں دیکھا کہ میرے سامنے دسترخوان لایا گیا۔ جب میں نے سرپوش اٹھایا تو دیکھا کہ ایک مردہ سر رکھا ہے۔ میں نے کہا: خداوند! میں مردم خور نہیں ہو۔ ارشاد ہوا کہ اگر ایسا نہیں تو مسجد میں اس کو کیوں کھاتے تھے۔ میں فوراً سمجھ گیا کہ غیب سے میرے دل کی اس غلطی پر پکڑ کی گئی ہے۔

اس سے سبق ملتا ہے کہ ہمیں دوسروں کی خامیوں پر نظر نہیں ڈالنی چاہیے۔ ان کے بارے میں نہیں سوچنا چاہیے۔ ہوسکتا ہے کہ ان کی کوئی مجبوری ہو۔

حضرت جنید بغدادیؒ (وفات 297ھ/ 910ء) بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے حضرت سری سقطیؒ سے تربیت پائی۔ حضرت سری سقطیؒ فرماتے ہیں کہ جنیدؒ ہے تو میرا مرید لیکن مراتب میں مجھ سے بڑھ کر ہے۔

152

اپنی بھوک لوگوں کے کھانے پر

حضرت محمد بن سیرینؒ کو جب کسی ولیمہ کی دعوت دی جاتی تو وہ اپنے گھر میں داخل ہوتے اور گھر والوں سے کہتے کہ مجھے کچھ ستو کھلا دو۔ گھر والے کہتے آپؒ تو شادی میں جا رہے ہیں اور ستو نوش فرما رہے ہیں؟ آپؒ فرماتے کہ میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ اپنی بھوک لوگوں کے کھانے پر نکالوں۔

امام ابوبکر محمد بن سیرینؒ (وفات 110ھ/ 729ء) کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ آپؒ بصرہ (عراق) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تربیت پائی۔ آپؒ کو خوابوں کی تعبیر کا ملکہ حاصل تھا۔ آپؒ کی شادی میں تین امہات المومنین رضی اللہ عنہما اور اٹھارہ بدری صحابی رضوان اللہ علیہم اجمعین شریک ہوئے۔

153

اصلی سکون تو آخرت میں ملے گا

ایک شخص نے کسی بزرگ سے شکایت کی کہ اچھی کیفیت تو آتی ہے لیکن وہ ختم ہوجاتی ہے۔

بزرگ نے فرمایا: اے بھائی! یہ تو انبیا علیہم السلام کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔ اصلی سکون تو صرف آخرت میں کامیابی سے ملے گا یا پھر زندگی میں ہی اگر نفس مطمئنہ [1] کا درجہ مل جائے۔ انبیا علیہم السلام کے حالات اور کیفیات بھی بدلتی رہتی ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا کرتہ جب مصر سے لایا جارہا تھا تو حضرت یعقوب علیہ السلام کو دور ہی سے اس کی خوشبو آگئی تھی لیکن جب حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں تھے تو فاصلہ کے اعتبار سے حضرت یعقوب علیہ السلام کے قریب ہونے کے باوجود آپ علیہ السلام کو اس کا علم نہ ہوسکا۔

گہے خندم گہے گریم، گہے افتم گہے خیزم
(میں کبھی ہنستا ہوں، کبھی روتا ہوں، کبھی گرتا ہوں، کبھی سنبھلتا ہوں)
(مولانا رومیؒ)

[1] نفس مطمئنہ سے مراد وہ نفس ہے جو اللہ پاک سے مطمئن ہو۔

154

یہ کپڑا تمہارے لیے بہت برا ہے

حضرت مسلم بن یسارؒ فرماتے ہیں کہ جب تم کپڑا زیب تن کرو اور تمہیں خیال گزرے کہ تم ان کپڑوں میں دوسروں کی نسبت اچھے لگتے ہو تو سمجھ لو کہ یہ کپڑا تمہارے لیے بہت برا ہے۔

شاید کہ اس میں تکبر ہو اور تکبر بہت بری چیز ہے۔ اللہ کی نعمتوں پر شکر تو لازم ہے مگر ان نعمتوں پر اترانا نہیں چاہیے۔

حضرت مسلم بن یسارؒ (وفات 101ھ/720ء) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے خادم تھے۔ آپؒ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے تربیت پائی۔

155

ایک لمحہ مجھے توجہ دے دیجیے

ایک شخص حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ تھوڑی توجہ دیجیے۔ میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ اے نوجوان مرد! تو مجھ سے وہ چیز طلب کر رہا ہے جس کا میں خود مدت سے طالب ہوں۔ سالہا سال گزر گئے ہیں حضورِ حق کے لیے کوشش کر رہا ہوں مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ اس وقت میں تیرے سامنے کیسے حاضر ہو سکتا ہوں؟

حضرت جنید بغدادیؒ (وفات 297ھ/ 910ء) بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے حضرت سری سقطیؒ سے تربیت پائی۔ حضرت سری سقطیؒ فرماتے ہیں کہ جنیدؒ ہے تو میرا مرید لیکن مراتب میں مجھ سے بڑھ کر ہے۔

156

سب کی مرادیں پوری ہوگئیں

حضرت ذوالنون مصریؒ ایک دفعہ اپنے شاگردوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہو کر دریا میں جا رہے تھے کہ سامنے سے ایک دوسری کشتی آئی جس میں لوگ فحش گانے گا رہے تھے اور آلات موسیقی بجا رہے تھے۔ شاگردوں نے عرض کیا ان لوگوں کے لیے بددعا کیجیے۔ حضرت ذوالنون مصریؒ اٹھے اور اللہ پاک سے یہ دعا فرمائی: اے میرے خدا! ان لوگوں کو تو نے جیسے اس دنیا میں خوشی عطا فرما رکھی ہے اسی طرح آخرت میں بھی ان کو خوش رکھنا۔ آپؒ کے شاگرد یہ دعا سن کر حیران ہوئے۔ اتنے میں وہ کشتی بالکل سامنے آ گئی۔ ان لوگوں نے حضرت ذوالنون مصریؒ کو دیکھتے ہی سخت شرمندگی اور پشیمانی کا اظہار کیا۔ موسیقی کے آلات دریا میں پھینک دیے اور توبہ کر کے آپؒ کے مریدوں میں شامل ہو گئے۔

علم وتقویٰ کے روشن مینار حضرت ذوالنون مصریؒ (وفات 245ھ/ 859ء) مصر میں پیدا ہوئے۔ اسی نسبت سے آپؒ کو مصری کہا جاتا ہے۔ حضرت بایزید بسطامیؒ بھی آپؒ ہی کے شاگرد تھے۔

157

دعا سن کر غصہ جاتا رہا

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ ایک غلام نے بادشاہ کی نافرمانی کی اور بھاگ گیا۔ جب بادشاہ کے حکم سے اس کو پکڑ کر لایا گیا تو بادشاہ نے قتل کر دینے کا حکم دیا۔ جونہی جلاد نے تلوار نکالی تو غلام نے بادشاہ کے لیے دعا کرنی شروع کر دی کہ اے خدا پاک اس بادشاہ کے ہاتھوں مجھے ہزاروں نعمتیں ملی ہیں اگر آج اس نے میرے قتل کا حکم دیا ہے تو میں اس کو اپنا خون معاف کرتا ہوں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن میرے خون کے بدلے میں یہ پکڑا جائے اور اس کے دشمن خوش ہوتے پھریں۔ بادشاہ نے غلام کے منہ سے یہ دعا سنی تو اس کا غصہ جاتا رہا۔ قتل کا حکم واپس لے لیا، اٹھ کر غلام کی پیشانی چومی اور اسے انعام واکرام سے نوازا۔

شکر کا جذبہ اور دعا بہت مفید ہوتی ہے۔ اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔

مصلح الدین شیخ سعدیؒ (وفات 691ھ/ 1291ء) بہت بڑے معلم اور صوفی تھے۔ آپؒ ایران کے شہر شیراز میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے شیرازی کہلائے۔ آپؒ کی کتابیں گلستان اور بوستان معروف ہیں۔ آپؒ نے متعدد ممالک کی سیاحت کی۔ اسی سیاحت کے دوران صوفیا سے تربیت بھی پائی اور صلیبی جنگوں میں بھی شریک ہوئے۔

158

تم نے اس کالے آدمی کو دیکھا؟

حضرت محمد بن سیرینؒ نے ایک بار اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ کیا تم نے اس کالے آدمی کو دیکھا؟ پھر بولے: استغفر اللہ! (اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے) میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اس آدمی کی غیبت کی۔

غیبت بہت بڑی برائی ہے۔ اس کو بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اس لیے اللہ والے اس سے بہت احتیاط کرتے ہیں۔

امام ابوبکر محمد بن سیرینؒ (وفات 110ھ/ 729ء) کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ آپؒ بصرہ (عراق) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تربیت پائی۔ آپؒ کو خوابوں کی تعبیر کا ملکہ حاصل تھا۔ آپؒ کی شادی میں تین امہات المومنین رضی اللہ عنہما اور اٹھارہ بدری صحابی رضوان اللہ علیہم اجمعین شریک ہوئے۔

159

یہ چادر بہت قیمتی ہے

حضرت ابوسعید ابوالخیرؒ ایک مرید کے ہمراہ نیشاپور سے طوس جا رہے تھے۔ موسم انتہائی سرد تھا۔ سردی سے آپؒ کے پاؤں سوج گئے۔ مرید کے دل میں خیال آیا کہ اپنی گرم چادر کو پھاڑ کر دو حصے کر لوں۔ ایک حصے سے آپؒ کے دونوں پاؤں لپیٹ دوں تا کہ پاؤں محفوظ رہیں۔ دوسرے حصے کو خود اوڑھے رکھوں۔ پھر خیال آیا کہ یہ چادر بہت قیمتی ہے۔ اسے پھاڑ کر ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ طوس پہنچ کر وہ مرید آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: خاطر حق (اللہ پاک کی طرف سے خیال) اور خاطر شیطان (شیطان کی طرف سے خیال) میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابوسعید ابوالخیرؒ نے فرمایا: میرے ساتھ سفر میں تیرے دل میں جو یہ خیال آیا تھا کہ تو اپنی چادر کو میرے پاؤں پر لپیٹ دے، خاطر حق تھا۔ اس خیال سے باز رکھنے والی چیز خاطر شیطان تھی۔

حضرت ابوسعید ابوالخیرؒ (وفات 440ھ/ 1049ء) 967 عیسوی کو ایران میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے شیخ ابوالحسن خرقانیؒ سے فیض حاصل کیا اور محبت حقیقی کو اپنی رباعیات میں بیان فرمایا۔

160

رمضان میں روٹی کھانے لگے

حضرت بایزید بسطامیؒ ایک دفعہ شہر کی طرف جا رہے تھے کہ لوگوں میں مشہور ہو گیا کہ حضرت بایزیدؒ تشریف لا رہے ہیں۔ شہر سے باہر لوگ اکٹھے ہو کر آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ آپؒ کو عزت کے ساتھ شہر میں لائیں۔ عزت وتکریم دیکھ کر دل لوگوں کی طرف مشغول ہو گیا اور توجہ اللہ پاک سے ہٹ گئی۔ اس سے آپؒ پریشان ہو گئے۔ جب بازار میں پہنچے تو اپنی آستین سے روٹی کا ایک ٹکڑا نکال کر کھانا شروع کر دیا تا کہ لوگ ناراض ہو کر چلے جائیں۔ یہ رمضان مبارک کا مہینہ تھا۔ آپؒ کو روٹی کھاتے ہوئے دیکھ کر لوگ لعنت ملامت کرتے واپس چلے گئے۔ آپؒ حالت سفر میں تھے اور مسافر کے لیے روزے کی رخصت ہے لیکن لوگ اس رعایت کو نہ سمجھے۔

کچھ صوفی ملامتی کہلاتے ہیں۔ وہ بعض اوقات نفلی عبادات وغیرہ کو لوگوں کے سامنے ترک کر دیتے ہیں تا کہ وہ انہیں ولی نہ سمجھیں۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

161

یہ درندہ میری گود میں سو رہا ہے

حضرت علی بن بکار قدسیؒ ایک دفعہ اپنے کسی دوست کے ساتھ جنگل میں لکڑیاں چننے گئے تو کسی دوست سے الگ ہو گئے۔ جب تلاش کے بعد وہ آپؒ کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ ایک جنگلی جانور آپؒ کی بغل میں سو رہا ہے۔ آپؒ اس سے مکھیاں ہٹا رہے ہیں۔ اس نے عرض کیا: آپؒ کب تک یہاں بیٹھیں گے؟ جواب دیا کہ یہ جانور میری گود میں سو رہا ہے۔ انتظار کر رہا ہوں کہ یہ جاگے تو تمہارے ساتھ جاؤں۔

مومن انسان تو کیا حیوان کا بھی احترام کرتا ہے اور اسے بھی کوئی تکلیف نہیں دیتا۔

162

لگتا ہے تیرا مال حلال نہیں ہے

ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت بشر حافیؒ سے عرض کیا کہ میرے پاس حلال کی کمائی کے دو ہزار درہم ہیں اور میں حج پر جانا چاہتا ہوں۔ آپؒ نے فرمایا: ان سے کسی حاجت مند کا قرض اتارو یا یتیم کی مدد کرو۔ وہ بولا حج کی زیادہ خواہش ہے۔ آپؒ نے فرمایا: لگتا ہے کہ تیرا مال حلال کمائی کا نہیں۔

دین اسلام میں انسان کی خدمت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ صوفیا کرامؒ اس طرف زیادہ رجحان رکھتے ہیں۔ اس لیے آپؒ نے اس کو انسان کی خدمت وضرورت کی طرف توجہ دلائی۔

حضرت بشر بن حارث حافیؒ (وفات 227ھ/ 841ء) ترکمانستان کے شہر مرو میں پیدا ہوئے اور بعد ازاں بغداد (عراق) منتقل ہو گئے۔ آپؒ حضرت فضیل بن عیاضؒ کے تربیت یافتہ تھے۔

163

ذرا شرم کر

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ ایک عورت پر عاشق تھے۔ شدید سرد رات میں اپنی محبوبہ کی جھلک دیکھنے کے لیے اس کے گھر کی دیوار کے ساتھ صبح تک کھڑے رہے۔ جب صبح کی اذان ہوئی تو آپؒ نے سمجھا کہ عشاء کی نماز کا وقت ہے لیکن تھوڑی دیر بعد لوگوں کا آنا جانا شروع ہو گیا۔ روشنی نمودار ہونے لگی۔ احساس ہوا کہ میں رات بھر محبوبہ کی دیوار کے ساتھ کھڑا اس کی ایک جھلک کا انتظار کرتا رہا۔ اپنے آپ سے کہنے لگے۔ مبارک کے بیٹے، ذرا شرم کر۔ نفس کی خاطر تو نے سردیوں کی رات کھڑے کھڑے گزار دی۔ اگر نماز میں ساری رات کھڑا رہتا تو کیا نہ ملتا اور پھر توبہ کر لی۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ (وفات 181ھ/ 797ء) مرو (ترکمانستان) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کا شمار تبع تابعین میں ہوتا ہے۔

164

حلوہ کھا کر اپنا غم بھول جاؤ

حضرت بایزید بسطامیؒ ایک دفعہ رات کے وقت قبرستان سے واپس آ رہے تھے۔ راستے میں ایک لڑکا بربط (موسیقی کا آلہ) بجا رہا تھا۔ آپؒ نے اس کو دیکھ کر **لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** پڑھا۔ یہ سن کر اس لڑکے کو غصہ آ گیا اور اس نے وہ بربط آپؒ کے سر پر دے مارا۔ آپؒ کو چوٹ بھی لگی اور بربط بھی ٹوٹ گیا۔ آپؒ خاموشی سے واپس گھر آ گئے۔ دوسرے دن حلوے کی ایک پلیٹ اور بربط کی قیمت اس لڑکے کو بھجوا دی اور پیغام بھیجا کہ میں تم سے معذرت چاہتا ہوں۔ بربط کی قیمت لے لو اور حلوہ کھا کر اپنا رنج بھول جاؤ۔ اس پیغام پر لڑکا بہت شرمندہ ہوا اور اپنے دوستوں کے ساتھ آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ معافی مانگی اور راہ حق کا مسافر بن گیا۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

165

اسے اخروٹ لے دوں گا

حضرت سری سقطیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عید کے دن حضرت معروف کرخیؒ کو کھجور کی گٹھلیاں اکٹھے کرتے ہوئے دیکھ کر پوچھا کیا کریں گے؟ آپؒ نے جواب دیا کہ میں نے ایک یتیم بچہ دیکھا ہے جو اس لیے رو رہا ہے کہ اس کے پاس نئے کپڑے نہیں ہیں۔ میں گٹھلیاں اکٹھی کر کے فروخت کروں گا۔ پھر اسے اخروٹ لے کر دوں گا تا کہ وہ ان سے کھیلے اور روئے نہیں۔ میں نے کہا کہ یہ کام میرے ذمے لگا دیں۔ میں نے لڑکے کو نئے کپڑے خرید کر پہنائے اور کھیلنے کے لیے اخروٹ دیے۔ اس عمل سے میرے دل میں اللہ تعالیٰ کا نور جلوہ گر ہو گیا۔

حضرت سری سقطیؒ (وفات 253ھ/ 867ء) بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے سلوک کی منازل شیخ معروف کرخیؒ کے زیر سایہ طے کیں۔ عراق کے صوفیا کی اکثریت آپؒ سے نسبت رکھتی ہے۔ حضرت جنید بغدادیؒ، آپؒ کے بھانجے اور خلیفہ تھے۔ آپؒ بغداد کے پہلے صوفی تھے جنہوں نے تصوف کو توحید کی زبان میں بیان فرمایا۔

166

ماشکی کی دعا

ایک دن حضرت معروف کرخیؒ بازار گئے۔ آپؒ نفلی روزہ سے تھے۔ ماشکی بازار میں پانی بیچتے ہوئے یہ آواز لگا رہا تھا کہ جو شخص پانی پیے، اللہ پاک اس پر رحم فرمائے۔ آپؒ نے اس ماشکی سے پانی لے کر پی لیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپؒ تو روزہ دار (نفلی) تھے۔ فرمایا: بے شک! لیکن میں نے اس کی دعا کی طرف رغبت کی۔ آپؒ کی وفات کے بعد لوگوں نے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؒ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ آپؒ نے جواب دیا کہ ماشکی کی دعا کی وجہ سے بخشا گیا۔

حضرت معروف کرخیؒ (وفات 200ھ/ 815ء) بغداد کے محلہ کرخ میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے کرخی کہلائے۔ آپؒ کے والدین عیسائی تھے۔ آپؒ نے امام علی رضاؒ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور انہی کے زیر سایہ تعلیم و تربیت پائی۔ فقہ امام ابوحنیفہؒ سے سیکھی اور علم طریقت میں حبیب عجمیؒ کے مرید ہوئے۔

167

ایک روٹی کے بدلے چالیس حج

حضرت ابوالقاسم نصر آبادیؒ نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں ایک کتے کو دیکھا جو بھوک سے مرنے والا تھا۔آپؒ کے پاس اس وقت کچھ بھی نہ تھا۔آپؒ نے آواز دی کہ کیا کوئی ایسا شخص ہے جو مجھ سے محض ایک روٹی کے بدلے چالیس حج خرید لے۔ایک شخص نے روٹی دے دی۔آپؒ نے اپنے چالیس حج اسے بخش دیے اور وہ روٹی کتے کو کھلا دی۔

دین کی اصل روح یہ ہے کہ اللہ پاک کی مخلوق کی خدمت کی جائے۔اس پر رحم کیا جائے۔

شیخ ابوالقاسم ابراہیم بن محمویہ نصر آبادیؒ (وفات 367ھ/ 978ء) ایران کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے۔آپؒ حضرت ابوبکر شبلیؒ سے بیعت تھے۔آپؒ حضرت ابوعلی روذباریؒ اور حضرت ابومحمد مرتعشؒ کی صحبت میں بھی رہے۔

168

خانہ کعبہ نظر نہ آیا

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ جب میں پہلی بار حج کو گیا تو مجھے خانہ کعبہ کے علاوہ اور کچھ نظر نہیں آیا۔ جب میں دوسری مرتبہ گیا تو مجھے خانہ کعبہ کے ہمراہ اس کا مالک بھی دکھائی دیا۔ تیسری مرتبہ صرف خانہ کعبہ کا مالک ہی نظر آیا، خانہ کعبہ نہیں۔

انسان کی روحانیت کی معراج یہ ہے کہ وہ دنیا کی تمام چیزوں سے بے نیاز ہو کر صرف اور صرف اللہ پاک کی ذات کو دیکھے۔ یہ مقام کئی مقامات طے کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

169

مجھ کو اپنی خبر ہے نہ ان کی

حضرت جنید بغدادیؒ بیان کرتے ہیں کہ مجھ پر ایک زمانہ ایسا بھی گزرا ہے کہ تمام زمین و آسمان والے میری پریشانی پر روتے تھے۔ پھر ایسا زمانہ آیا کہ میں ان کی حالت پر روتا تھا۔ اب یہ حال ہے کہ مجھے نہ اپنی خبر ہے اور نہ ان کی۔

عام انسان ناپسندیدہ حالات میں غمزدہ ہوجاتا ہے۔ دکھ کا اظہار کرتا ہے۔ جس پر بہت سے لوگ ہمدردی کرتے ہیں۔ پھر ایک وقت آتا ہے کہ انسان پریشانی سے بے نیاز ہوجاتا ہے اور صرف اور صرف اللہ پاک کی رضا پر راضی ہوجاتا ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ (وفات 297ھ/ 910ء) بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے حضرت سری سقطیؒ سے تربیت پائی۔ حضرت سری سقطیؒ فرماتے ہیں کہ جنیدؒ ہے تو میرا مرید لیکن مراتب میں مجھ سے بڑھ کر ہے۔

170

مجھے سماع کی خواہش ہے

حضرت علی بن عثمان ہجویریؒ فرماتے ہیں کہ دوران سفر ایک روز میں خواجہ مظفر بن حمدانؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؒ نے فرمایا: کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی سماع کی خواہش ہے۔ خواجہ صاحبؒ نے فوراً قوالوں کا بندوبست کیا۔ مجھے بہت مزا آیا۔ خواجہ صاحبؒ نے پوچھا پسند آیا؟ میں نے عرض کی: بہت۔ پھر فرمایا ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب تیرے لیے سماع اور کوؤں کی کائیں کائیں برابر ہو جائیں گی۔ سماع کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب مشاہدہ حاصل نہ ہو۔ مشاہدہ حاصل ہو تو سماع بے کار ہو جاتا ہے۔

شَرِبْتُ الْحُبَّ كَاساً بَعْدَ كَاسٍ
فَمَا نَفِدَ الشَّرَابُ وَ مَا رَوِيْتُ

(میں نے شراب محبت کا ساغر پہ ساغر پیا)
(نہ شراب کم ہوئی نہ میں سیراب ہوا)

سید ابوالحسن علی بن عثمان ہجویریؒ (وفات 465ھ/ 1072ء) معروف بہ داتا گنج بخش غزنی (افغانستان) سے متصل بستی ہجویر میں پیدائش کی نسبت سے ہجویری کہلائے۔ روحانی تعلیم جنیدیہ سلسلہ کے بزرگ محمد بن الحسن ختلیؒ سے پائی۔ آپؒ کے اساتذہ میں امام قشیریؒ، شیخ ابوالقاسم گرگانیؒ، اور حضرت ابوسعید ابوالخیر مہینیؒ شامل ہیں۔

171

تو پاؤں کٹا ہوا تھا

حضرت ابوالخیر اقطعؒ کے پاؤں میں بیماری لگ گئی۔ حکیموں نے پاؤں کاٹ دینے کا فیصلہ کیا مگر آپؒ راضی نہ ہوئے۔ مریدوں نے مشورہ دیا کہ دوران نماز پاؤں کاٹ دیا جائے کیونکہ نماز میں انہیں اپنی خبر نہیں ہوتی۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب آپؒ نماز سے فارغ ہوئے تو پاؤں کٹا ہوا تھا۔

یہ کیفیت احسان ہے کہ جب نمازی دنیا اور اپنی ذات سے بے خبر ہو کر صرف اور صرف ذات الٰہی کے جلوؤں میں مست ہو جائے اور اسے کسی چیز کی خبر نہ رہے۔

مصر سے تعلق رکھنے والے حضرت ابوالخیر اقطعؒ (وفات 343ھ/954ء) کا اصل نام حماد تھا۔ آپؒ کا ایک ہاتھ کٹ گیا تھا اسی لیے اقطع کہلائے۔ حضرت ابوعبداللہ بن جلاءؒ نے تربیت فرمائی۔

172

میری عمر چار سال ہے

ایک بار حضرت بایزید بسطامیؒ سے ان کی عمر پوچھی گئی تو آپؒ نے فرمایا: چار سال۔ سوال کرنے والے کو تعجب ہوا تو آپؒ نے فرمایا: ستر برس دنیاوی معاملات میں گزرے۔ صرف چار سال سے مشاہدہ حق میں ہوں۔ حجاب (پردہ) کا زمانہ زندگی میں شامل نہیں ہوتا۔

اللہ والے غفلت وحجاب کی زندگی کو زندگی نہیں سمجھتے۔ حقیقی زندگی تو وہی ہے جو یادِ الٰہی میں گزرے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

173

آپ دوزانوں کیوں بیٹھے ہیں؟

حضرت حارث محاسبیؒ ساری عمر دو زانو بیٹھتے رہے۔ لوگوں نے عرض کیا: آپؒ اس قدر تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ فرمایا: مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ اللہ پاک کے سامنے غلاموں کی طرح نہ بیٹھوں۔

یہ آپؒ کے ایک حال کی کیفیت ہے حالانکہ دوزانوں بیٹھنا لازم نہیں۔ اس سے آپؒ کے احساس عبدیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

بصرہ (عراق) میں پیدا ہوے والے شیخ ابوعبداللہ حارث محاسبیؒ (وفات 243ھ/ 857ء) صوفیا میں علما کے گروہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپؒ کو اپنے دور کا سب سے بڑا عالم شیخ تصور کیا جاتا تھا۔

174

ستر حج سے بہتر

حضرت ابو سعید ابوالخیرؒ نے پیدل ستر حج کیے۔ آخری حج میں ایک کتے کو دیکھا کہ پیاس سے اس کی زبان باہر نکلی ہوئی ہے۔ آپؒ نے آواز دی کہ کوئی ہے جو ستر حج ایک گلاس پانی کے بدلے خرید لے۔ ایک شخص نے پانی دے دیا۔ آپؒ نے وہ پانی اس کتے کو پلایا اور فرمایا کہ ستر حج سے زیادہ مجھے یہ عمل پسند ہے۔

حضرت ابو سعید ابوالخیرؒ (وفات 440ھ/ 1049ء) 967 عیسوی کو ایران میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے شیخ ابوالحسن خرقانیؒ سے فیض حاصل کیا اور محبت حقیقی کو اپنی رباعیات میں بیان فرمایا۔

175

دیکھے بھالے لگتے ہو؟

حضرت ابونصرؒ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوعلی دقاقؒ سے قران پاک پڑھ رہا تھا۔آپؒ اکثر اوقات حج کے بارے میں ہی گفتگوفرماتے تھے۔آپؒ کے کلام سے متاثر ہوکر میں حضرتؒ کے ساتھ حج پرروانہ ہوگیا۔حضرت ابوعلی دقاقؒ نے نیشاپور میں قیام کیا۔میں برابر آپؒ کے ساتھ رہااور خدمت بجا لاتا رہا۔ایک دن آپؒ نے وضوکیا لیکن وضو والا برتن وہیں بھول گئے۔ میں نے وہ برتن اٹھا لیا۔ جب آپؒ اپنی قیام گاہ میں آئے تو میں نے وہ برتن سامنے رکھ دیا۔آپؒ نے فرمایا: اچھا کیا،تم نے اٹھالیا۔اللہ پاک تمہیں اس خدمت کا صلہ دے۔ پھر دیر تک مجھے یوں دیکھتے رہے جیسا کہ مجھے پہلے کبھی دیکھا ہی نہ ہو۔ پھر کہنے لگے: میں نے تمہیں ایک مرتبہ کہیں دیکھا تھا، بتاؤ تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا، خدا کی پناہ! میں تو عرصہ دراز سے آپؒ کی خدمت میں رہ رہا ہوں اور آپؒ سے قرآن پاک سیکھ رہا ہو۔آپؒ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔

بعض اوقات غلبہ حال اور استغراق کے باعث اپنے گردوپیش کی خبر نہیں رہتی۔

شیخ ابوعلی حسن دقاقؒ نیشاپور (ایران) میں پیدا ہوئے۔آپؒ نے راہ سلوک کی منازل شیخ ابوالقاسم نصر آبادیؒ سے طے کیں۔امام قشیریؒ آپؒ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

176

سر کی آنکھیں بند ہوگئیں

حضرت ابوسلیمان دارانیؒ فرماتے ہیں: کسی نے امام اوزاعیؒ سے کہا کہ ہم نے آپؒ کی نیلی آنکھوں والی خادمہ کو بازار میں دیکھا ہے۔ اس پر حضرت اوزاعیؒ نے کہا: کیا اس کی آنکھیں نیلی ہیں؟ حضرت ابوسلیمان دارانیؒ نے کہا کہ ان لوگوں کے دلوں کی آنکھیں کھلیں تو سر کی آنکھیں بند ہوگئیں۔

یادِ الٰہی میں مست سالک دنیا اور اس کی چیزوں سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ کچھ لوگوں میں یہ کیفیت دوام اختیار کر لیتی ہے۔

حضرت ابوسلیمان عبدالرحمٰن بن عطیہ دارانیؒ (وفات 215ھ/ 820ء) جو زہد و تقویٰ، رشد و ہدایت اور روحانیت میں غیر معمولی حیثیت کے مالک تھے، دمشق میں پیدا ہوئے۔ مزاج میں لطف و کرم ہونے کی وجہ سے آپؒ کو ریحان القلوب جیسے القاب سے پکارے گئے تھے۔

177

بادشاہوں کی محفل میں

حضرت بایزید بسطامیؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات اپنے حجرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے آرام اور سکون کے لیے اپنے پاؤں پھیلائے تو ایک غیبی آواز سنائی دی: بادشاہوں کی محفلوں میں بیٹھنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ نہایت ادب سے بیٹھیں۔

یہ عظیم صوفیائے کرامؒ کی کیفیات ہیں جو ہر لمحہ ہر جگہ ادب کو مقدم رکھتے ہیں۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

178

ایک سانپ گر پڑا

حضرت امام ابوحنیفہؒ کوفہ (عراق) کی مسجد میں لوگوں کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے کہ اتنے میں مسجد کی چھت سے ایک سانپ گر پڑا۔ جس سے بھگدڑ مچ گئی مگر امام ابوحنیفہؒ نماز میں اس قدر مشغول تھے کہ آپؒ کو پتا بھی نہ چلا کہ ہوا کیا ہے۔

یہ استغراق اور احسان کی وہ کیفیت تھی کہ اللہ پاک کی حضوری میں انسان اردگرد کے ماحول اور اشیا سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ اسے قرب خدا کے سوا کچھ سجھائی نہیں دیتا۔

فقہ حنفی کے بانی امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ (وفات 150ھ/ 767ء) عالم دین، مجتہد اور اسلامی قانون کے اولین مدون تھے۔ آپؒ کا شمار تابعین کرامؒ میں ہوتا ہے۔

179

پچاس حج کے بدلے دو من روٹیاں

حضرت شجاع کرمانیؒ ایک دن مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک درویش کھڑا ہوا اور دو من روٹیاں مانگیں جو کسی نے نہ دیں۔ آپؒ نے فرمایا: کون ہے جو میرے پچاس حج کو دو من روٹیوں کے بدلے خرید لے اور وہ روٹیاں اس درویش کو دے دے۔ ایک فقیر نے کہا: اے شیخ! کیا شریعت کی بے عزتی کرتے ہو؟ آپؒ نے فرمایا: میں نے کبھی اپنی قدر نہیں کی تو اپنے اعمال کی کیا کروں گا۔

عبادات سے انسان کی خدمت افضل ہے۔ صوفیائے کرامؒ اپنی ذات کی بجائے مخلوق خدا کو ترجیح دیتے ہیں۔

حضرت شاہ بن شجاع کرمانیؒ ایک عظیم صوفی بزرگ تھے۔ آپؒ نے شیخ ابوتراب نخشبیؒ اور حضرت یحییٰ بن معاذؒ جیسے عظیم صوفیا سے تربیت پائی۔

180

یہ دیوانہ ہے

حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں مصر کے بازار میں جارہا تھا کہ بچوں کو دیکھا جو ایک نوجوان کو پتھر مار رہے تھے۔ میں نے ان بچوں سے پوچھا کہ کیوں مار رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ دیوانہ ہے۔ میں نے پوچھا تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ انہوں نے کہا یہ کہتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہوں۔ حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس نوجوان سے پوچھا: کیا تو واقعتاً یہ کہتا ہے یا یہ تجھ پر الزام لگاتے ہیں؟ اس نے جواب دیا: میں یہی کہتا ہوں کیونکہ ایک لمحہ کے لیے بھی اگر میں حق تعالیٰ کا مشاہدہ نہ کروں تو میں مجوب (پردہ میں) ہو جاؤں گا۔

صوفیائے کرامؒ اپنے روحانی مقامات طے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا جلوہ دیکھتے ہیں اور اس میں مست رہتے ہیں۔

حضرت ذوالنون مصریؒ (وفات 245ھ/ 759ء) مصر میں پیدا ہوئے۔ اسی نسبت سے آپؒ کو مصری کہا جاتا ہے۔ حضرت بایزید بسطامیؒ بھی آپؒ ہی کے شاگرد ہیں۔

181

دیکھو! پاگل جارہا ہے

حضرت ابوبکر شبلیؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بازار میں سے گزر رہا تھا کہ ایک جماعت نے مجھ پر آوازیں بلند کرنا شروع کردیں: دیکھو پاگل جارہا ہے۔ دیکھو پاگل جارہا ہے۔ میں نے ان کے جواب میں کہا: میں تمہارے نزدیک دیوانہ ہوں اور تم میرے نزدیک عقل مند ہو۔ اللہ تعالیٰ میری اس دیوانگی کو مزید بڑھائے اور تمہاری عقل مندی میں اضافہ فرمائے۔

یادالٰہی میں بعض صوفیائے کرام بظاہر دیوانے نظر آتے ہیں۔ وہ حالت جذب میں ہوتے ہیں مگر عام لوگ اسے دیوانگی سمجھتے ہیں۔

شیخ ابوبکر شبلیؒ (وفات 334ھ/945ء) بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے شیخ جنید بغدادیؒ سے سلوک کی منازل طے کیں اور ان کے خلیفہ مقرر ہوئے۔

182

سات سو علما کا جواب

حضرت شفیق بلخیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سات سو علما سے پانچ سوال کیے۔ سب کا ایک ہی جواب تھا کہ

(1) عقل مند وہ ہے جو دنیا کو محبوب نہ رکھے۔

(2) دانا وہ ہے جو کہ دنیا پر فریفتہ نہ ہو۔

(3) امیر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہے۔

(4) درویش وہ ہے جس کے دل میں دنیا کی زیادتی کی خواہش نہ ہو۔

(5) بخیل وہ ہے جو زکوٰۃ ادا نہ کرے۔

حضرت شفیق بلخیؒ (وفات 194ھ/ 810ء) بلخ (افغانستان) میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بلخی کہلائے۔ خراسانی سلسلے کے ابتدائی صوفیائے کرامؒ میں شمار ہونے والے یہ درویش امام ابو یوسفؒ کے اصحاب میں سے تھے۔

183

لیکن اگر آپ کا پاؤں پھسل گیا تو

حضرت امام ابوحنیفہؒ ایک دن کہیں جا رہے تھے۔ راستے میں ایک لڑکے کو لڑکھڑاتا دیکھ کر فرمایا: اے نوجوان! سنبھل کر چل۔ یہاں کیچڑ ہے، کہیں گر نہ جائے۔ اس نوجوان نے جواب دیا کہ اگر میں گر پڑا تو کوئی بات نہیں، اکیلا ہی گروں گا لیکن اگر آپؒ کا پاؤں پھسل گیا تو بہت سے مسلمان پھسل جائیں گے۔ آپؒ کو اس لڑکے کے فہم پر حیرانی ہوئی۔ امام ابوحنیفہؒ نے واپس اپنی مجلس میں آ کر فرمایا: خبردار! اگر میرے قول کو قرآن وحدیث کے مطابق نہ پاؤ تو اس کو زمین پر پٹخ دو۔

امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ (150ھ/ 767ء) عالم دین، مجتہد اور اسلامی قانون کے اولین تدوین کرنے والے تھے۔ آپؒ کا شمار تابعین کرامؒ میں ہوتا ہے۔ آپؒ فقہ حنفی کے بانی ہیں۔

184

اے بوڑھے تم کیا لائے ہو؟

کچھ لوگوں نے حضرت بایزید بسطامیؒ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ حضرت آپؒ سے کیا سلوک ہوا؟ آپؒ نے جواب دیا کہ مجھ سے اللہ پاک نے پوچھا: اے بوڑھے تم کیا لائے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ جو فقیر بادشاہ کی بارگاہ میں آئے اس سے یہ سوال نہیں کیا جاتا بلکہ پوچھتے ہیں کہ کیا چاہتے ہو۔ اللہ پاک یہ سن کر مسکرا دیا۔

یہ اللہ والوں کی اللہ تعالیٰ سے محبت کی ادائیں ہیں۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/ 874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

185

بھڑ کے سترہ ڈنک

ایک دن حضرت امام بخاریؒ نماز پڑھ رہے تھے۔اسی حالت میں بھڑوں نے کاٹ لیا مگر آپؒ نے نماز نہ چھوڑی حتیٰ کہ بھڑوں نے سترہ ڈنک مارے۔حضورحق کا یہ عالم تھا کہ آپؒ ان سترہ ڈنگوں سے بے خبر اپنی نماز میں مشغول رہے۔فراغت کے بعد احساس ہوا کہ بھڑوں نے کاٹا ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ (256ھ/870ء) 194 ہجری کو بخارا (ازبکستان) میں پیدا ہوئے۔آپؒ کے والد بھی محدث تھے جو امام مالکؒ کے شاگرد تھے۔آپؒ کی تصنیف صحیح بخاری کو اللہ پاک نے بہت قبولیت بخشی۔

186

کیالائی ہو؟

ایران کے تاریخی شہر نیشاپور میں ایک بڑھیا تھی جو گھر گھر جا کر سوال کرتی تھی۔ جب فوت ہوئی تو کچھ لوگوں نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ اس بڑھیا نے جواب دیا: مجھ سے پوچھا گیا کہ کیالائی ہو؟ میں نے جواب دیا: افسوس! جب میں دنیا میں سوال کرتی تھی تو بہت سے لوگ مجھے کہتے تھے کہ تجھے کو اللہ پاک دے گا۔اب تو فرماتا ہے کہ کیالائی ہو؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سچ کہتی ہے، اس کو چھوڑ دو۔

اس طرح کے واقعات اللہ پاک کی شان کریمی اور رحمت کو متوجہ کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔

187

کتا برے ہم نشین سے بہتر ہے

حضرت حماد بن واقدؒ کہتے ہیں ایک دن میں حضرت مالک بن دینارؒ کے پاس آیا۔ ایک کتا آپؒ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس کتے کو بھگانے لگا۔ حضرت مالک بن دینارؒ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، یہ برے ہم نشین سے بہتر ہے۔

حضرت مالک بن دینارؒ (وفات 130ھ/ 748ء) ایک تابعی ہیں۔ پہلی صدی ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے سلوک کی تربیت حضرت حسن بصریؒ سے حاصل کی اور آپؒ سے بہت سے صوفیا نے فیض پایا۔

188

فولاد کی دیوار حائل کرلو

حضرت مالک بن دینارؒ[1] فرماتے ہیں کہ میں نے پہاڑ پر ایک راہب[2] دیکھا تو اسے کہا: مجھے کچھ نصیحت کر۔ وہ کہنے لگا اگر تم سے ہو سکے تو اپنے اور شہوات کے درمیان فولاد کی ایک دیوار حائل کرلو۔

---

[1] حضرت مالک بن دینارؒ (وفات 130ھ/ 748ء) ایک تابعی ہیں۔ پہلی صدی ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے سلوک کی تربیت حضرت حسن بصریؒ سے حاصل کی اور آپؒ سے بہت سے صوفیا نے فیض پایا۔

[2] عیسائی صوفی جس نے دنیا ترک کر کے گوشہ نشینی اختیار کر لی ہو۔

189

جیل خانے سے آ رہا ہوں

حضرت یحییٰ بن معاذؒ کے ایک شاگرد نے وصال کے بعد آپؒ کو خواب میں دیکھا اور سوال کیا آپؒ سے کیا سلوک کیا گیا؟ آپؒ نے فرمایا کہ جب مجھے پیش کیا گیا تو پوچھا گیا دنیا سے کیا لائے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ جیل خانے سے آ رہا ہوں، وہاں سے کیا لاتا؟

ایک حدیث شریف کا بھی مفہوم ہے کہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رازیؒ (وفات 258ھ/ 871ء) وہ پہلے صوفی تھے جنہوں نے مسجد میں تصوف کی تعلیم دینا شروع کی۔ حلقہ صوفیا میں آپؒ کو شیخ کامل مانا جاتا ہے۔ شیخ ابوعثمان حیریؒ جیسے ولی اللہ آپؒ کے مریدوں میں سے تھے۔

190

اس لیے ان کا رعب بھی نہیں

حضرت علی عطارؒ فرماتے ہیں کہ میں بصرہ (عراق) کی ایک سڑک سے گزر رہا تھا۔ دیکھا کہ کچھ بوڑھے بیٹھے ہیں اور بچے ان کے سامنے کھیل رہے ہیں۔ میں نے بچوں سے پوچھا تمہیں ان بوڑھوں سے حیا نہیں آتی؟ ان میں سے ایک بچے نے کہا کہ ان بوڑھوں میں چونکہ تقوٰی کی کمی ہے، اس لیے ان کا رعب بھی نہیں ہے۔

جو آدمی اللہ تعالیٰ کا شعور رکھتا ہے۔ تقویٰ اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی شخصیت میں ایک خاص طرح کا رعب پیدا کر دیتا ہے اور جو لوگ اللہ پاک کی معرفت سے دور ہوتے ہیں ان میں ایک خاص طرح کا ہلکا پن آ جاتا ہے۔

191

کسی نے بھی کھانا نہ کھایا

حضرت احمد بن عاصم انطا کیؒ کے ہاں ایک رات انتالیس مرید اکٹھے ہو گئے۔ کھانے کے لیے روٹیاں کم تھیں۔ آپؒ نے ان روٹیوں کے ٹکڑے کر کے ہر مرید کے سامنے ایک ٹکڑا رکھ کر چراغ بجھا دیا۔ جب کچھ دیر کے بعد چراغ دوبارہ روشن کیا تو دیکھا کہ دستر خوان پر سب ٹکڑے موجود ہیں۔ ایثار کے لیے کسی نے بھی کھانا نہ کھایا۔ تربیت وایثار کی ایسی مثال اب کہاں۔

دین وتصوف کی روح یہ ہے کہ انسان اپنی ذات پر دوسرے شخص کو ترجیح دے۔ اپنی ذات کے لیے تو ہر شخص کوشش کرتا ہے۔ مزہ تو تب ہے جب انسان دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دے۔ یہی حقوق انسانی کا جوہر ہے۔

حضرت احمد بن عاصم انطا کیؒ (وفات 239ھ/ 853ء) انطا کیہ (شام) میں پیدا ہوئے۔ اسی نسبت سے آپؒ کو انطا کی کہا جاتا ہے۔ شام کے مشہور صوفی شیخ احمد بن ابی الحواریؒ، آپؒ کے شاگرد تھے۔

192

ماں کو بیمار چھوڑ کر حج کرتے ہو؟

کہتے ہیں کہ فرغانہ (ازبکستان) کے کسی شخص نے حج کا ارادہ کیا۔ راستے میں نیشاپور (ایران) پہنچ کر حضرت عثمان حیریؒ کی خدمت میں حاضر ہوا مگر آپؒ نے توجہ نہ کی۔ وہ بہت حیران ہوا کہ یہ عجیب بزرگ ہے، سلام کا جواب تک نہیں دیتا۔ آپؒ نے اسے حیران دیکھ کر فرمایا: کیا دین اس چیز کا نام ہے کہ ماں کو بیمار چھوڑ کر حج کیا جائے؟ وہ شخص وہیں سے ہی واپس فرغانہ پلٹ گیا۔ جب تک اس کی ماں زندہ رہی، خدمت کرتا رہا۔ والدہ کی وفات کے بعد جب وہ آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؒ نے دوڑ کر اس کا استقبال کیا۔

دین کا اگر صحیح فہم حاصل ہو تو پھر والدین کی خدمت حج سے زیادہ اہم ہے۔ والدین کی خدمت و اطاعت کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر دیا ہے۔ والدین ہمارے مال اور وقت کے زیادہ مستحق ہیں۔

حضرت ابوعثمان حیریؒ (وفات 298ھ/ 910ء) خراسان کے عظیم شیخ تھے۔ آپؒ نے حضرت یحییٰ بن معاذؒ، حضرت شجاع کرمانیؒ اور حضرت ابوحفص حدادؒ سے تربیت پائی۔

تجھے کہاں تلاش کروں؟

حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے سوال کیا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کہاں تلاش کروں؟ جواب ملا ٹوٹے ہوئے دلوں میں۔

یہ اسرائیلی[۲] روایت ہے جس کا مقصد ہمیں یہ سمجھانا ہے کہ ہمیں ٹوٹے ہوئے دلوں کا خیال رکھنا چاہیے اور انہیں ٹھیس لگنے سے بچانا چاہیے۔

حضرت مالک بن دینارؒ (وفات 13ھ/ 748ء) ایک تابعی ہیں۔ پہلی صدی ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے سلوک کی تربیت حضرت حسن بصریؒ سے حاصل کی اور آپؒ سے بہت سے صوفیا نے فیض پایا۔

[۲] اسرائیلی روایات ایسی روایات کو کہتے ہیں جو اہل کتاب یعنی یہودیوں اور عیسائیوں سے ہم تک پہنچی ہیں۔

194

اس خوف سے کھڑا رہا

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ ایک بار والدہ نے مجھ سے پانی طلب کیا۔ میں گھڑے سے پانی لینے گیا مگر وہ خالی ملا۔ میں جا کر قریب کی نہر سے پانی لایا مگر واپسی تک والدہ سو گئی تھیں۔ میں پانی کا گلاس لیے سرہانے کھڑا رہا۔ جب بیدار ہوئیں تو مجھے یوں کھڑے دیکھ کر وجہ پوچھی؟ میں نے عرض کیا: ایسا نہ ہو کہ آپ پانی طلب کریں اور میں حاضر نہ ہوں۔ یہ سن کر والدہ نے پانی پیا اور دعا دی۔ جس چیز (اللہ پاک کی رضا) کو میں مجاہدات میں تلاش کرتا پھرتا تھا وہ میں نے گھر میں آسانی سے حاصل کر لی۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/ 874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

195

کتوں کا بھی حق ہوتا ہے

حضرت یحییٰ بن معاذ رازیؒ اپنے مریدوں کے ہمراہ نیشاپور تشریف لائے تو حضرت احمد بن خضرویہؒ نے ان کے لیے دعوت کا اہتمام کیا۔ اپنی بیوی حضرت فاطمہؒ سے دعوت کے سامان سے متعلق مشورہ کیا۔ وہ بولیں اتنی گائیں، اتنی بھیڑیں اور اتنے گدھے۔ حضرت احمدؒ نے پوچھا: گدھے کس لیے؟ تو اس نیک بی بی نے جواب دیا کہ جب کوئی مرد خدا اپنے جیسے کے ہاں مہمان بنے تو گرد و نواح کے جانوروں، کتوں کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔

صوفیانہ تعلیمات میں انسانوں، جانوروں اور غرض کہ جملہ مخلوق خدا کے لیے خیر ہے۔

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہو گا عرش بریں پر

حضرت یحییٰ بن معاذ رازیؒ (وفات 258ھ/ 871ء) وہ پہلے صوفی تھے جنھوں نے مسجد میں تصوف کی تعلیم دینا شروع کی۔ حلقہ صوفیا میں آپؒ کو شیخ کامل مانا جاتا ہے۔ شیخ ابو عثمان حیریؒ جیسے ولی اللہ آپؒ کے مریدوں میں سے تھے۔

196

سب حج ہوائے نفس سے تھے

حضرت ابو محمد مرتعشؒ فرماتے ہیں کہ میں نے تیس حج کیے لیکن جب غور کیا تو سب کے سب ہوائے نفس (نفسانی خواہشات) سے تھے۔ پوچھا گیا کہ یہ آپؒ کو کیسے معلوم ہوا۔ فرمایا: ایک روز میری والدہ نے فرمایا کہ پانی کا گھڑا لے آو۔ ان کا یہ حکم مجھے ناگوار لگا۔ جس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ میرے سارے حج خواہش نفسانی کے تحت تھے۔

سبحان اللہ! کیا بلند سوچ ہے۔ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ انسان بہتر ہو جائے اور اگر یہ انسان کی اصلاح نہیں کرتیں تو پھر اخلاص پر سوال اٹھتا ہے۔

حضرت ابو محمد مرتعشؒ (وفات 328ھ/ 940ء) نیشاپور (ایران) میں پیدا ہوئے اور بغداد (عراق) میں قیام پذیر رہے۔ آپؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ، حضرت ابو حفص حدادؒ اور حضرت ابو عثمان حدادؒ سے تربیت پائی۔

197

لقمے کے بدلے لقمہ

حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں ایک درندے نے کسی عورت کا بچہ اٹھالیا۔اس نے فوراً ایک لقمہ صدقہ کیا تو درندے نے اپنے جبڑے ڈھیلے کر دیئے۔غیب سے آواز آئی کہ لقمے کے بدلے لقمہ۔

صدقہ بلا کو ٹالتا اور رحمت کو قریب کرتا ہے۔

حضرت مالک بن دینارؒ (وفات 130ھ/ 748ء) ایک تابعی ہیں۔پہلی صدی ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔آپؒ نے سلوک کی تربیت حضرت حسن بصریؒ سے حاصل کی اور آپؒ سے بہت سے صوفیا نے فیض پایا۔

198

نماز کے وقت ہوش میں آجاتے

حضرت سید علی ہجویریؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن عبداللہ تستریؒ بڑھاپے کے زمانے میں اکثر مست و بےخود (حالت سکر) پڑے رہتے تھے لیکن نماز کے وقت حالت صحو (بیداری وہوشیاری) میں آجاتے اور نماز سے فارغ ہوتے تو پھر حالت سکر (مستی و مدہوشی) میں چلے جاتے۔

اللہ والے فرض عبادات کا بہت اہتمام کرتے ہیں۔ حالت وجد میں بھی وہ فرائض قضا نہیں کرتے۔

سید ابوالحسن علی بن عثمان ہجویریؒ (وفات 465ھ/ 1072ء) معروف بہ داتا گنج بخش غزنی (افغانستان) سے متصل بستی ہجویر میں پیدائش کی نسبت سے ہجویری کہلائے۔ روحانی تعلیم جنیدیہ سلسلہ کے بزرگ محمد بن الحسن ختلیؒ سے پائی۔ آپؒ کے اساتذہ میں امام قشیریؒ، شیخ ابوالقاسم گرگانیؒ، اور حضرت ابوسعید ابوالخیر مہینیؒ شامل ہیں۔

199

کیا پتا ارادہ بدل جائے

حضرت ابوالحسن بوشنجیؒ نے ایک مرتبہ غسل خانہ سے شاگرد کو آواز دی کہ میری قمیض فلاں شخص کو دے دو۔ شاگرد بولا حضرت! اتنی جلدی کیا تھی، باہر آ کر دے دیتے؟ آپؒ نے فرمایا، مجھے اپنے نفس پر بھروسہ نہیں، کیا خبر اتنے میں ارادہ ہی بدل جاتا۔

سخاوت و ایثار ولی کی پہچان ہے۔ وہ نیکی میں دیر نہیں کرتے کیونکہ اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ نیکی میں جلد کرو۔

شیخ ابوالحسن بوشنجیؒ (وفات 467ھ/ 1075ء) خراسان (ایران) کے شہر بوشنج میں پیدا ہوئے۔ اسی نسبت سے بوشنجی کہلائے۔ آپؒ نے حضرت ابوعثمان حیریؒ، حضرت ابن عطاءؒ اور شیخ ابوبکر شبلیؒ سے تربیت پائی۔

200

اور غنی بن گئے

جنوبی ایران کے شہر منج کے باسیوں میں سے ایک مدینہ پاک کے کسی رہائشی سے ملا اور پوچھا، تمہارا کس شہر سے تعلق ہے؟ اس نے بتایا کہ مدینہ طیبہ سے۔ منج والے نے کہا کہ تمہارے شہر کا ایک آدمی حکم بن مطلب ہمارے پاس آیا اور اس نے ہمیں غنی (دولت مند) کر دیا۔ مدینہ کے شہری نے پوچھا، وہ کیسے؟ وہ تو ایک جبہ لے کر تمہارے پاس آیا تھا۔ اس نے جواب دیا حکم نے ہمیں مال کے ذریعے غنی نہیں کیا بلکہ ہم میں سخاوت کی عادت پیدا کر دی۔ اس پر عمل کرنے سے ہم غنی بن گئے۔

201

آدھا دروازہ کھول دو

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ ایک رات میری والدہ صاحبہ نے فرمایا: کہ بیٹا آدھا دروازہ کھول دو۔ وہ تو یہ کہہ کر سوگئیں مگر میں رات بھر اسی کشمکش میں رہا کہ کون سا دروازہ کھولوں، دایاں یا بایاں۔ کہیں والدہ کی مرضی کے خلاف نہ ہو جائے۔ اس طرح دروازے میں کھڑے کھڑے رات گزر گئی۔ صبح میں نے دیکھا کہ جس چیز کی مجھے خواہش (اللہ تعالیٰ کی رضا) تھی وہ دروازے سے اندر داخل ہوئی۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/ 874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

بھوسے میں بند

ایک دفعہ حضرت خواجہ ادریس سامانیؒ اپنے حجرہ شریف میں اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول تھے۔ گھر والے جانوروں کے لیے بھوسا وغیرہ بھی اسی حجرہ میں ذخیرہ کیا کرتے تھے۔ اتفاق دیکھیے کہ اہل خانہ نے حجرے میں گھاس ڈالنا شروع کی تو انہیں شیخ کی موجودگی کا علم نہ ہوسکا۔ شیخؒ بھی ذکر میں مستی کے سبب بے خبر رہے۔ حجرہ کو بھوسہ سے بھر کر بند کر دیا گیا۔ تلاش بسیار کے بعد شیخ صاحبؒ کہیں نظر نہ آئے تو مایوس ہو کر تلاش ترک کر دی گئی۔ کافی دنوں بعد جب چارہ کی غرض سے حجرے کا دروازہ کھولا گیا تو پتا چلا کہ آپؒ تو حجرے کے اندر تھے۔ جب خواجہؒ مستی سے باہر آئے تو معلوم ہوا کہ اس دوران نہ تو انہیں وقت کا پتا چلا اور نہ کھانے پینے کا احساس۔

جذب و مستی میں انسان اپنی ذات اور اپنے ماحول سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

حضرت خواجہ ادریس سامانیؒ ہندوستان کے شہر سامانا میں پیدا ہوئے اسی نسبت سامانی کہلائے۔

203

اپنا کھانا کتے کو کھلا دیا

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ ایک دفعہ اپنے کھجوروں کے باغ میں گئے۔ اپنے حبشی ملازم کو دیکھا جو باغ میں کام کر رہا تھا۔ ایک کتا اس حبشی کے قریب آیا تو اس ملازم نے اپنے کھانے سے کتے کو ایک لقمہ ڈالا، یوں دوسرا اور پھر تیسرا، حتیٰ کہ وہ ڈالتا رہا اور کتا کھاتا رہا یہاں تک کہ کھانا ختم ہو گیا۔ حضرتؓ یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ آپؓ نے پوچھا اے خادم! تو روزانہ کتنا کھاتا ہے؟ اس نے کہا: یہی جو آپؓ نے دیکھا۔ آپؓ نے فرمایا مگر تم نے تو وہ کھانا کتے کو ڈال دیا۔ حبشی نے جواب دیا کہ حضرتؓ یہاں کتے نہیں ہوتے، شاید یہ دور دراز علاقہ سے آیا تھا۔ مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں تو پیٹ بھر کر کھاؤں اور یہ بھوکا رہ جائے۔ آپؓ نے پوچھا کہ تم آج کیا کھاؤ گے؟ اس نے کہا: میں ایسے ہی گزارا کر لوں گا۔ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا: یہ خادم تو مجھ سے بھی زیادہ سخی ہے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر صادقؒ (وفات 149ھ/ 766ء)، امام جعفر صادقؒ کے بیٹے تھے۔ زہد و تقویٰ اور سخاوت و ایثار میں اپنے والد کی مثال تھے۔ آپؒ کی تربیت حضرت امام جعفر صادقؒ نے فرمائی۔

204

آدھا مال تمہارا

ایک غریب آدمی بہت عبادت گزار اور بڑے خاندان والا تھا۔گھر والے اون کی رسیاں بناتے اور وہ انہیں بیچ کر کھانے پینے کا سامان خرید لاتا۔ایک مرتبہ وہ اون کی رسیاں بیچ کر کھانے کا سامان خریدنے لگا تو اتنے میں اس کے ایک دوست نے کہا مجھے کچھ رقم درکار ہے۔اس نے وہ ساری رقم اسے دے دی اور خالی ہاتھ گھر لوٹ آیا۔جب گھر والوں نے اشیائے خورد ونوش کا پوچھا تو اس نے جواب دیا، مجھ سے ایک ضرورت مند نے سوال کیا، میں نے وہ ساری رقم اسے دے دی۔گھر والوں نے کہا اب ہم کیا کھائیں گے۔اس شخص نے گھر میں نظر دوڑائی تو اسے ایک ٹوٹا ہوا پیالہ اور گھڑا نظر آیا۔اس نے وہ دونوں چیزیں لیں اور بازار کی طرف چل دیا کہ انہیں بیچ کر کھانے پینے کا بندوبست کرے۔کسی نے بھی اس سے وہ ٹوٹا ہوا پیالہ اور گھڑا نہ خریدا۔اتنے میں ایک شخص گزرا جس کے پاس ایک باسی مچھلی تھی۔مچھلی والے نے کہا، تو میرا خراب مال اپنے خراب مال کے بدلے خرید لے۔اس نے وہ مچھلی پیالہ دے کے لے لی۔جب گھر والوں نے خراب مچھلی دیکھی تو کہنے لگے کہ ہم اس بے کار مچھلی کا کیا کریں گے؟ اس نے کہا اسے ہی بھون لو۔گھر والوں نے جب مچھلی کا پیٹ چاک کیا تو ایک نہایت قیمتی موتی نکلا۔اگلی صبح وہ شخص یہ موتی لے کر جوہری کے پاس گیا اور ستر ہزار درہم میں بیچ دیا۔جب وہ رقم لے کر واپس گھر پہنچا تو ایک مانگنے والا آیا تو اس شخص نے کہا کہ ہم بھی کل تک تمہاری طرح غریب تھے۔تم آدھا مال لے جاؤ۔

205

بڑے مزے میں ہوں

حضرت ذوالنون مصریؒ سے کسی نے پوچھا حضرت کیا حال ہے؟ آپؒ نے فرمایا: بڑے مزے میں ہوں۔ اس شخص کے مزے کا کیا پوچھتے ہو کہ کائنات کا کوئی واقعہ جس کی مرضی کے خلاف نہ ہوتا ہو۔ سوال کرنے والے نے پوچھا حضرتؒ یہ بات تو کبھی کسی کو پیش نہیں آئی۔ آپؒ کو یہ مقام کیسے حاصل ہوگیا؟ فرمایا میں نے اپنی مرضی کو اللہ تعالیٰ کی مرضی میں فنا کردیا ہے۔ جو اللہ کی مرضی، وہی میری مرضی چونکہ دنیا کے سارے کام اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہوتے ہیں اور میری بھی وہی مرضی ہے۔ سو جب سارے کام میری مرضی سے ہو رہے ہیں تو میرے مزے کا کیا پوچھنا۔

حضرت ذوالنون مصریؒ (وفات 245ھ/859ء) مصر میں پیدا ہوئے۔ اسی نسبت سے آپؒ کو مصری کہا جاتا ہے۔ حضرت بایزید بسطامیؒ بھی آپؒ ہی کے شاگرد ہیں۔

206

فرشتوں سے ملاقات

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو ایک مرض لاحق ہو گیا اور وہ ایک لمبے عرصے تک بیماری میں مبتلا رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی یہ حالت تھی کہ اٹھ بیٹھ نہ سکتے تھے۔ چار پائی کی رسیوں کو کاٹ کر قضائے حاجت کا انتظام کیا گیا تھا۔ چھوٹے بھائی ملاقات کے لیے آئے تو یہ دیکھ کر رونے لگے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی سے پوچھا کہ روتے کیوں ہو؟ اس نے جواب دیا کہ اس شدید تکلیف کی حالت میں دیکھ کر رو پڑا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنے خدا سے ہر حال میں راضی ہوں، خواہ وہ مجھے کسی بھی حال میں رکھے۔ میں نے اپنی رضا کو اللہ پاک کی رضا میں فنا کر دیا ہے اور ہاں سن! فرشتے میری ملاقات کو آتے ہیں۔ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ وہ مجھے سلام کہتے ہیں، میں ان کا سلام سنتا ہوں۔

صحابی رسول حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ (وفات 52ھ/ 673ء) کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں اہل بصرہ (عراق) کی تعلیم و تربیت پر مامور فرمایا۔

207

اسی میں بہتری ہوگی

ایک بزرگ جنگل میں رہتے تھے اور انہوں نے سامان لادنے کے لیے ایک گدھا اور مال مویشی کی حفاظت کے لیے کتا پال رکھا تھا۔علاوہ ازیں چند مرغ بھی تھے۔لومڑی آئی اور ایک مرغ اٹھا کر لے گئی۔بیوی رونے لگی۔اس بزرگ نے فرمایا کہ اللہ پاک کے فیصلے پر راضی رہو،اسی میں بہتری ہو گی۔پھر کچھ دنوں بعد ایک بھیڑیے نے گدھے کو شکار کرلیا۔بیوی پھر رنجیدہ ہوئی تو بزرگ نے کہا اس میں بھی خیر ہوگی۔چیخنے چلانے کی ضرورت نہیں۔پھر چند روز گزرے کہ اچانک کتا مر گیا۔بیوی پھر غمگین ہوئی تو بزرگ نے پھر یہی فرمایا کہ غم نہ کرو،اسی میں بھلائی تھی۔کچھ دنوں بعد ایک لشکر آیا اور جتنے بھی گھروں کا پتا چلا،سب لوٹ لیے اور لوگوں کو قیدی بنالیا۔صرف یہ بزرگ اور ان کی بیوی ہی اس حادثے سے محفوظ رہے۔جنگل میں چھپے مکانوں کا لشکر کو اس طرح پتا چلا کہ کسی کا کتا آہٹ پا کر بھونکا،کسی کا گدھا رینگا تو کسی کا مرغ بولا۔تب اس مرد دانا نے بیوی سے کہا کہ سوچو!ان لوگوں کی بربادی کا سبب یہی جانور بنے۔اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ ہمارے تینوں جانور پہلے ہی مر گئے ورنہ آج ہم بھی قید و بن کی صعوبتیں جھیل رہے ہوتے۔

208

آپ مجھے پہچانتے نہیں؟

حضرت حبیب عجمیؒ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دن آپؒ نے اپنے پاس کھڑی عورت سے کہا: ذرا میری خادمہ کو بلا دینا۔ اس عورت نے کہا کہ تیس سال سے تو میں ہی آپؒ کی خدمت کر رہی ہوں۔ آپؒ نے فرمایا: میں نے تمہیں اس لیے نہیں پہچانا کہ ان تیس برسوں میں میری توجہ اللہ پاک کے سوا کسی اور طرف نہیں گئی۔

حضرت حبیب عجمیؒ (وفات 160ھ/ 738ء) حضرت حسن بصریؒ کے مرید تھے۔ آپؒ شروع میں بہت مال دار تھے۔ حضرت حسن بصریؒ کے ہاتھ پر توبہ کرنے کے بعد سارا مال اللہ پاک کے راستے میں تقسیم کر دیا۔

209

تیرا ثواب ضائع ہوگیا

امام غزالیؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی بزرگ کو خواب میں دیکھا اور ان سے پوچھا: آپؒ نے اپنے عمل کو کیسا پایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے ہر اس عمل کا ثواب ملا جو میں نے اللہ پاک کے لیے کیا۔ یہاں تک کہ انار کے اس دانے کا بھی جو میں نے احتراماً راستے سے اٹھایا۔ میں نے اپنی مری ہوئی بلی کو بھی نیکیوں کے پلڑے میں دیکھا۔ میری ٹوپی میں ریشم کا ایک دھاگہ تھا وہ مجھے برائیوں کے پلڑے میں ملا مگر مجھے اپنے ایک گدھے کا جس کی قیمت سو دینار تھی، کوئی ثواب نہیں ملا کیونکہ اس کے مرنے کی خبر سن کر میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کی نیت نہیں کی تھی۔ اس لیے مجھ سے کہا گیا کہ گدھے میں تیرا ثواب ضائع ہوگیا۔ اس کی موت پر اگر تو یہ کہتا کہ ہر شے خدا کی طرف سے ہے اور اسی کی طرف لوٹتی ہے تو تجھے اس کا بھی ثواب دیا جاتا۔

امام ابوالحامد محمد غزالیؒ (وفات 505ھ/ 1111ء) 450 ہجری کو طوس (شمال مشرقی ایران) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے امام الحرمین امام جوینیؒ سے تعلیم و تربیت پائی۔ تصوف میں اپنے بھائی حضرت احمد غزالیؒ اور حضرت ابوالحسن فارمدیؒ سے رہنمائی پائی۔ آپؒ کی مشہور کتاب احیاء العلوم الدین ہے۔

210

میں خود اس کی تلاش میں ہوں

ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت بایزید بسطامیؒ کے گھر جا کر آپؒ کو آواز دی۔ آپؒ نے پوچھا: کسے بلاتے ہو؟ اس نے کہا بایزیدؒ کو۔ آپؒ نے فرمایا کہ تیس سال ہونے کو ہیں، میں خود بایزید کو ڈھونڈ تا ہوں مگر اس کا کچھ بھی نام و نشان نہیں ملتا (آپؒ اللہ پاک کی ذات میں گم تھے)

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/ 874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

211

تم یہ واقعہ کسی کو نہ بتانا

حضرت عبداللہ بن سنانؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک جہاد میں حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے ساتھ تھا کہ اچانک لڑائی شروع ہو گئی۔ رومیوں کی طرف سے ایک شخص نے نکل کر مقابلے کی دعوت دی۔ ایک مسلمان آگے بڑھا مگر رومی نے اسے شہید کر دیا اور پھر للکارا۔ اسی طرح سے اس نے باری باری چھ مسلمان شہید کر دیئے۔ وہ رومی دونوں لشکروں کے درمیان اکڑ کر چل رہا تھا اور بار بار مقابلے کی دعوت دے رہا تھا مگر کوئی اس کے مقابلے کو نہیں نکل رہا تھا۔ یہ دیکھ کر حضرت عبداللہ بن مبارکؒ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے اگر میں شہید ہو جاؤں تو تم فلاں فلاں کام کر لینا۔ پھر آپؒ نے اس رومی سے مقابلہ کیا اور اسے قتل کر دیا۔ رومیوں پر اس کا اس قدر خوف طاری ہوا کہ کسی نے حضرتؒ سے مقابلے کی ہمت نہ کی۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ جب دوبارہ مجھے ملے تو فرمانے لگے کہ میں نے یہ جہاد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیا تھا۔ تم یہ واقعہ کسی کو ہرگز نہ بتانا۔ حضرت عبداللہ بن سنانؒ نے یہ واقعہ ان کی زندگی میں کسی کو نہیں سنایا۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ (وفات 181ھ/ 797ء) مرو (ترکمانستان) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کا شمار تبع تابعین میں ہوتا ہے۔

212

مجھے کوئی انعام نہ دیجیے

مسلمہ بن عبدالملک نے دشمن کے ایک قلعے کا محاصرہ کیا مگر اسے سخت مشقت اور تکلیف اٹھانی پڑی۔ ایسے میں لوگوں نے قلعے کی دیوار میں ایک درز دیکھی۔ لشکر میں سے ایک شخص اس میں داخل ہو گیا اور اس نے قلعے کا دروازہ کھول دیا اور مسلمانوں نے قلعہ فتح کر لیا۔ جنگ کے بعد مسلمہ بن عبدالملک نے اعلان کروایا کہ وہ شخص جس نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے آگے آئے تا کہ اسے انعام دیا جائے۔ تین بار اعلان کے باوجود کوئی نہ آیا۔ جب چوتھی بار اعلان کرایا گیا تو ایک شخص آیا اور کہنے لگا: صاحب! میں ہی وہ شخص ہوں۔ پھر وہ قسمیں دے کر کہنے لگا اللہ پاک کے لیے مجھے کوئی انعام نہ دیجیے اور نہ ہی مجھے اپنے کام سے ہٹائیے۔ میں نے تو یہ کام صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشی کے لیے کیا ہے۔ پھر وہ شخص غائب ہو گیا اور اس کے بعد نظر نہ آیا۔

مسلمہ بن عبدالملک (وفات 121ھ/ 738ء) ایک اموی امیر، فوجی رہنما اور سیاست دان تھا جو ٦٦ ہجری کو دمشق میں پیدا ہوا۔ اس نے بازنطینی رومن سلطنت کے علاوہ بہت سی مہمات سر کیں۔

213

جیل کے دروازے تک جاتے

ایک بزرگ کو حکومت نے جیل میں بند کر دیا۔جیل میں انہوں نے معمول بنا لیا کہ جب جمعہ کا دن آتا تو غسل کرتے، کپڑے بدلتے اور جب اذان کی آواز آتی تو جیل خانے کے دروازے تک تشریف لے جاتے اور پھر واپس لوٹ آتے۔لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے؟ فرمایا کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ۔

(سورۃ الجمعہ، آیت:9)

(اے ایمان والو! جب تمہیں جمعہ کے دن والی نماز کے لیے پکارا جائے تو تم اللہ پاک کی یاد کی طرف دوڑو)

میں اس حکم پر عمل کرنے کے لیے تیاری کرتا ہوں اور جہاں تک جا سکتا ہوں چلا جاتا ہوں۔ انسان تو محض کوشش ہی کر سکتا ہے۔اسی کا پابند ہے۔نتائج اللہ پاک کے ہاتھ میں ہیں۔

214

مرنے تک میرے ساتھ رہا

حضرت ابوعمر زجاجیؒ فرماتے ہیں کہ والدہ کی وفات کے بعد مجھے ان کی وراثت میں سے حویلی ملی جو پچاس دینار میں بیچی اور حج کو روانہ ہو گیا۔ بابل (عراق) پہنچا تو راستہ بتانے والا مل گیا۔ کہنے لگا تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے دل میں کہا کہ سچ سچ بتانا چاہیے۔ جواب دیا کہ پچاس دینار ہیں۔ وہ بولا یہ مجھے دے دو۔ میں نے تھیلی اس کے حوالے کر دی۔ اس نے گنتی کی تو پچاس دینار ہی تھے۔ پھر وہ کہنے لگا تمہاری سچائی نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ اس کے بعد اس نے تھیلی میرے حوالے کی، اپنے جانور سے اترا اور کہا کہ تم اس پر سوار ہو جاؤ! میں نے کہا، ایسا تو کوئی ارادہ نہیں، وہ کہنے لگا، ضروری ہے۔ پھر اصرار کیا تو میں نے سواری کر لی۔ اس نے کہا، میں تمہارے پیچھے آؤں گا۔ پھر مرتے دم تک وہ میرے ساتھ رہا۔

حضرت ابوعمرو محمد بن ابراہیم زجاجی نیشاپوریؒ کا شمار اپنے دور کے عظیم ترین مشائخ میں ہوتا ہے۔ آپؒ چوتھی صدی ہجری میں نیشاپور (ایران) میں پیدا ہوئے اور حضرت جنید بغدادیؒ، حضرت ابوعثمان حیریؒ، حضرت ابوالحسن نوریؒ، حضرت خواصؒ اور حضرت رویمؒ سے تربیت پائی۔

215

آپ کا نام کیا ہے؟

حضرت بایزید بسطامیؒ کا ایک مرید بیس سال سے آپؒ کے ساتھ تھا، کبھی جدا نہ ہوا تھا۔ آپؒ جب بھی اسے بلاتے تو نام پوچھتے۔ ایک دن اس نے ہمت کر کے عرض کیا: حضرت شاید آپؒ مذاق میں ایسا کرتے ہیں۔ میں بیس سال سے آپؒ کی خدمت کر رہا ہوں اور آپؒ ہر روز میرا نام دریافت فرماتے ہیں۔ آپؒ نے فرمایا: میں مذاق نہیں کرتا۔ میں تیرا نام یاد کرتا ہوں لیکن پھر بھول جاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے نام نے تمام ناموں کو میرے ذہن سے فراموش کر دیا ہے۔

بعض صوفیائے کرامؒ پر اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا اس قدر غلبہ ہوتا ہے کہ وہ حالت جذب میں رہتے ہیں اور بہت سی چیزوں سے بے تعلق ہو جاتے ہیں۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

216

دونوں برابر ہو جائیں گے

شیخ سعدیؒ بیان کرتے ہیں، ایک درویش نے بادشاہ کے سامنے کوئی سچی بات کہہ دی جس سے بادشاہ نے ناراض ہو کر اسے قید کرنے کا حکم دے دیا۔ اس درویش کے ایک دوست نے اسے کہا کہ یہ بات کہنا مناسب نہ تھا۔ درویش نے جواب دیا کہ اللہ پاک نے ہمیں سچ بولنے کا حکم دیا ہے۔ میں قید و بند سے نہیں ڈرتا کیونکہ یہ تھوڑی دیر کے لیے ہے۔ کسی نے بادشاہ کو جا کر یہ بتا دیا۔ بادشاہ نے ہنس کر کہا کہ وہ غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ اب موت ہی اسے چھٹکارا دلائے گی۔ بادشاہ کے غلام نے یہ پیغام درویش کو پہنچایا تو اس نے کہا کہ اے غلام! بادشاہ سے کہہ دینا کہ یہ زندگی چند روزہ ہے اور دنیا آخرت کے مقابلے میں تھوڑی ہے۔ درویش کے نزدیک غم اور خوشی کی کوئی اہمیت نہیں۔ اگر آج اس کے پاس لشکر، خزانہ اور حکومت ہے اور میں اہل و عیال سے دور مصیبت میں مبتلا ہوں تو کوئی بات نہیں۔ مرنے کے بعد ہم دونوں برابر ہو جائیں گے۔

مصلح الدین شیخ سعدیؒ (وفات 691ھ/ 1291ء) بہت بڑے معلم اور صوفی تھے۔ آپؒ ایران کے شہر شیراز میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے شیرازی کہلائے۔ آپؒ کی کتابیں گلستان اور بوستان معروف ہیں۔ آپؒ نے متعدد ممالک کی سیاحت کی۔ اسی سیاحت کے دوران صوفیا سے تربیت بھی پائی اور صلیبی جنگوں میں بھی شریک ہوئے۔

217

شایدتم نے غیبت کا گناہ کیا ہے؟

ایک دفعہ ایک نوجوان حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے قدموں میں آ گرا اور کہنے لگا کہ میں نے ایسا گناہ کیا ہے کہ جس کے اظہار سے شرم بھی آتی ہے۔ آپؒ نے پوچھا: کون سا گناہ؟ اس نوجوان نے عرض کی کہ غیر اخلاقی جنسی تعلق۔ آپؒ نے فرمایا: میں تو ڈر گیا تھا کہ شاید تم نے غیبت کا گناہ کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کا تبصرہ صرف غیبت کے گناہ کی شدت کو سمجھانے کے لیے تھا۔

غیبت بہت بری چیز ہے۔ قرآن مجید نے اس کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ (وفات 181ھ/797ء) مرو (ترکمانستان) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کا شمار تبع تابعین میں ہوتا ہے۔

218

گناہ ہمارے پاس آ کر کرنا

ایک شخص حضرت عثمان حیریؒ کی مجلس میں توبہ کرنے کے کچھ عرصے بعد پھر برائیوں میں پڑ گیا۔ آپؒ نے اس کو بلا کر فرمایا کہ غیروں کے پاس اس طرح رہنا کہ وہ تمہارا عیب نہ دیکھ سکیں کیونکہ وہ عیب دیکھ کر خوش ہوں گے۔ اگر تم کوئی گناہ کرنا چاہو تو ہمارے پاس آ کر کرنا تا کہ تمہاری بلا ہم اپنے اوپر لے لیں اور تمہارے دشمن خوش نہ ہوں۔ یہ بات سن کر اس شخص نے پھر سچی توبہ کر لی۔

حضرت ابوعثمان حیریؒ (وفات 298ھ/910ء) خراسان کے عظیم شیخ تھے۔ آپؒ نے حضرت یحییٰ بن معاذؒ، حضرت شجاع کرمانیؒ اور حضرت ابوحفص حدادؒ سے تربیت پائی۔

219

میں محتاج سے نہیں لیتا

ایک شخص حضرت ابراہیم بن ادھمؒ کو دینے کے لیے ہزار درہم لایا۔ آپؒ نے اس شخص سے فرمایا: میں محتاجوں سے کچھ نہیں لیتا۔ اس نے کہا کہ میں محتاج نہیں بلکہ دولت مند ہوں۔ آپؒ نے فرمایا کہ کیا تو زیادہ کا خواہش مند نہیں ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ آپؒ نے فرمایا کہ یہی تو محتاجی ہے۔

مقام زہد یہ ہے کہ انسان اللہ پاک پر بھروسہ رکھے۔ اپنی محنت سے کمائے اور کسی سے کوئی چیز مفت نہ لے۔ خدا کے سوا کسی کا محتاج نہ ہو۔

حضرت ابواسحاق ابراہیم بن ادھمؒ (وفات 165ھ/ 782ء) بلخ (افغانستان) کے حکمران تھے جنہوں نے حکمرانی چھوڑ کر درویشی اختیار کر لی تھی۔ آپؒ مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے اور حضرت فضیل بن عیاضؒ سے تربیت پائی۔

220

ایسی حکومت پر کیا ناز؟

ایک دفعہ حضرت شفیق بلخیؒ سفر حج کے دوران جب بغداد پہنچے تو عباسی خلیفہ ہارون الرشید شرف ملاقات کے لیے حاضر ہوا۔ خلیفہ نے عرض کیا مجھے کوئی نصیحت فرمائیں؟ آپؒ نے دوسری باتوں کے علاوہ یہ بھی فرمایا کہ اگر آپ جنگل میں ہوں اور پیاس سے مرنے لگیں تو کیا پانی کے عوض اپنی آدھی سلطنت دے دیں گے؟ خلیفہ ہارون الرشید نے عرض کیا: ہاں! دے دوں گا۔ حضرت شفیق بلخیؒ نے پھر فرمایا: اگر پیشاب بند ہو جائے تو کیا علاج کے لیے باقی آدھی سلطنت دے دیں گے؟ ہارون الرشید نے جواب دیا کہ ہاں! ایسا ہی کروں گا۔ آپؒ نے فرمایا: پھر ایسی سلطنت پر کیا ناز کرنا جس کی قیمت پانی کا ایک گھونٹ ہو۔

حضرت شفیق بلخیؒ (وفات 194ھ/810ء) بلخ (افغانستان) میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بلخی کہلائے۔ خراسانی سلسلے کے ابتدائی صوفیائے کرامؒ میں شمار ہونے والے یہ درویش امام ابو یوسفؒ کے اصحاب میں سے تھے۔

221

دس درہم جمع رکھتے ہو؟

عظیم عراقی صوفی حضرت ابراہیم بغدادیؒ ایک دن حضرت سری سقطیؒ (253ھ/ 867ء) کے سامنے اس حال میں آئے کہ ایک بوریے کا تہبند باندھے ہوئے تھے۔ جب حضرت سری سقطیؒ نے انہیں دیکھا تو اپنے ایک دوست سے کہا بازار سے جبہ خرید لاؤ جو انہیں ہدیہ کیا جائے۔ حضرت سرسقطیؒ نے جبہ پیش کرتے ہوئے کہا میرے پاس دس درہم تھے ان سے آپؒ کے لیے یہ جبہ خریدا گیا ہے۔ حضرت ابراہیمؒ نے فرمایا کہ فقراء کے ساتھ بھی بیٹھتے ہو اور دس درہم بھی جمع رکھتے ہو۔ آپؒ نے جبہ نہ پہنا۔

حضرت ابراہیم بغدادیؒ یہ سبق دینا چاہتے ہیں کہ جب آپ کے اردگرد فقیر لوگ موجود ہوں تو ان پر خرچ کرنا چاہیے، بچت نہیں کرنی چاہیے۔

222

ایک سانس بھی نہ دوں

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اگر بہشت کے آٹھوں دروازے بھی مجھ پر کھول دے اور دونوں عالم کی ولایت بھی مجھے مل جائے تو پھر بھی میں وہ آہ نہ دوں جو صبح کے وقت اللہ تعالیٰ کی محبت کے شوق میں میری جان سے نکلتی ہے۔ وہ سانس بھی نہ دوں جو میں اللہ پاک کی محبت کے درد میں لیتا ہوں۔

اولیائے کرامؒ کے ہاں اللہ پاک کی محبت اہم ہے نہ کہ جنت اور دوزخ۔ وہ قربِ الٰہی کے حضور کے لیے تڑپتے ہیں، جنت و دوزخ کے لیے نہیں۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/ 874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

223

مجھے ان پر تعجب ہو رہا ہے

حضرت ذوالنون مصریؒ حالت نزع میں تھے کہ لوگوں نے ان سے گفتگو کرنا چاہی۔ آپؒ نے فرمایا: میری توجہ اللہ پاک سے نہ ہٹاؤ۔ اللہ پاک کی مجھ پر جو بے شمار مہربانیاں ہیں، مجھے ان پر تعجب ہو رہا ہے۔

حضرت ذوالنون مصریؒ (وفات 245ھ/ 859ء) مصر میں پیدا ہوئے۔ اسی نسبت سے آپؒ کو مصری کہا جاتا ہے۔ حضرت بایزید بسطامیؒ بھی آپؒ ہی کے شاگرد ہیں۔

224

میں یہ آیت ہرگز نہ پڑھتا

حضرت مالک بن دینارؒ جب قرآن پاک کی آیت: اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ پڑھتے تو زار و قطار رونے لگتے اور فرماتے کہ اگر یہ قرآن کریم کی آیت نہ ہوتی، میں اسے ہرگز نہ پڑھتا۔ لوگوں نے جب اس کی وجہ پوچھی تو آپؒ نے فرمایا: کہ ہم زبان سے تو اس کی عبادت کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں لیکن حال یہ ہے کہ ہم ذرا سی بات پر بھی دوسروں سے طلب کرتے ہیں اور سہارا ڈھونڈتے ہیں۔

جب انسان کو اللہ تعالیٰ کا صحیح عرفان حاصل ہو جائے کہ وہ کتنا رحیم و کریم ہے تو انسان صرف اس سے ہی مانگتا ہے اور وہ دوسروں کے سہارے چھوڑ دیتا ہے۔

حضرت مالک بن دینارؒ (وفات 130ھ/ 748ء) ایک تابعی ہیں۔ پہلی صدی ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے سلوک کی تربیت حضرت حسن بصریؒ سے حاصل کی اور آپؒ سے بہت سے صوفیا نے فیض پایا۔

225

چالیس سال سے رو رہا ہوں

حضرت کہمس بن حسن بصریؒ نے بتایا کہ میں نے ایک ایسا گناہ کیا تھا کہ جس پر چالیس سال سے روئے جا رہا ہوں۔ وہ گناہ یہ تھا کہ میرے پاس میرا بھائی ملنے آیا۔ میں نے اس کے لیے بھنی ہوئی مچھلی خریدی۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہوا تو میں نے ہمسائے کی دیوار سے بغیر اس کی اجازت کے، اپنے ہاتھوں کی صفائی کے لیے مٹی کا ایک ڈھیلا اتار لیا۔

یہ وہ احتیاط ہے جو معاملات کے بارے میں برتنی چاہیے۔ معاملات میں کمال، عبادات میں کمال سے بہتر ہے۔ یہ دین کی روح ہے۔

امام کہمسؒ، حضرت حسن بصریؒ کے صاحب زادے اور شریعت و طریقت کے امام تھے۔ آپؒ نے اپنے والد محترم سے سلوک کی تربیت پائی۔ حدیث کی ایک کتاب مسند امام کہمسؒ بھی آپؒ سے منسوب ہے۔

226

قلم ادھار لیا اور بھول گئے

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے شام کے قیام کے دوران کسی سے قلم ادھار لیا اور بھول گئے مرو (ترکمانستان) پہنچ کر یاد آیا تو لوٹانے کے لیے واپس شام آئے۔

آج کل کے نیک لوگ عام طور پر ظاہری شکل اور نفلی عبادات پر زور دیتے ہیں۔ ہمارے پرانے بزرگ انسانی اخلاق اور حسن معاشرت پر زور دیتے تھے۔ سب سے اچھا انسان وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ (وفات 181ھ/797ء) مرو (ترکمانستان) میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کا شمار تبع تابعین میں ہوتا ہے۔

227

ناخن کے برابر کیچڑ

ایک دفعہ امام ابوحنیفہؒ بازار سے گزر رہے تھے کہ ناخن کے برابر کیچڑ ان کے کپڑوں پر لگ گئی۔ آپؒ نے دریا پر جا کر کپڑوں کو خوب دھویا اور پاک کیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپؒ کے نزدیک تو اتنی کم نجاست (گندگی) سے ناپاکی نہیں ہوتی تو پھر آپؒ نے کپڑا دھونے کے لیے اتنی تکلیف کیوں اٹھائی؟ آپؒ نے فرمایا کہ اتنی کم نجاست (گندگی) جائز تو ہے، مگر تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ اسے بھی دھو لیا جائے۔

عہد اول کے علما تقویٰ میں بہت احتیاط کرتے تھے۔ جہاں ذرا سی بھی کمزوری دیکھے وہ عمل چھوڑ دیتے تھے۔ انہوں نے اپنے لیے کڑے معیارات بنا رکھے تھے۔

حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ (150ھ/ 767ء) عالم دین، مجتہد اور اسلامی قانون کے اولین تدوین کرنے والے تھے۔ آپؒ کا شمار تابعین کرامؒ میں ہوتا ہے۔ آپؒ فقہ حنفی کے بانی ہیں۔

228

راتیں لمبی ہوں یا چھوٹی

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے پیرومرشد حضرت سری سقطیؒ کے گھر گیا تو دیکھا کہ وہ گھر میں جھاڑو دے رہے ہیں۔ یہ شعر پڑھتے ہیں اور روتے ہیں:

لا فی النہار و لا فی اللیل فرح
فلا ابا لی اطال اللیل ام قصرا
(نہ مجھے دن میں چین ہے نہ رات میں)
(اب مجھے کوئی پرواہ نہیں راتیں لمبی ہوں یا چھوٹی)

حضرت جنید بغدادیؒ (297ھ/ 910ء) ایک عظیم صوفی ہیں۔ آپؒ بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے حضرت سری سقطیؒ سے تربیت پائی۔ حضرت سری سقطیؒ فرماتے ہیں کہ جنیدؒ میرا مرید ہے لیکن مراتب میں مجھ سے بڑھ کر ہے۔

229

پانچوں نمازوں کی قضا کرنی چاہیے

ایک دن حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ اکٹھے بیٹھے تھے کہ اتنے میں حضرت حبیب عجمیؒ کا ادھر سے گزر ہوا۔ حضرت امام احمدؒ نے کہا کہ ان سے کوئی سوال کریں۔ امام شافعیؒ نے فرمایا: یہ عجیب آدمی ہیں۔ ان سے سوال نہیں کرنا چاہیے۔ امام احمدؒ نے پوچھا: اس شخص کو کیا کرنا چاہیے جس کی پانچ نمازوں میں سے ایک قضا ہو جائے مگر وہ بھول گیا کہ کون سی قضا ہوئی ہے؟ آپؒ نے فرمایا: پانچ نمازیں کیونکہ یہ دل خدا سے غافل ہے۔ اس جواب سے امام احمدؒ حیران ہو گئے اور امام شافعیؒ نے کہا: میں نے کہا نہیں تھا کہ ان سے کچھ نہ پوچھیں۔

اللہ والے بہت محتاط ہوتے ہیں۔ غفلت کو کفر سمجھتے ہیں۔

حضرت حبیب عجمیؒ (وفات 120ھ/ 738ء) حضرت حسن بصریؒ کے مرید تھے۔ آپؒ شروع میں بہت مال دار تھے۔ حضرت حسن بصریؒ کے ہاتھ پر توبہ کرنے کے بعد سارا مال اللہ پاک کے راستے میں تقسیم کر دیا۔

230

جو اپنی حیثیت کو پہچانتا ہے

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو پتا چلا کہ ان کے بیٹے نے ایک ہزار درہم کی انگوٹھی خریدی ہے۔ اس پر اپنے بیٹے کو خط لکھا کہ مجھے پتا چلا ہے کہ تم نے ایک ہزار درہم کی انگوٹھی خریدی ہے۔ میرے اس خط کے ملتے ہی انگوٹھی فروخت کردو اور اس رقم سے ہزار آدمیوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاو۔ دو درہم کی انگوٹھی خرید کر پہن لو۔ پھر اس کا نگینہ چینی لوہے کا ہونا چاہیے جس پر لکھواؤ کہ اللہ پاک ایسے شخص پر رحم فرمائے جو اپنی حیثیت کو پہچانتا ہے۔

خوبصورت چیزوں کی طلب فطری ہے مگر ضروریات کو اولیت حاصل ہے۔ انسان کو اپنی حیثیت پہچاننی چاہے اور اس پر بھروسہ کرنا چاہیے، اشیا پر نہیں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ (وفات 101ھ/720ء) بنوامیہ کے آٹھویں خلیفہ تھے جو اپنے زہد و تقویٰ اور نیک سیرتی کی وجہ سے پانچویں خلیفہ راشد کہلائے۔

231

تمہارا حج نہیں ہوا

ایک شخص حضرت جنید بغدادیؒ کے پاس آیا۔ آپؒ نے پوچھا کہاں تھے؟ اس نے عرض کی میں حج کے لیے گیا ہوا تھا۔ آپؒ نے فرمایا کہ گھر چھوڑتے وقت سب گناہوں کو بھی چھوڑا؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؒ نے پھر پوچھا: جب تم میدان عرفات میں کھڑے ہوئے تو کیا مشاہدہ حق کیا؟ اس نے پھر نفی میں جواب دیا۔ آپؒ نے پوچھا: جب تم نے قربانی دی تو کیا خواہشات نفس کو قربان کیا؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپؒ نے فرمایا بھائی! تمہارا حج نہیں ہوا۔

حج کی کچھ ظاہری رسومات وعبادات ہیں اور ایک اس کی روح ہے۔ حضرت جنید بغدادیؒ اس شخص کی توجہ حج کی روح کی طرف دلا رہے ہیں۔

حضرت جنید بغدادیؒ (297ھ/ 910ء) ایک عظیم صوفی ہیں۔ آپؒ بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے حضرت سری سقطیؒ سے تربیت پائی۔ حضرت سری سقطیؒ فرماتے ہیں کہ جنیدؒ میرا مرید ہے لیکن مراتب میں مجھ سے بڑھ کر ہے۔

232

مجھے طاق سے کیا کام؟

حضرت بایزید بسطامیؒ ایک دن اپنے استادؒ کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ حضرت استادؒ نے فرمایا: بایزیدؒ! طاق سے کتاب اٹھا کر دو۔ آپؒ نے فرمایا: کون سا طاق؟ حضرت استادؒ نے فرمایا تم ایک عرصے سے یہاں رہ رہے ہو اور ابھی تک طاق کا پتا نہیں۔ آپؒ نے عرض کیا: میں آپؒ کی موجودگی میں سر نہیں اٹھا سکتا۔ استادؒ نے فرمایا: تم واپس بسطام چلے جاؤ۔ تمہارا کام ختم ہو گیا۔

فارسی زبان کی کہاوت ہے: با ادب با نصیب، بے ادب بے نصیب۔ حضرت بایزیدؒ اپنے استادؒ کے سامنے بہت با ادب رہتے تھے۔ اس لیے جلد ہی مراد پا گئے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ (وفات 261ھ/ 874ء) ایران کے شہر بسطام میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے بسطامی کہلائے۔ آپؒ کے سلسلہ تصوف کو بسطامیہ اور طیفوریہ کہا جاتا ہے۔ آپؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بھی امام ہیں۔

233

میں آپ کی کیا خدمت کروں؟

حضرت امام زین العابدینؒ ایک بار خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ خلیفہ وقت نے دیکھا کہ ان کے ساتھ کافی لوگ ہیں۔ خلیفہ نے پوچھا کہ یہ کون نوجوان ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت علی بن حسین بن علیؒ ہیں۔ حضرت امامؒ طواف کے بعد ایک جگہ تشریف فرما ہوئے۔ خلیفہ ملاقات کے لیے آیا اور جاتے ہوئے پوچھا کہ میں آپؒ کی کیا خدمت کروں؟ آپؒ نے پوچھا کہ تم میری دنیا کے بارے میں خدمت کرنا چاہتے ہو یا آخرت کے بارے میں؟ خلیفہ نے جواب دیا کہ دنیا کے بارے میں کیونکہ آخرت کے بارے میں تو آپؒ مجھ سے بہتر ہیں۔ حضرت امامؒ نے جواب دیا کہ دنیا تو میں نے دنیا بنانے والے سے کبھی نہیں مانگی۔

یہ مقام زہد و استغنا ہے کہ کسی سے سوال نہیں کرنا۔ محض اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا ہے۔

حضرت علی بن حسین بن علی مرتضیٰؒ (وفات 95ھ/ 713ء)، امام زین العابدین (عابدوں کی زینت) اور سید سجاد (سجدہ کرنے والوں کے سردار) کے القابات سے مشہور ہیں۔ دنیا جہان کی خوبیوں کے مالک تھے۔ میدان کربلا میں بیمار خیمہ میں تھے۔

اسم اعظم اس بوڑھے سے سیکھا ہے

ایک مرید چالیس سال شیخ کی خدمت میں رہا۔ جب تربیت مکمل کر کے جانے لگا تو اس نے شیخ سے عرض کی کہ اسے اسم اعظم[1] سکھایا جائے۔ شیخ نے فرمایا کہ اچھا کل رات سکھاؤں گا۔ تم نماز فجر سے نماز مغرب تک گاؤں سے باہر جنگل کے راستے پر جا کر بیٹھو اور دیکھو کوئی حرکت نہ کرنا۔ وہ مرید اگلی صبح اس راستے پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے دیکھا کہ علی الصبح ایک بوڑھا بوری اور درانتی لیے وہاں سے گزرا۔ مغرب سے ذرا پہلے وہ گھاس کی گٹھری اٹھائے واپس آیا جو اس نے مشقت کر کے سارا دن کاٹا تھا۔ اتنے میں ایک گھڑسوار آیا، اس نے بوڑھے کو دھکا دیا اور گھاس کی گٹھری لے کر چلا گیا۔ اس مرید کو بہت دکھ ہوا مگر شیخ کے ڈر سے بوڑھے کی کوئی مدد نہ کی۔ وہ بوڑھے کے پاس گیا تو اس نے بتایا کہ اس کے یتیم پوتے ہیں۔ یہ گھاس ان بکریوں کے لیے تھی جن کا دودھ وہ بچے پیتے ہیں۔ وہ مرید افسردہ حالت میں واپس آ گیا۔ حضرت شیخ نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ مرید نے یہ درد بھری داستان سنائی اور اپنے غم اور ضبط کا بھی بتایا کہ اس نے کیوں اس بوڑھے مظلوم کی مدد نہ کی۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ اے میرے پیارے مرید! میں نے اسم اعظم اس بوڑھے سے سیکھا ہے۔ وہ چاہتا تو اسم اعظم پڑھ کر اس ظالم کو تباہ کر سکتا تھا مگر اس نے صبر کیا۔

۱۔ اسم اعظم کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے پڑھنے سے ہر ناممکن کام ہو جاتا ہے۔

235

مجھے خدا دے دیں

ابوالحسن زہراویؒ ایک عظیم عالم، فلسفی اور قانون دان تھے۔ ایک بار ایک فریق مقدمہ نے کسی دوست کی معرفت یہ پیش کش کی کہ اگر آپ کچھ عرصے کے لیے اس کے مقدمے میں تاخیر کر دیں جس سے اس فریق کا فائدہ ہو سکتا تھا تو وہ ایک غیر معمولی رقم ہدیہ کرنے کو تیار ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ میں یہ تاخیر صرف اس صورت میں کر سکتا ہوں کہ اگر وہ مجھے خدا دے دے۔

حضرت کو احساس تھا کہ یہ رشوت ہے جو فرائض منصبی سے روکنے کے عوض دی جا رہی ہے تا کہ فریق اس سے مالی منفعت پائے۔ آپ نے اسے مسترد کر دیا اور بہت حکیمانہ جواب دیا کہ یہ گناہ تو میں کر لوں مگر مجھے اللہ پاک کے عذاب سے کون بچائے گا۔ آپ نے کہا کہ مجھے خدا دے دو تا کہ اس سے گناہ تو معاف کروا سکوں۔

کتابیات

1 احیاء العلوم الدین، امام ابو الحامد محمد غزالیؒ ترجمہ مولانا ندیم الواجدی۔ کراچی: دارالاشاعت، 1999ء۔

2 اخبارالاخیار، شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ ترجمہ مولانا سبحان محمود، مولانا محمد فاضل۔ لاہور: اکبر بک سیلرز، 2004ء۔

3 تذکرۃ الاولیا، شیخ فریدالدین عطارؒ۔ لاہور: الفاروق بک فاؤنڈیشن، 1997ء۔

4 الرسالہ القشیریہ فی علم التصوف، امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیریؒ ترجمہ شاہ محمد چشتی۔ لاہور: ادارہ پیغام القرآن، 2008ء۔

5 رشحات عین الحیات، مولانا فخر الدین علی بن حسین واعظ کاشفی ترجمہ ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا۔ میانوالی: خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ۔

6 روض الریاحین من حکایات الصالحین: بزم اولیا، امام عبداللہ بن اسعد یافعیؒ ترجمہ علامہ بدر القادری۔ لاہور: رضا دارالاشاعت۔

7 طبقات صوفیہ، ابی عبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمیؒ ترجمہ شاہ محمد چشتی۔ لاہور: ادارہ پیغام القرآن، 2011ء۔

8 عوارف المعارف، شیخ شہاب الدین سہروردیؒ ترجمہ مولانا ابوالحسن۔ لاہور: ادارہ اسلامیات۔

9 عیون الحکایات، امام عبدالرحمٰن ابن جوزیؒ۔ کراچی: مکتبۃ المدینہ، 2007ء۔

10 قوت القلوب، شیخ ابو طالب محمد بن عطیہ حارثی مکیؒ ترجمہ محمد منظور الوجیدی۔ لاہور: شیخ غلام اینڈ

سنز،1999ء۔

11 کتاب التعرف لمذہب اہل التصوف، امام ابوبکر بن ابواسحاق محمد بن ابراہیم بن یعقوب البخاری کلاباذیؒ ترجمہ ڈاکٹر پیر محمد حسن۔ لاہور: تصوف فاؤنڈیشن،1998ء۔

12 کتاب اللمع فی التصوف، شیخ ابونصر سراجؒ ترجمہ سید اسرار بخاری۔ لاہور: تصوف فاؤنڈیشن، 2000ء۔

13 کشف المحجوب، سید علی ہجویریؒ ترجمہ غلام معین الدین نعیمی اشرفی۔ لاہور: ہجویری کمپوزرز اینڈ ڈیزائنرز،1970ء۔

14 نفحات الانس، مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ ترجمہ سید احمد علی شاہ چشتی نظامی۔ لاہور: شبیر برادرز، 2006ء۔



ظفراللہ خان نے ابتدائی دینی و دنیاوی تعلیم صوفیائے کرام کے شہر ملتان میں حاصل کی۔ وفاق المدارس الدینیہ سے الشہادۃ العالمیہ فی العلوم الاسلامیہ کیا۔ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے ایم ایس سی (بین الاقوامی تعلقات) کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ کچھ عرصہ تک انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں تدریس کے شعبے سے منسلک رہنے کے بعد، سول سروس آف پاکستان کے ڈسٹرکٹ مینجمنٹ گروپ (1987ء) میں شمولیت اختیار کرلی۔ سٹی یونیورسٹی لندن (1997ء) سے ایل ایل بی کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ یونیورسٹی آف ویسٹ آف انگلینڈ، برسٹل (برطانیہ) سے قانون میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ حاصل کیا اور لنکنز ان (1998ء) سے بار ایٹ لاء کرنے کے بعد ملازمت سے استعفیٰ دے کر (2002ء) قانون کے شعبے سے منسلک ہو گئے۔ ہیگ (ہالینڈ)، تورین (اٹلی)، جنیوا (سوئزرلینڈ) اور آکسفورڈ (برطانیہ) سے قانون اور بین الاقوامی تعلقات پر کئی خصوصی کورسز کیے۔ وفاقی سیکریٹری برائے قانون و انصاف اور وزیراعظم پاکستان کے خصوصی معاون/ وفاقی وزیر برائے قانون و انصاف، وزیر برائے حقوق انسانی، وزیر برائے اقتصادی امور، وزیر برائے کابینہ اور وزیر برائے پارلیمانی امور بھی رہے۔ آپ اسلام، قانون اور حقوق انسانی پر کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔

مشتاق بک کارنر

الکریم مارکیٹ۔ اُردو بازار، لاہور فون: 042-37230350